جس دن مجھ سے کوئی مقتل

میں گیا

سمیرا شریف طور

پاکستانی پوائنٹ ڈاٹ کام

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

جس دھج سے کوئی مقتل میں گیا

سمیرا شریف طور

کتابی شکل: پاکستانی پوائنٹ ڈاٹ کام

پاکستانی پوائنٹ کوئی تجارتی ویب سائٹ نہیں ہے یہاں پر موجود تمام ناولز بالکل مفت ہیں۔ اس مشن کا مقصد صرف اردو ادب کی خدمت کرنا ہے تا کہ وہ لوگ جو وطن سے دور ہیں اور اردو کتب حاصل نہیں کر سکتے، وہ یہاں سے ڈاؤنلوڈ کر لیں۔ اگر آپ اردو لکھنا جانتے ہیں تو آپ بھی روز کا ایک صفحہ کمپوز کر کے اس مشن کا حصہ بن سکتے ہیں۔ مزید معلومات کے لئے، سپر موڈز: زندگی، بسمہ، حسیب یا مینجمنٹ وقار سے رابطہ کریں، شکریہ

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

جس دھج سے کوئی مقتل میں گیا

تیرے رنگ، رنگ، تیرے رنگ رنگ

میں جہاں بھی جاؤں دُنیا میں

تیرے جلوے ہیں میرے سنگ سنگ

تیرے جلوے ہیں میرے سنگ سنگ

”پلیز میڈم کہکشاں! آپ ان بچوں کی باڈی لینگویج تو درست کروائیں۔“ بچوں کی ریہرسل دیکھتے ہوئے وہ کہکشاں کی طرف متوجہ ہوئی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"زوبا! آپ رائٹ اس طرف لیں گی... اوکے!"

اس نے زوبا کو کندھوں سے تھام کر صحیح پوزیشن میں کھڑا کیا۔

تُو نے عطا کیا' نہ شکر کیا

تُو نے اور دیا اور دیتا ہی گیا

تُو نے اور دیا اور دیتا ہی گیا

دیتا ہی گیا' دیتا ہی گیا

میوزک پورے کمرے میں اپنا اثر قائم رکھے ہوئے تھا۔طلبہ سمیت وہ بھی اس کے زیر اثر تھی۔

"ارسلان بیٹے! آپ بازو کو ٹھیک نہیں گھمارہے۔دائیں سے بائیں طرف لے کر' سر سے اوپر گزار کر پھر گول چکر بنانا ہے' یوں کہ سب بچوں کے بازوؤں کا ایک گول دائرہ بن جائے جب کہ دوسرا یہ دایاں ہاتھ اس طرح سینے پر رہے کہ عاجزی کا اظہار ہو... رائٹ؟"

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

ارسلان کو غلط ریہرسل کرتے دیکھ کر اس نے سمجھایا تو وہ فوراً الرٹ کھڑا ہو گیا۔

تُو نے عطا کیا' نہ شکر کیا

تُو نے اور دیا اور دیتا ہی گیا

رُخ موڑ دیئے دریاؤں کے

میں نے ہَواؤں میں اُڑنا سیکھ لیا

میں نے ہَواؤں میں اُڑنا سیکھ لیا

میری اگلی نظر ستاروں پر' میں پھر بھی تیرے سہاروں پر

میں پھر بھی تیرے سہاروں پر

میں پھر بھی تیرے سیاروں پر

تیرے رنگ رنگ' تیرے رنگ رنگ' تیرے رنگ رنگ

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

آواز کی لے کے ساتھ ساتھ وہ خود بھی سُر ملا رہی تھی ساتھ ساتھ بچوں کو ریہرسل کرتے دیکھتی جا رہی تھی۔

"اوکے... ڈن! ویری ویل... کہکشاں! آپ نے تو کمال کر دیا۔ بہت اچھا ٹیبلو ہو گا۔ بس خیال رہے کہ بچے کسی بھی قدم پر لڑکھڑائیں نہیں اور ان کی باڈی لینگویج بالکل درست ہوں۔ جب تک فنکشن نہیں ہو جاتا مزید ریہرسل کرواتی رہیں۔"

"یس میڈم۔" اس کی ہدایت پر کہکشاں نے فوراً سر ہلایا۔ وہ کمرے سے نکل آئی۔ ابھی وہ کوریڈور سے گزر ہی رہی تھی کہ گیٹ سے پولیس جیپ اندر آتے دیکھ کر رک گئی۔ عبدالباری کو باہر نکلتے دیکھ کر اس کی بھنویں تن گئیں۔

"ہیلو... گڈ آفٹر نون ڈیئر۔" وہ رابیل کو دیکھ کر تیزی سے ڈگ بھرتا اس کے مقابل آ کھڑا ہوا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"ہیلو۔" رابیل نے بھی لٹھ مار انداز میں اس کے سلام کا جواب دیا تھا۔

"بابا اور امی کہاں ہیں؟" رابیل کے چہرے پر ناگواری کے واضح تاثرات رقم تھے۔ وہ سب دیکھ چکا تھا پھر بھی پوچھنے سے باز نہیں آیا تھا۔ رابیل نے اس سوال پر عجیب نظروں سے دیکھا تھا۔

"امی گھر جا چکی ہیں اور بابا آفس میں ہیں۔" وہ اسے ہرگز جواب نہیں دینا چاہتی تھی مگر جواب دیئے بنا کوئی چارہ بھی نہیں تھا۔ وہ کسی بھی لمحے کسی بھی حرکت پر اتر سکتا تھا' اپنی عزت اسی میں تھی سو مجبور تھی۔

"یہ ہر وقت مجھے دیکھتے ہی تمہارے چہرۂ شریف پر بارہ کیوں بج جاتے ہیں۔ اتنی بری شکل تو نہیں ہے میری۔" وہ اس کا مزید ضبط آزمانے کو اس کے سامنے ڈٹ گیا تھا۔ طنزیہ لہجہ تھا۔

رابیل نے زہر بھری نظروں سے گھورا اور بغیر جواب دیئے آگے بڑھنے لگی تھی لیکن بازو اس کی مضبوط گرفت میں آ گیا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"یہ کیا حرکت ہے' چھوڑو مجھے!" وہ بلبلا کر غصے سے پلٹی تھی۔اس کی رنگت مزید آتش فشانی بن گئی تھی۔عبدالباری نے بغور چہرہ جانچا تھا۔

"تم سے میں نے کچھ پوچھا ہے۔" روئی کی طرح نرم بازو میں اپنی انگلیاں پیوست کرتے ہوئے اس نے رابیل کو جھٹکا دیا تھا اور وہ یوں سرعام اس توہین و تذلیل پر ششدر رہ گئی۔ارد گرد کلاس رومز تھے تقریباً سب ہی کے دروازے وا تھے۔کھڑکیاں اوپن تھیں۔وہ بالکل وسط میں تھے' چند ایک ٹیچرز تو باہر دروازے کے پاس آکر یہ سین ملاحظہ کرنے لگی تھیں اس کے لئے ڈوب مرنے کا مقام تھا۔

"میں تمہارے لاک اپ میں بند کوئی مجرم یا ملزم نہیں ہوں کہ جس کے ساتھ تم جس طرح مرضی سلوک کرو اور میں خاموش رہوں۔ظلم کی بھی کوئی حد ہوتی ہے اور تم اپنی حدود سے تجاوز کررہے ہو۔بہتر ہے یہاں تماشا دکھانے

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

کے بجائے میرا بازو چھوڑو۔" اس نے اس کے پولیس وردی میں ملبوس بھرپور سراپے پر ایک طنزیہ کاٹ دار نظر ڈال کر کہا تھا۔

"چلو' ملزم نہیں ہو تو بنالوں گا مگر خیال رکھو' بہت چلنے لگی ہے تمہاری یہ زبان۔اسے کنٹرول میں رکھو' ایسی زبانیں مجھے کاٹنا بھی آتی ہیں۔" جواباً وہ اس سے زیادہ درشتی و سختی سے بولا تھا۔

"اپنی زبان کو لگام دو..." ایک جھٹکے سے اپنا بازو چھڑوا کر وہ سرعت سے بھاگی تھی۔جتنی تذلیل وہ یوں سرعام کرچکا تھا کم تھی کیا۔

وہ ایک دم آفس میں داخل ہوئی اور صوفے پر گر گئی تھی۔بابا جو اس کے اچانک داخل ہونے پر اسے صرف دیکھ رہے تھے' اس کے دھواں دھار رونے پر فوراً چونکے۔ایک دم اپنی سیٹ چھوڑ کر اس کی طرف آئے تھے۔

"کیا ہوا رابیل؟" اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتی' ایک دم دروازہ کھول کر عبدالباری بھی اندر داخل ہوا تھا۔وہ چپ کی چپ رہ گئی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

”تم ...اس وقت یہاں...؟“ بابا کا رابیل کی طرف سے دھیان ہٹ گیا تھا۔ عبدالباری کی نظریں آنسو بہاتی رابیل پر تھیں جس نے اسے دیکھتے ہی نفرت سے منہ موڑ لیا تھا۔

”ہاں ایک کام تھا‘ اسی لئے یہاں آنا پڑا۔“ عبدالباری رابیل کے ساتھ ہی صوفے پر ٹک گیا تھا۔رابیل فوراً اٹھ کر دوسرے صوفے پر بیٹھی تھی جب کہ بابا نے کچھ ناپسندیدگی سے اسے دیکھا۔

”کیسا کام؟“ بابا برداشت کرگئے تھے‘ تحمل سے پوچھا تھا۔

”میری امیرالدین سے ملاقات ہوئی ہے۔نواز اس کا بیٹا میرے لاک اپ میں ہیں‘ بس یہی خبر سنانے آیا تھا۔“ کتنا سفاک انداز تھا‘ وہ حیران رہ گئے۔

”کیا...؟“ بابا اور رابیل دونوں اسے دیکھتے رہ گئے جو مزے سے انکشاف کرکے دونوں کے چہروں کا بغور جائزہ لیتے ہوئے ٹانگ پر ٹانگ جمائے پاؤں ہلارہا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

”آپ کا کیا خیال تھا میں اتنی جلدی اپنے حق سے دستبردار ہوجاؤں گا۔اس نواز کو اس قابل نہیں چھوڑوں گا کہ وہ کہیں منہ بھی دکھائے اور آپ رابیل کے لئے زمین سے آسمان تک چاہے خاک بھی چھان لیں کسی اور کے نام کا اسے کبھی نہیں ہونے دوں گا۔“ وہ تلملاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔بابا صوفے پر گر سے گئے۔رابیل ایک دم اٹھی اور بھاگتی ہوئی کمرے سے نکل گئی۔

”یہ کیا کردیا تم نے... نواز بہت اچھا لڑکا تھا۔“ اس سے بابا (سجاد علی صاحب) کو اپنی آواز بھی قطعی اجنبی لگی تھی۔

”یہ سب کرنے کے لئے تو آپ نے مجھے مجبور کیا ہے۔سیدھی طرح دل کی بات کی تھی جو آپ کی سمجھ میں نہیں آئی‘ بہرحال میں اس وقت اس موضوع کو ڈسکس کرنے نہیں آیا‘ صرف اطلاع دینا تھی۔فون پر بھی دے سکتا تھا مگر تب آپ کے تاثرات نہیں دیکھ پاتا شاید... امی کو بھی بتادیجئے گا اور یہ بھی

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

خاطر جمع رکھیے کہ اس دفعہ اتنی ڈھیل دی کہ منگنی ہو گئی تھی' اگلی دفعہ اتنی ڈھیل بھی نہیں دوں گا۔" وہ اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

"تو... پھر تم کیا کرو گے؟ جان سے ماردو گے ہمیں... تو پھر مارو... مگر کان کھول کر سن لو' تم رابیل کے قابل ہی نہیں۔اگر اس قابل ہوتے تو پھر رونا کس بات کا تھا۔اس کا نام لینے سے پہلے خود کو اس کے قابل تو بنالو۔" بابا اپنے جوان' طاقت ور' بہادر و توانا' اکھڑ' تند مزاج اور بگڑے ہوئے بیٹے کو گھور رہے تھے۔"بہت غلط کھیل کھیل رہے ہو تم۔کیوں آہیں لینا چاہتے ہو اس یتیم کی۔نہیں وہ تم سے شادی کرنا چاہتی تو سختی تو نہیں کرسکتا اس پر۔ عاقل ہے' بالغ ہے' پھر بھی اس پر ظلم کا یہ پہاڑ توڑوں بھی تو کس بنیاد پر؟ کیوں... کیا ہو تم؟ دنیا بھر کے آوارہ' رشوت خور اور بھی نہ جانے کون کون سی اخلاقی

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

برائیاں ہیں تم میں۔"

"آپ... آپ..." وہ اپنی مٹھیاں بھینچ گیا تھا۔"ابھی تو نواز پر صرف چوری کا مقدمہ ڈالا ہے' اگر آپ نے یا ان میں سے کسی نے بھی یہ رشتہ ختم نہ کیا تو پھر قتل عمد کے کیس میں تھرو آوٹ پھانسی کے پھندے پر لٹکوادوں گا۔ پھر نہ کہیے گا کہ عبدالباری نے کچھ بتایا نہیں۔رابیل اگر میری نہ ہوئی تو کسی کی بھی نہیں بننے دوں گا... آئندہ خیال رکھیے گا۔" جس طرح وہ دندناتا ہوا آیا تھا اسی طرح چلا بھی گیا تھا' یوں جیسے دنیا اس کی ٹھوکروں کی زد میں ہو۔ سجاد علی صاحب بے دم ہو کر خالی دروازے کو تکتے رہ گئے۔

...☆☆☆...

وہ اپنے کمرے میں زاہدہ بیگم کی گود میں سر رکھے مسلسل رو رہی تھی۔

"بس' صبرو کرو رابیل بیٹی!" انہوں نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔"تم ہی بتاؤ کیا کروں میں۔وہ میرا ہی بیٹا ہے' میرے ہی شکم میں اس کے یہ ہاتھ

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

ڈھلے ہیں جو آج کم زوروں اور مظلوموں پر ظلم و ستم روا رکھے ہوئے ہیں۔ کتنی مظلوم اور بے بس ہوں میں۔اسے کوئی بددعا بھی نہیں دے سکتی۔آخر کو میرے خون سے سینچا ہوا پودا ہے جو آج اس قابل ہو گیا ہے کہ لوگوں کو ٹھوکروں کی زد میں رکھے ہوئے ہے۔"

"بس بڑی امی! میں نے کبھی انہیں کچھ نہیں کہا' آج تو حد ہو گئی۔سرعام سب کے سامنے میرا بازو پکڑا تھا' ذلت سے مرجانے کو جی چاہ رہا ہے میرا۔" اسے ابھی تک یہ غم ہی نہیں بھول رہا تھا' دوسرا غم کیا خاک مناتی۔انہوں نے چہرہ صاف کیا' بھابی بھی موجود تھیں۔

"کیا پتہ تھا کہ جس بیٹے کو بڑے ناز و نعم سے دودھ مکھن کھلا کر اپنا خون پلا کر پال رہی ہوں وہ ایسا ہو گا۔" انہوں نے اسے بازوؤں میں لے کر چہرہ چوما تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"بس چپ ہو جاؤ... آنے دو اس نامراد کو' پوچھوں گی کس گناہ کی سزا ہے وہ۔کیا جرم کیا ہے میں نے... آخر جان کیوں نہیں چھوڑ دیتا ہماری۔پہلے ہی ہم اس کی یہ حرکتیں دیکھ کر مرگئے ہیں... عزت' آبرو' شرافت سب مٹی میں رل گئی ہے۔برسوں کی کمائی نیک نامی خاک ہو گئی ہے۔اور کیا چاہتا ہے' کیوں نہیں ہمیں ہمارے حالوں پر چھوڑ دیتا۔" رابیل ان سے ہٹ کر گھٹنوں کے گرد بازو لپیٹ کر بیٹھی رہی۔

"ایک ہمارا گھرانہ تھا' لوگ مثالیں دیتے تھے اور اب یہی ہمارا گھرانہ ہے کہ رہی سہی عزت بھی مٹی میں مل گئی ہے۔اور نہ جانے عبدالباری کیا کروائے گا..." وہ رو رہی تھیں' بھابی نے آگے بڑھ کر انہیں کندھوں سے تھام لیا۔

"میں تو فوراً آگئی تھی۔بڑے ابو سے ہی منہ ماری کرتے رہے ہیں۔جب دوبارہ آفس میں گئی تو بڑے ابو سخت تکلیف میں تھے۔"

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

”بس بیٹی! اپنے ہی نصیب خراب تھے کس سے شکوہ کریں۔بری صحبت انسان کو کیا بنادیتی ہے... سب دیکھ رہے ہیں‘ اپنی طرف سے تو پوری کوشش کی تھی۔“ انہوں نے ایک سرد آہ کھینچی تو رابیل چپ ہوگئی۔اب کہنے سننے کو بچا بھی کیا تھا۔

”آپ یہ انگوٹھی واپس کردیں... میں نہیں چاہتی کوئی بے گناہ میری وجہ سے مارا جائے۔زیادہ سے زیادہ لوگ یہی کہیں گے ناں کہ یہ منگنی بھی ٹوٹ گئی۔ مجھے قطعی پروا نہیں‘ بس اب اس قصے کو ختم کریں۔دنیا میں ہزاروں ایسی لڑکیاں ہیں جن کی شادیاں نہیں‌ہوتیں‘ ان کی بھی زندگی گزر جاتی ہے‘ میری بھی گزر جائے گی۔آپ پر بوجھ نہیں بنوں گی‘ اگر زیادہ بات بگڑی تو دانش بھائی کے پاس سعودیہ چلی جاؤں گی۔کتنی مرتبہ وہ بلاچکے ہیں۔“ اس نے اپنے ہاتھ سے انگوٹھی اتار کر امی کی گود میں رکھ دی۔وہ انگوٹھی دیکھ کر مزید رونے لگیں اور رابیل مزید کچھ کہے بغیر باہر نکل گئی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

سوائے عبدالباری کے رات کو اس وقت سب ہی گھر پر تھے۔بابا کمرے میں تھے‘ بلڈ پریشر ابھی بھی نارمل نہیں تھا۔فرقان بھائی ان کے پاس ہی تھے۔ رمشا اور فہد دونوں سوچکے تھے۔مسلسل رونے سے سر بھاری ہورہا تھا‘ وہ کچن میں آگئی۔سخت بھوک لگ رہی تھی‘ پیٹ سے کیسی دشمنی۔چاول ڈال کر کھانے لگی‘ کھاتے ہوئے بھی مسلسل ذہنی رو بھٹکی ہوئی تھی۔کسی بھی خیال پر گرفت نہیں رہی تھی۔چائے بنارہی تھی جب عبدالباری کی جیپ کا ہارن سنائی دیا۔آج پھر وہ تین راتیں باہر گزار کر گھر آیا تھا۔وہ تلخی کے گھونٹ بھرتی چائے کی طرف متوجہ رہی۔

عبدالباری ایک دم دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تھا۔ابھی بھی فل یونی فارم میں تھا۔عبدالباری کو دیکھتے ہی بڑی امی نے چہرہ موڑ لیا تھا۔بھابی سر جھکا گئی تھیں اور وہ اس کے یوں دندناتے انداز میں کمرے میں داخل ہونے پر گھورنے لگی تھیں۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"السلام علیکم..." احسان کرنے والا انداز تھا۔"آپ دونوں یہاں بیٹھی ہوئی ہیں اور میں سارے گھر میں ڈھونڈ رہا ہوں۔" وہ کمرے میں آگیا تھا۔رابیل نے بمشکل ضبط کیا تھا۔دن بدن اس کے انداز و اطوار ناقابل برداشت ہوتے جارہے تھے۔

"کیوں کوئی کام تھا ہم سے؟" بڑی امی ابھی بھی خاموش تھیں۔بھابی نے ہی پوچھا تھا۔وہ جو بغور رابیل کے تیور جانچ رہا تھا' ہنسنے لگا تھا۔

"کیوں بھابی جان! بغیر خیریت کے آپ کو یاد نہیں کیا جاسکتا۔ویسے اطلاعاً عرض ہے آج تین' چار دنوں بعد گھر آیاہوں تو سامنے کوئی نظر نہیں آیا' سو تجسس فطری امر ہے۔" وہ کافی لاپروائی سے کندھے اچکائے کہہ رہا تھا۔رابیل مہر بہ لب رہی۔امی نے ایک بھرپور شکایتی نظر اپنے بیٹے پر ڈالی جس پر ان کی تربیت کا ذرا بھی اثر نہیں ہوا تھا' صرف باپ دادا کا نام ڈبورہا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"بھابی! میں بابا کے پاس جارہی ہوں' جب کمرہ خالی ہوجائے تو بتادیجئے گا۔" رابیل کے لئے اس سے زیادہ اس کی موجودگی برداشت کرنا ناممکن تھا۔چائے کا بھرا کپ ایک طرف رکھ کر بستر سے اتری تھی۔اس سے پہلے کہ وہ کوئی پیش قدمی کرتی عبدالباری نے ایک دم سامنے آکر اس کا راستہ روک لیا تھا۔

"عبدالباری...! یہ کیا حرکت ہے... راستہ دو رابیل کو۔" امی کو سخت ناگوار گزرا تھا جو اتنی دیر سے خاموش ناراض بیٹھی تھیں' ایک دم کہہ اٹھیں۔

"ضرور راستہ دوں گا' پہلے ایک دو حساب ہیں وہ تو کلیئر کرلوں..." عبدالباری کو تو جیسے ماں کی بھی پروا نہیں رہی تھی۔بھابی اور امی نے بے بسی سے ایک دوسرے کو دیکھا جب کہ رابیل ضبط کے آخری سرے پر تھی۔

"تو کیا فیصلہ کیا ہے تم نے؟ نواز کا کیس ختم ہوسکتا ہے اگر تم ہامی بھرو تو۔" وہ بات ادھوری چھوڑ کر رابیل کا چہرہ تکنے لگا جو بری طرح خود پر جبر کرتی اپنے ہونٹ کاٹ رہی تھی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"اس سے کیا پوچھتے ہو' مجھ سے پوچھو..." امی ایک دم بستر سے اتر کر رابیل کو پیچھے کرکے سامنے آکھڑی ہوئیں۔"کیا سودے بازی کرنا چاہتے ہو تم... مجھ سے کرو۔" اسے انہوں نے بری طرح گھورا تھا۔

"آپ میں کون سا انصاف ہے جو آپ سے سودے بازی کروں گا۔" اس نے بھی تلخی سے کہا تھا۔"اگر ذرا بھی میری پروا ہوتی تو اس سودے بازی پر نہ اترتا۔" اس کا لہجہ زہرخند تھا۔امی جو نہ جانے کب سے بھری بیٹھی تھیں' انہوں نے ایک دم عبدالباری کا گریبان پکڑا تھا۔

"کون سے انصاف کی بات کرتے ہوتم... تم اس قابل ہی کہاں ہو کہ تم سے کوئی انصاف کرے۔پہلے اپنے کرتوت دیکھو' اپنے گریبان میں جھانکو' سوچو کن لوگوں میں اٹھتے بیٹھتے ہو۔کوئی شریف النفس تمہیں اپنی بیٹی دے گا' تم پر تو تھوکے گا بھی نہیں اور چلے ہو تم رابیل کا نام لینے۔زبان کھینچ لوں گی میں

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

تمہاری' اگر ظلم کے لئے اٹھنے والے یہ ہاتھ میرے شکم میں ڈھل سکتے ہیں تو میں انہیں توڑ بھی سکتی ہوں۔سنا تم نے!" انہوں نے جھنجوڑ ڈالا تھا۔

"امی جان پلیز چھوڑیں... کس سے سر کھپارہی ہیں۔ان تلوں میں تیل نہیں ہے۔اگر اسے اتنی سمجھ ہو تو یہ سب کرے ہی کیوں... رابیل غیر تو نہیں' اپنی عزت ہے۔یوں سرعام چوراہے پر تو نہ لائے۔" بھابی آگے بڑھ آئی تھیں۔رابیل ہاتھوں میں چہرہ چھپاگئی۔آج پہلی دفعہ ایسا ہوا تھا کہ بڑی امی عبدالباری پر اس طرح برہم ہورہی تھیں ورنہ ہمیشہ صبر کے گھونٹ پی کر رہ جاتی تھیں' وہ بھی صرف رابیل کی خاطر۔

"نہیں چھوڑوں گی کنزیٰ میں اسے... کس گناہ کی سزا ہے یہ... لے لے یہ انگوٹھی۔خوش ہوجائے' توڑ دی ہے رابیل نے یہ منگنی بھی... اب کیا چاہتا ہے یہ..." انہوں نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی انگوٹھی عبدالباری کے منہ پر دے

ماری تھی جو چہرے پر لگنے کے بعد زمین پر جا گری تھی۔بڑی امی اس کا گریبان چھوڑ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگیں۔

"کیا ہوا...؟" فرقان بھیا جو شور کی آواز سن کر گھبرا گئے تھے' فوراً بھاگے آئے تھے۔

"ہونا کیا ہے...؟ اپنے نصیبوں کو رو رہی ہوں کہ مجھ نصیبوں جلی نے ایسے بیٹے کو جنم دیا۔" رابیل نے بڑی امی کو ساتھ لگالیا۔فرقان بھائی بھی عبدالباری کو دیکھ کر سب سمجھ گئے تھے۔

"کیوں آئے ہو اب تم یہاں... یہ تماشا دیکھنے کہ اس ذلت کے بعد ہم کیسے زندہ ہیں۔اگر ہمارا تماشا دیکھنے کا شوق تمہیں یہاں تین' چار دن بعد کھینچ لایا ہے تو جاؤ جا کر ابو کا تماشا دیکھو' تمہارے دیئے گئے زخموں سے کس طرح تڑپ رہے ہیں۔" فرقان بھیا نے کہا تھا۔رابیل پھوٹ پھوٹ کر روتی بڑی امی کو کندھوں سے تھام کر باہر لے گئی تھی۔عبدالباری نے جھک کر زمین

پر گری انگوٹھی اٹھالی۔فرقان بھائی کو لگا کہ جیسے وہ صرف بکواس کررہے ہیں۔اس پتھر کو تو جیسے پروا ہی نہ تھی۔بے پناہ غصہ آیا۔عبدالباری سے مزید سر پھوڑنا فضول تھا۔وہ ایک غصیلی نگاہ ڈال کر دروازے کی طرف بڑھے۔

"کنزیٰ! تم بھی اپنے روم میں چلو... کوئی ضرورت نہیں ایسے شخص کے منہ لگنے کی۔" انہوں نے بھابی کو حکم دیا تھا۔دونوں چلے گئے تو وہ غصے سے کھڑا انگوٹھی کو گھورتا رہا۔

"آئی ڈیم اٹ..." بے پناہ تنفر سے اس نے ہاتھ کا مکا دیوار پر مارا تھا۔

...☆☆☆...

رابیل کے والد عبدالودود صاحب اور سجاد علی دونوں سگے بھائی تھے۔شروع سے ہی دونوں خاندان ایک گھر میں ہی رہتے تھے۔سجاد علی صاحب کے صرف چار بچے تھے' دو بڑی بیٹیاں عصمہ اور حفظہ دونوں شادی شدہ تھیں' پھر فرقان تھے' ان کی بھی شادی ہوچکی تھی پھر عبدالباری تھا۔عبدالودود صاحب کے صرف دو

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

ہی بچے تھے دانش جو شادی کے بعد سعودیہ چلے گئے تو وہیں کے ہو کر رہ گئے تھے جب کہ وہ امی ابو کی وفات کے بعد پاکستان میں ہی رہنا چاہتی تھی۔ دوسرے وہ شروع سے ہی اس گھر میں رہی تھی۔ایک دفعہ بھائی کے ساتھ سعودیہ گئی تو صرف چند ماہ ہی رہ سکی' ایسی بیمار ہوئی کہ فوراً لوٹ

آئی۔دوبارہ جانے کو دل بھی نہیں چاہا تھا۔

عبدالباری اور اس کی عمروں' مزاجوں بلکہ انداز و اطوار اور عادات وغیرہ میں بھی بہت فرق تھا۔عبدالباری اس سے عمر میں کافی بڑا تھا جب وہ چھٹی میں تھی تو عبدالباری نے ایف اے کا امتحان کلیئر کیا تھا۔وہ شروع سے ہی لائق تھا' پوزیشن ہولڈر رہا تھا۔اس کے والد عبدالودود سرکاری ملازم تھے اور سجاد علی آرمی میں تھے۔پاکستانی فوج کے لئے ان کی بہت اعلیٰ و نمایاں خدمات تھیں اسی لئے وہ نہ صرف جذبۂ حب الوطنی سے لبریز تھے بلکہ انہوں نے اپنی

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

اولاد کی تربیت بھی ان ہی خطوط پر کی تھی جب تک عبدالباری ان کے زیرسایہ رہا تھا' بہت فرماں بردار' مؤدب اور شریف لڑکا تھا' اپنی ریٹائرمنٹ کے بعد سجاد علی صاحب نے اپنا ذاتی اسکول کھول لیا تھا جہاں ان کا اچھا وقت گزرنے لگا تھا' جب تک انہوں نے عبدالباری پر توجہ دی تھی وہ ٹھیک رہا تھا مگر جیسے ہی انہوں نے اپنا ہاتھ کھینچا وہ بھی قابو سے باہر ہو گیا۔

عبدالباری کا شمار کبھی بھی نارمل بچوں میں نہیں رہا تھا۔اس کے اندر شروع سے ہی ایک اضطرابی کیفیت پائی جاتی تھی۔جنونی و منتقمانہ سوچ کا حامل فرد تھا۔اوائل عمری میں اس کی تربیت پر خصوصی توجہ دی گئی تھی' کیڈٹ اسکولز اور ہاسٹلز وغیرہ میں رہنے سے وہ کافی سدھرا تھا مگر جب تعلیم کے بعد اس نے یہ سول سروس جوائن کی تو وہ بگڑنا شروع ہو گیا تھا۔ایس پی کے عہدے پر فائز ہوتے ہی اس کی سرگرمیاں مشکوک ہو گئی تھیں۔بابا' جنہوں نے اپنی ساری زندگی محبت' شرافت' دیانت داری' ایمان داری' حب الوطنی'

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

وفاداری جیسے اصولوں کا پرچار کرتے گزاردی تھی ان کے لئے یہ سرگرمیاں بہت تکلیف دہ تھیں۔سب نے اپنی طرف سے بھرپور کوشش کی تھی کہ وہ سدھر جائے مگر اب جو کچھ وہ کررہا تھا وہ سب پر حاوی تھا۔رشوت خوری' غنڈہ گردی اور ظلم و جبر کا جو بازار وہ گرم کئے ہوئے تھا ان سے ان کا دل اب اچاٹ ہونے لگا تھا۔رہی سہی کسر اب اس کی اس ضد نے پوری کردی تھی۔

برسوں پہلے سجاد صاحب نے جب عبدالباری نے انٹر میں پوزیشن لی تھی تو سرسری لہجے میں عبدالودود سے رابیل کے لئے بات کی تھی' تب عبدالودود وقت آئے گا تو دیکھا جائے گا کہہ کر ٹال گئے تھے۔نہ جانے عبدالباری کو اس بات کی کیسے بھنک پڑگئی تھی کہ جیسے ہی رابیل نے بی اے کا امتحان دیا تھا اس نے اپنا مدعا بیان کردیا تھا۔ایک سال پہلے ہی رابیل کے والدین کا انتقال ہوا تھا' اب ساری ذمہ داری سجاد علی یا پھر دانش کے کندھوں پر تھی۔سجاد

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

علی اور امی نے رابیل سے بات کی تو اس نے انکار کردیا اور پھر کیا تھا رابیل' عبدالباری کی ضد بن گئی تھی۔وہ اسے ہر قیمت پر حاصل کرنا چاہتا تھا چاہے اسے اس کے لئے کچھ بھی کرنا پڑے۔

رابیل کی پہلی منگنی کنزیٰ بھابی کے کسی کزن فیصل سے ہوئی تھی' بظاہر کوئی بات نہیں ہوئی تھی مگر نہ جانے عبدالباری نے فیصل کو کیسے اور کیوں راضی کرلیا تھا کہ اس نے والدین کی پروا کئے بغیر رابیل سے منگنی توڑ دی تھی پھر اب دو ماہ پہلے ہی اس کا رشتہ سجاد علی صاحب کے دوست امیرالدین کے صاحبزادے نواز سے طے ہوا تھا' رشتہ طے کرتے وقت انہوں نے مختصراً امیرالدین کو اپنے بیٹے کی ضد سے متعلق بتادیا تھا سو دو ماہ گزرنے کے باوجود منگنی برقرار تھی عبدالباری کا ہر حربہ استعمال کرنے کے باوجود۔لیکن اب اس نے جو طریقہ اختیار کیا تھا اس سے رابیل مجبور ہوگئی تھی کہ وہ یہ رشتہ ختم کردے۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

...☆☆☆...

وہ کمرے کی کھڑکی کھولے مسلسل کسی غیر مرئی نقطے کو گھور رہی تھی۔دل کی حالت عجب سی تھی۔نہ ہی کوئی خواب تھا اور نہ ہی کوئی تصور۔

اس کی آنکھیں بس ساکت سی تھیں۔اپنی کم نصیبی کا ایک درد اندر ہی اندر بہہ رہا تھا۔اب شاید تاعمر اس درد سے چھٹکارا نہیں تھا۔عبدالباری کا خوف اس کی وحشت' اس کے کچھ بھی کر گزرنے کا انداز ایسا ہی جاں گسل تھا کہ بہت مجبور ہو کر اس نے اتنا بڑا قدم اٹھالیا۔اب ایک دفعہ پھر اس کی ذات اشتہار بننے والی تھی مگر اب اس نے سوچ لیا تھا مزید کوئی ذلت' کوئی رسوائی' کوئی جبر نہیں سہنا۔خاموشی سے یہاں سے دانش بھیا کے پاس چلے جانا ہے۔

وہ کھڑکی بند کرکے باہر نکل آئی تھی۔ابھی اس کا ارادہ بڑی امی کے کمرے میں جانے کا تھا جب اپنے کمرے سے عبدالباری کو نکلتے دیکھ کر رک گئی۔وہ اس وقت شاید ڈیوٹی کے لئے نکل رہا تھا۔فل یونی فارم میں تھا' اپنے دھیان

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

میں تھا' رابیل کو نہیں دیکھا تھا۔رابیل تیز تیز قدم اٹھاتی آگے بڑھ آئی تو وہ اسے اپنی طرف آتے دیکھ کر چونکا۔

"مجھے تم سے بات کرنی ہے۔" وہ آج پہلی دفعہ بہت عرصے بعد بغیر کوئی حوالہ دیئے کہہ رہی تھی۔عبدالباری کے لئے یہ امر بہت حیران کن تھا۔اس نے بغور رابیل کو دیکھا۔نہ جانے ضد تھی کہ کیا تھا؟ طلب اسی چہرے پر آکر مٹتی محسوس ہوتی تھی۔حسین خدوخال سے سجا بھرپور حُسن لئے دلکش و دلفریب' سُرخ ٹمٹماتا چہرہ' گہری موٹی موٹی آنکھوں پرسایہ فگن لانبی پلکیں اور ان کے سوجے سُرخ موٹے ڈورے۔ایک بھرپور کشش تھی اس چہرے میں۔نہ جانے عبدالباری کی نظر کی وسعت اتنی محدود تھی یا پھر اس چہرے کا تاثر ہی اتنا بھرپور تھا کہ ساری دنیا کا حُسن اس چہرے پر آکر ختم ہوتا محسوس ہوتا تھا۔ عبدالباری کی نظروں کی تپش سے یہ ساحرانہ نقش و نگار سے سجا زیرشکن وجود ناقابل برداشت لہر کی لپیٹ میں آگیا تھا۔رابیل کا جی چاہ رہا تھا کہ اس کی

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

آنکھیں پھوڑ دے۔جب سے اس نے اپنا نام اس کے منہ سے سنا تھا ایک نفرت سی ہونے لگی تھی۔عبدالباری کی نگاہوں میں سوائے بے حیائی کے کچھ اور نظر آتا ہی نہیں تھا۔کچھ غصے اور کچھ عبدالباری کی نظروں کی گرفت سے وہ مزید سُرخ سی ہوگئی تھی۔عبدالباری نے بھرپور توجہ سے دیکھا۔چہرے سے صاف لگ رہا تھا کہ وہ ساری رات ایک پل کو بھی نہیں سو سکی۔آنکھیں علیحدہ مسلسل گریہ وزاری کی کہانی سُنا رہی تھیں۔عبدالباری نے بھرپور انداز

میں اس کا یہ روپ نظروں میں بسایا تھا۔رابیل بمشکل برداشت کرپا رہی تھی ورنہ دل تو چاہ رہا تھا کہ خود پر اس قدر بے باکی و بے غیرتی سے اُٹھنے والی آنکھوں کو نوچ ڈالے۔وہ ایسا کر بھی دیتی اگر سامنے عبدالباری نہ ہوتا۔

"خیریت؟" اس کے صبر کا امتحان بہت تھا۔بہت باریک بینی سے اس کے تاثرات نوٹ کرتے ہوئے مسکرا کر طنزاً پوچھا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

رابیل نے کاٹ دار نظر ڈالی۔"بھلا تمہاری موجودگی میں کوئی خیریت ہو سکتی ہے۔" دل ہی دل میں سوچا۔

"تم یہ نواز والا قصہ ختم کرو' جو تم چاہتے ہو وہ ہو گیا ہے۔اصولاً تو تمہیں اسے رات کو ہی چھوڑ دینا چاہئے تھا کیوں کہ تمہاری ڈیمانڈ کل ہی پوری ہوگئی تھی مگر اس کے والد کا فون آیا ہے وہ اب بھی تمہارے لاک اپ میں بند ہے... آخر چاہتے کیا ہو تم؟" وہ چیخ گئی تھی۔کافی تلخی سے پوچھا تھا۔جواباً رابیل کی پریشانی و تفکر کی پروا کئے بغیر وہ مسکرایا۔وہ مزید سلگ گئی۔

"میں کیا چاہتا ہوں...؟" پرسوچ انداز میں دہرایا۔"کاش رابیل بیگم! تم یہ سوال اس وقت پوچھتیں جب تم نے میرے لئے انکار کیا تھا۔میری ڈیمانڈ کیا ہے تم بخوبی جانتی ہو... میں کیا چاہتا ہوں تم بے خبر نہیں ہو۔" وہ اس کی طرف بڑھ آیا تھا۔رابیل لب بھینچے کھڑی رہی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

”نواز کا اتنا درد ہے تمہارے سینے میں... اس کے لئے اتنا تڑپ رہی ہو اور جو میں چاہ رہا ہوں اس کے لئے کبھی نظر اٹھا کر دیکھا نہیں...“ وہ اس سے ہر قسم کی توقع کر سکتی تھی‘ اس وقت تو حد تھی۔وہ بمشکل خود کو کچھ سخت سست کہنے سے روک پائی تھی۔وہ اس کی کیفیت محسوس کر کے مسکرایا تو وہ انگاروں پر لوٹنے لگی۔

”تم نواز کو کب چھوڑ رہے ہو...؟“ وہ صرف اتنا ہی پوچھ سکی۔

”اتنی جلدی بھی کیا ہے تمہیں؟ تمہارے حوالے سے رشتے داری تو تھی ہی‘ کچھ عرصہ رشتہ نوازی بھی نبھانا چاہتا ہوں تاکہ محترم رشتے داری کی نوعیت پر غور تو کر سکیں... اتنا تو جان لے کہ کس سے الجھا ہے... اسے اندازہ تو ہونا چاہئے ناں کہ عبدالباری کی منظورِ نظر اتنی سستی تو نہیں۔“ وہ اس کے اندازِ گفتگو‘ الفاظ اور لب و لہجے پر آنکھیں پھاڑے اسے دیکھے گئی۔ کتنا غلط تھا یہ شخص‘ کتنا کرپٹ اور دھوکے باز... وہ دکھ سے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ گئی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

”کتنا ظلم کماؤ گے اور؟ مت آہیں لو کسی مظلوم کی... جس عہدے پر تمہیں اتنا گھمنڈ ہے وہ کبھی بھی ہمیشہ تمہارا ساتھ نہیں دے گا۔اللہ بھی ہے‘ اس کو مت بھولو... تم جیسے لوگوں کا انجام بہت عبرت ناک ہوتا ہے۔ایسے درندے ہو تم کہ جس میں انسانیت نام کو نہیں۔“ وہ غصے سے خود پر قابو نہیں رکھ پائی تھی۔اسے سب سناتے ہوئے ہانپنے لگی تھی جب کہ وہ صرف مسکرایا تھا۔

”ویل ڈن... بہت اچھا بول لیتی ہو تم تو... یہ جوہر بھی چُھپا رکھے ہیں تم نے اپنے اندر‘ علم ہی نہیں تھا مجھے۔دل تو چاہ رہا ہے کہ اچھا سا پرائز دوں...“ وہ ہونٹوں میں مسکراہٹ دبائے خاموش ہوا تھا‘ وہ بھونچکا ہو کر دیکھتی رہ گئی یعنی کچھ اثر ہی نہیں تھا۔

”مگر کیا کروں اگر انعام دینے لگا تو تم انعام دیکھ کر ناراض ہوجاؤ گی۔چلو پھر کبھی سہی‘ ساری عمر تمہیں ہی سننا ہے... یہ لو‘ دیکھو تمہارے چکر میں

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

میرا کتنا وقت نکل گیا ہے۔میرے پاس اس وقت بالکل بھی وقت نہیں ہے مائی ڈیئر! پھر کبھی بات کروں گا... اوکے ٹیک کیئر' اللہ حافظ!"

اس کے بت بنے وجود پر ایک گہری نظر ڈال کر گہری مسکراتی نگاہوں سے دیکھتے انگلیوں سے رخسار کو چھوتے اس کو اپنے راستے سے ہٹا کر وہ آگے بڑھا تو وہ بھی جیسے چونکی۔

"دیکھو... باری! پلیز میری بات سنو... تم اسے چھوڑ دو... اس کا باپ ہارٹ پیشنٹ ہے' ماں بھی بیمار ہے۔وہ لوگ مرجائیں گے۔وہ ان کا اکلوتا بیٹا ہے... اسے چھوڑ دو پلیز..." اس نے کبھی بھی نہیں سوچا تھا کہ وہ کبھی اس پتھر دل احساس و رحم سے عاری شخص کے سامنے گڑگڑائے گی بھی۔اس کا راستہ روکے کھڑی ہوگئی تھی' آنسو الگ بہنے لگے تھے۔

"لگتا ہے وہ رقیب روسیا بہت اہم ہوگیا ہے تمہارے لئے... یہ آنسو' یہ انداز۔ہیں ناں..." وہ اس گوہر افشانی پر کچھ کہہ بھی نہ سکی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"دیکھو...ابھی سے سوچ لو... محبت وحبت کے چکر میں مت پڑنا ورنہ زندہ نہیں چھوڑوں گا میں اسے..." بے رحم' سنگ دل لہجہ ہوگیا تھا۔

"بکواس مت کرو تم... انسانیت بھی کوئی چیز ہوتی ہے۔"

"واقعی..." عبدالباری نے رابیل کی آنکھوں میں جھانکا تھا۔وہ بے بسی سے ہونٹ کچلنے لگی۔"چلو جاؤ کیا یاد کروگی... پہلی دفعہ اپنی زبان سے کچھ مانگ رہی ہو' بھلے وہ ہمارا رقیب ہی سہی... ان آنسوؤں کا کچھ تو پاس رکھنا ہے۔ مگر خیال رہے میری جان... ایسی آئندہ کبھی صورت حال پیش نہ آئے۔یہ تو زندہ بچ رہا ہے۔کسی اور کو سانس لینے کی مہلت بھی نہیں دوں گا۔عقل مند ہو' اشارہ ہی کافی ہے... سمجھیں تم!"

رابیل کو ایک طرف ہٹا کر وہ نکل گیا تھا۔اس نے بمشکل اپنی برستی آنکھیں صاف کیں اور عبدالباری کے غرور' گھمنڈ سے اٹھتے قدم دیکھتی رہ گئی۔

...☆☆☆...

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"یہ تمہارا آخری فیصلہ ہے؟" بابا نے پوچھا تھا تو وہ سر ہلا گئی۔

"ٹھیک ہے۔میں فرقان سے کہتا ہوں وہ تمہارے جانے کے انتظامات کردے۔" اس وقت سب ہی سوائے عبدالباری کے لاؤنج میں بیٹھے ہوئے تھے جب اس نے دانش بھائی کے پاس جانے کا فیصلہ سنایا تھا۔کچھ دیر تو سب پر ایک سکتہ سا طاری ہوگیا تھا مگر پھر اس خاموشی کو بابا نے توڑا تھا۔فرقان بھائی نے صرف اسے دیکھا تھا' بابا اسی خاموشی سے اٹھ کر لاؤنج سے نکل گئے۔

"تم عبدالباری کے لئے مان جاؤ... شاید اسی طرح میرا بیٹا سدھر جائے۔" اگلے دن بڑی امی نے اس سے کہا تو وہ حیران ہو کر دیکھے گئی۔"میں کیا کروں... میرا دکھ کوئی نہیں سمجھ سکتا۔اتنا بڑا کیا' پالا پوسا' اچھی تربیت کی' کیا صرف اس لئے کہ اس دور میں آکر وہ بگڑ جائے... وہ تمہاری طلب کررہا ہے'

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

ہوسکتا ہے تمہارے ذریعے اللہ اسے ہدایت دے دے۔وہ راہ راست پر آجائے... غلط صحبت سے نکل آئے۔" وہ کتنی خوش فہم تھیں۔رابیل نظریں چرا گئی۔وہ صرف ایک خوش فہمی کی خاطر ساری زندگی داؤ پر نہیں لگا سکتی تھی۔

"رابیل..." انہوں نے پکارا تو وہ چہرہ پھیر گئی۔

"مجھ سے وہ چیز طلب مت کریں بڑی امی' جو میں دے نہ سکوں۔ہوسکتا ہے اب آپ کی خاطر میں مان جاؤں مگر ساری زندگی آپ کے بیٹے کے ساتھ گزارنا بہت مشکل ہے۔مجھ میں نہ ہی اتنا حوصلہ ہے اور نہ ہی دم خم... اگر میں ان کی ضد نہ ہوتی تو شاید کچھ سوچتی بھی' جب انسان ضد پر اتر آئے تو رشتوں کا تقدس اور احترام باقی نہیں رہتا۔آپ نہ جانے کون سا رشتہ نبھانا چاہتی ہیں۔" وہ خاموش ہوگئی تھی۔ایک طرح سے رابیل نے صاف انکار کردیا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

”ٹھیک ہے بیٹی! زبردستی نہیں... ماں ہوں ناں‘ خوش فہم ہوں۔صرف اپنے بیٹے کا سوچ رہی ہوں‘ تمہاری پروا ہی نہیں کی... معاف کرنا۔اللہ تعالیٰ تمہارا نصیب اچھا کرے۔“ وہ اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر اس کے کمرے سے باہر نکل گئی تھیں۔

رات کو عبدالباری کچھ جلدی آگیا تھا۔رابیل کچن سمیٹ کر باہر نکلی تو وہ لاؤنج میں بابا اور بڑی امی کے ساتھ کسی بحث میں الجھا ہوا تھا۔وہ جب بھی گھر لوٹتا تھا ایک ہنگامہ ضرور برپا ہوجاتا تھا۔اس وقت بھی نہ جانے موضوعِ بحث کون تھا۔

”تو پھر آپ نے طے کر رکھا ہے کہ میری بات نہیں مانیں گے۔“ وہ غصے سے بڑے بابا سے کہہ رہا تھا۔رابیل جو اندر داخل ہورہی تھی یہ سن کر وہیں رک گئی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

”تم غلط ضد پر اڑے ہوئے ہو۔رابیل سے تمہاری شادی کبھی نہیں کروں گا۔ مجھے یہ گوارا ہے کہ وہ ساری عمر یوں ہی رہے مگر یہ گوارا نہیں کہ وہ تم جیسے ناہنجار اور آوارہ صفت انسان کی بیوی بنے۔وہ ہیرا صفت لڑکی تمہارے قابل ہی کہاں ہے۔“

”ہونہہ... یہ اگر آپ کی ضد ہے تو پھر میری بھی ضد ہے۔اگر اس کی شادی مجھ سے نہ ہوئی تو پھر میں اسے اس قابل بھی نہیں چھوڑوں گا کہ وہ کسی اور کی بن سکے۔“ یہ الفاظ کہتے ہوئے اس کے لہجے میں دنیا جہاں کا غرور و تکبر سمٹ آیا تھا۔رابیل اور بڑی امی اپنی جگہ کانپ سی گئیں۔

”خدا کو سمجھو عبدل... کیا بگاڑا ہے اس بے چاری نے تمہارا۔کیوں ہاتھ دھو کر پیچھے پڑگئے ہو اس کے۔“ اس کے الفاظ سن کر اگر بڑے بابا غصے سے گھورنے لگے تھے تو بڑی امی رونے لگیں۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"میں زبان سے کہہ رہا ہوں مجھے ہر حال میں رابیل سے شادی کرنا ہے۔وہ کہیں نہیں جائے گی اور نہ ہی میں اسے کہیں جانے دوں گا' میں صرف ایک ہفتے کے لئے ایک ضروری کام سے کراچی جارہا ہوں... واپس آؤں تو کوئی فیصلہ کرلیجئے گا ورنہ..." وہ رک گیا تھا۔رابیل کو لگا اس کا ورنہ اس کے بدن سے روح کھینچ لے گا۔

"بابا جان! اگر دنیا آپ نے دیکھی ہے تو آنکھیں میں نے بھی بند نہیں کی ہوئیں۔رابیل کم عمر یا کوئی بچی نہیں ہے کہ وہ میری ضد نہ سمجھ سکے... سمجھائیں اسے جو چیز ایک دفعہ میری نظر میں آجائے تو پھر وہ صرف اور صرف میری ہوتی ہے۔برین واشنگ کی ضرورت ہے اسے ورنہ ساری عمر پچھتائے گی... بتائیں اسے کہ باعزت طریقے سے اس سے نکاح پڑھوانا چاہتا ہوں..." وہ بابا کے سامنے کوئی لحاظ و مروت رکھے شرم و حیا کے بغیر کہہ رہا تھا۔انہیں بے پناہ غصہ آگیا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"بکواس بند کرو تم... بے شرم' بے حیا... ذرا بھی خیال نہیں تمہیں کہ کس کے بارے میں یہ الفاظ کہہ رہے ہو۔لوگ تو عزت کی خاطر جانیں تک دے دیتے ہیں اور تم ہو کہ گھر کی عزت کو ہی داغ دار کرنے پر تلے ہوئے ہو... نہیں کروں گا میں تم سے اس کی شادی... بھیج رہا ہوں میں اسے اس کے بھائی کے پاس۔"

"میں نہیں تلا ہوا آپ تلے ہوئے ہیں... وہ کہیں نہیں جائے گی۔میں اسے کہیں نہیں جانے دوں گا۔" وہ بڑے بابا سے زیادہ غصے سے بولا تھا۔

"بکواس نہیں کرو... دفعہ ہوجاؤ یہاں سے... کس رشتے اور کس ناتے تم اسے روکوگے' جب میں اسے بھیجوں گا اور اس کا بھائی اسے اپنے پاس بلوائے گا تو تم کون ہوتے ہو روکنے والے... چلے جاؤ یہاں سے... بہت برداشت کرلیا میں نے تمہیں۔آئندہ میرے گھر میں قدم رکھنے کی بھی ضرورت نہیں۔مجھے

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

زمانے بھر کی آوارہ' ایسی بے شرم و بے حیا اولاد کی قطعی ضرورت نہیں۔کوئی تعلق نہیں میرا تم سے..." بڑے باباسب کہہ گئے تھے۔امی رونے لگیں۔

"تعلق اس طرح توڑنے سے کبھی ٹوٹا نہیں کرتے... ابھی تو میں جارہا ہوں مگر اب انشاء اللہ کوئی انتظام کرکے ہی آؤں گا۔دیکھتا ہوں کون بھجواتا ہے اسے یہاں سے۔" رابیل خاموشی سے دروازے سے ہٹ گئی۔کمرے میں آکر بستر پر یوں گری جیسے بدن میں جان تک نہ ہو۔

دو ہفتے لگے تھے' اس کے جانے کی سب ہی تیاریاں مکمل ہوچکی تھیں۔ عبدالباری کراچی سے واپس لوٹا تو کافی پرسکون تھا۔جاتے ہوئے جو دھمکی دے کر گیا تھا ابھی تک کوئی عمل درآمد نہیں ہوا تھا اس کی طرف سے' فکرمند تو سب ہی تھے مگر عبدالباری کی طرف سے سکون رہا تو سب مطمئن سے ہوگئے۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

آج اس کی فلائٹ تھی' فرقان بھائی اسے ایئرپورٹ چھوڑنے جارہے تھے۔ عبدالباری کے سوا سب ہی گھر پر تھے۔اس کی جدائی کے خیال سے سب ہی اشک بار تھے۔خود اس کی اپنی حالت بھی رو رو کر بری ہورہی تھی۔

"اپنا خیال رکھنا' سب کو سلام کہنا۔" بڑی امی نے خاص تاکید کی تھی۔وہ سر ہلا کر رہ گئی۔

"چلو رابیل! بہت کم وقت رہ گیا ہے۔" فرقان بھائی نے کہا تو سب سے مل کر وہ باہر آگئی۔

سارا راستہ وہ خاموش رہی تھی۔مختلف مراحل سے گزرتے ہوئے بھی وہ چپ سی تھی۔

اپنا پاسپورٹ اور ٹکٹ چیک کروانے کے مرحلے میں وہ بری طرح چونکی تھی جب وہاں موجود لڑکی نے اس کی سیٹ کینسل ہوجانے کا کہا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"یہ کیسے ہوسکتا ہے... میری سیٹ کیسے کینسل ہوسکتی ہے؟" وہ بے پناہ متفکر ہوچکی تھی۔وہ لڑکی دوسری طرف متوجہ ہوگئی تو اس نے پیچھے پلٹ کر فرقان بھائی کو دیکھا۔پریشانی سے برا حال تھا۔مزید کچھ پوچھے بغیر وہ ان کی طرف بڑھ آئی۔ساری بات بتائی تو وہ بھی فکرمند ہوگئے۔

"یہ کیسے ہوسکتا ہے... بھلا یہ سیٹ کیسے کینسل ہوگئی؟"وہ حیران تھے۔

"تم یہاں بیٹھو' میں معلوم کرتا ہوں۔" وہ اسے بٹھا کر کاغذات لے کر چلے گئے تھے۔وہ ہراساں سی بیٹھی انگلیاں چٹخاتی رہی۔کچھ دیر بعد لوٹے تو لب بھنچے ہوئے تھے۔

"کیا ہوا؟" وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

"کچھ نہیں... تم آؤ میرے ساتھ۔" وہ اسے لے کر وہاں سے نکل آئے تھے۔" واپسی کے راستے پر گاڑی ڈالی تو وہ انہیں دیکھنے لگی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"کیا بات ہے بھائی... کیا ہوا؟" وہ مزید صبر نہیں کرسکتی تھی۔

"بہت اوچھے ہتھکنڈوں پر اتر آیا ہے عبدالباری... زندہ نہیں چھوڑوں گا میں اسے۔" ان کی آنکھیں خون رنگ ہورہی تھیں۔وہ کچھ سمجھی اور نہ سمجھی کی کیفیت میں انہیں دیکھے گئی۔مزید کچھ پوچھنے کی ہمت ہی نہ ہوسکی حتیٰ کہ دونوں گھر آگئے۔

گھر میں قدم رکھتے ہی دونوں کا پہلا سامنا عبدالباری سے ہی ہوگیا تھا۔وہ سامنے صوفے پر بیٹھا مسکرارہا تھا۔سامنے ہی امی' ابو اور کنزیٰ بھابی تھیں۔سب کے چہروں پر ایک عجب سی بے بسی رقم تھی شاید وہ بھی باخبر ہوچکے تھے۔

"کچھ جلدی نہیں آگئے آپ لوگ... میرا تو خیال ہے آج رابیل کی فلائٹ ہے۔کیوں رابیل؟" وہ مسکراتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔کیسی فاتحانہ مسکراہٹ تھی اس کے ہونٹوں پر اور رابیل خالی نظروں سے اسے دیکھتی رہ گئی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"تم... تم..." فرقان بھائی طیش میں آگے بڑھے تھے۔"بہت اوچھا وار کیا ہے تم نے... بہت کمینگی پر اتر آئے ہو تم..." اپنی جیب سے کچھ کاغذات نکال کر انہوں نے عبدالباری کے چہرے پر دے مارے تھے' باقی سب ساکت تھے۔شاید ان پر یہ اذیت پہلے ہی گزر چکی تھی۔رابیل کچھ نہ سمجھ پارہی تھی۔اس سمے ذہن بالکل خالی ہورہا تھا۔

"مجھے الزام دینے کا آپ لوگ حق نہیں رکھتے' میں نے پہلے ہی باخبر کیا تھا آپ کو۔"

"باخبر کیا تھا تو پھر یہ کیا ہے؟ کیوں ہمیں بے عزت کرنے پر تلے ہوئے ہو..." بھائی نے کاغذات اٹھاکر دوبارہ اس کی آنکھوں کے سامنے لہرائے تھے۔رابیل بے دم سی آگے بڑھی۔

"کچھ نہیں... صرف اتنا بتانا چاہتا تھا کہ اگر صحیح طریقے سے مجھے میری چاہت حاصل نہ ہو تو میں غلط طریقے بھی استعمال کرسکتا ہوں۔یہ تو صرف جھوٹے

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

کاغذات ہیں' میں اصلی بھی تیار کرواسکتا ہوں۔اگر آپ لوگ اور رابیل مان جائیں تو ٹھیک ورنہ یہی کاغذات اصلی ثابت ہوسکتے ہیں۔" وہ نہ جانے کیا کہہ رہا تھا۔رابیل کے کچھ پلے نہیں پڑرہا تھا۔وہ امی کے پاس گرسی گئی تھی۔

"فرقان! اسے کہو یہ یہاں سے دفع ہوجائے۔جو کرنا تھا یہ کرچکا ہے۔اب میں اسے اپنے گھر میں مزید برداشت نہیں کرسکتا... آج یہ نکاح کے جھوٹے کاغذات لے آیا ہے' کل یہ گواہ لے آئے گا۔" بابا مزید برداشت نہیں کرسکتے تھے' اندر کھڑی ہوئی رابیل بری طرح چونکی... تو... وہ کچھ نہ سمجھتے ہوئے بھی کچھ کچھ سمجھ رہی تھی۔

"یہ جھوٹے سہی مگر اتنی طاقت رکھتے ہیں کہ کسی کو روک سکتے ہیں..." ایک چبھتی ہوئی نظر اس نے رابیل پر ڈالی تھی۔"میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ انتظام کرلیں... اب بھی کہہ رہا ہوں' یہ کاغذات جھوٹے سہی مگر رابیل کہیں نہیں

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

جائے گی۔آج یہ رک گئی ہے' کل میں انتظار نہیں کروں گا۔" کتنا سفاک اور ظالم تھا وہ۔ذرا بھی ماں باپ کی پروا نہیں تھی۔وہ ہاتھوں میں چہرہ چُھپا کر سسکنے لگی تھی۔

"قانونی طور پر تو میری بیوی کو کہیں بھیجنے کا کیا' اپنے گھر رکھنے کا بھی حق نہیں رکھتے آپ... یہ صرف ایک قدم اٹھایا ہے میں نے... اگر چاہتے ہیں آپ کہ سب کچھ سچ ہوجائے تو سمجھائیے اسے اور خود کو بھی۔اب میں کچھ بھی نہیں دیکھوں گا۔یہ کاغذات اسے میری بیوی ثابت کرتے ہیں اور اس جھوٹ کو آپ بھی ثابت نہیں کرپائیں گے۔"

"دفع ہوجاؤ یہاں سے... جاؤ جو کرنا ہے کرلو۔" بابا نے آگے بڑھ کر گریبان سے پکڑ کر اسے باہر دھکیلا تھا۔

"آپ غلط کررہے ہیں۔بہت پچھتائیں گے..." وہ یہ ذلت برداشت نہیں کرسکا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"جاؤ... دفع ہوجاؤ یہاں سے... گم کرو اپنی یہ منحوس صورت... جو بھی کرنا ہے کرلینا۔" بابا بے پناہ طیش میں تھے۔فرقان بھائی کی بھی کچھ یہی کیفیت تھی۔

"تو ٹھیک ہے... یوں تو پھر یوں ہی سہی..." وہ کاغذات جیب میں ڈالے باہر نکل گیا تھا۔اتنی دیر سے خود پر ضبط کرتی رابیل بڑی امی کے سینے میں منہ چُھپا کر ضبط کھوگئی تھی۔بابا اور فرقان بھائی نے بے بسی سے دیکھا۔

عبدالباری اس قدر گر سکتا تھا وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔اس سفاک نے اس کے راستے میں ہر طرف کانٹے ہی کانٹے بودیئے تھے۔وہ جدھر بھی قدم رکھتی تھی پاؤں چھلنی چھلنی ہوئے جاتے تھے۔بابا نے بہت کوشش کی تھی اپنے تعلقات استعمال کرکے کہ اسے کسی نہ کسی طرح یہاں سے بھجوادیں' اب کے عبدالباری نے جو قدم اٹھایا تھا وہ سب پر حاوی تھا۔اب انہیں اس کی طرف سے کسی اچھائی کی امید نہیں تھی مگر رابیل جیسی اعلیٰ لڑکی کو اپنے ہاتھوں سے

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

کنویں میں بھی نہیں دھکیل سکتے تھے۔ان کا ہر حربہ بے سود رہا تھا۔رابیل کے لئے تو جیسے زندگی عذاب سی بن کر رہ گئی تھی۔

آج کتنے دنوں بعد وہ اسکول آئی تھی۔چند گھنٹے گزرے تو طبیعت اچاٹ ہونے لگی۔اسکول سے گھر تک کا فاصلہ بیس منٹ کی واک پر مشتمل تھا۔وہ ہمیشہ پیدل ہی عبور کرلیتی تھی۔وہ بابا کو بتاکر خاموشی سے نکل آئی۔ابھی اس نے صرف اسکول کی چاردیواری ہی کراس کی تھی جب عقب سے آتی گاڑی نے اس کے بالکل قریب بریک لگائی تھی۔وہ جو اپنے ہی خیالوں میں چل رہی تھی اچھل کر پیچھے ہٹی۔دہل کر پلٹ کر دیکھا' عبدالباری گاڑی کا دروازہ کھول کر باہر نکل رہا تھا۔

"ہیلو مائی ڈیئر... کیسی ہو... میں تمہیں ہی لینے اسکول جارہا تھا۔آؤ بیٹھو۔" اس کے قریب آکر اس نے اسے گاڑی میں بیٹھنے کی آفر کی تھی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"نہیں... شکریہ..." عبدالباری کو تو دیکھ کر ویسے بھی اس کی آنکھوں میں خون اتر آتا تھا۔کوئی اعتماد' بھروسہ' کچھ بھی تو باقی نہیں بچا تھا۔ہر حد تو وہ پار کرچکا تھا۔عزت تک تار تار کرنے پر تلا ہوا تھا پھر وہ اس کی پروا کیوں کرتی۔

"مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے... گھر آیا تھا' علم ہوا محترمہ اسکول میں ہیں... سوچا تمہیں پک بھی کرلوں گا اوربات بھی ہوجائے گی... آؤنا..." وہ یوں لگاوٹ کا مظاہرہ کررہا تھا جیسے دونوں کے درمیان تعلقات بہت خوش گوار ہوں۔

"نہیں... جب میں نے کہہ دیا شکریہ تو پھر شکریہ... جاؤ یہاں سے۔راستہ چھوڑو میرا... مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی..." وہ غصے سے کہہ کر جانے لگی تھی جب عبدالباری نے اس کی کلائی پکڑی۔وہ سرعت سے پلٹی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"کیا بدتمیزی ہے..." اپنا ہاتھ ایک جھٹکے سے آزاد کرایا۔ چہرہ اس جرأت پر لال انگارہ ہو گیا تھا۔

"بدتمیزی نہیں میڈم رابیل صاحبہ! حق رکھتا ہوں... آفٹر آل نکاح کے کاغذات تمہیں میری بیوی شو کرتے ہیں... خواہ وہ جھوٹے ہی..."

"چٹاخ..." اس سے پہلے کہ وہ جملہ مکمل کرتا' رابیل کا ہاتھ اس پر اٹھ گیا تھا۔

"انتہائی رزیل' کمینی فطرت کے حامل گھٹیا انسان ہو تم..." وہ غصے سے سرخ انگارہ ہو رہی تھی۔ برداشت کا مادہ کبھی تو چھلکنا ہی تھا۔

عبدالباری حیرت سے اس دھان پان سی لڑکی کو دیکھ رہا تھا جس کی جرأت اتنی بڑی تھی اور حوصلہ اتنا بلند تھا کہ کسی کو بھی خاطر میں نہ لانے والے عبدالباری کے گال پر اس کے ہاتھ کا نشان ثبت ہو چکا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"میرا ارادہ پہلے تم سے صرف بات کرنے کا تھا مگر تم کچھ اور ہی چاہتی ہو۔ اب صبر نہیں کروں گا... بہت تماشا بنالیا' اب عمل کروں گا۔ آؤ..."

عبدالباری نے اس کا بازو تھاما تھا' وہ ہراساں ہو گئی۔ جرأت تو اس نے واقعی بہت بڑی کی تھی' اب وہ نہ جانے کیا کرے۔

"پلیز باری... چھوڑو میرا ہاتھ... مجھے تمہارے ساتھ کہیں نہیں جانا۔"

مگر وہ تو جیسے کچھ سن ہی نہیں رہا تھا۔ اسی طرح بازو دبوچے گاڑی کی طرف بڑھا تھا۔ فرنٹ ڈور کھول کر اسے اندر دھکیل کر لاک کر کے خود بھی دوسری طرف آبیٹھا۔

"باری پلیز... یہ سب کیا ہے...؟ کچھ تو خیال کرو... کیوں کر رہے ہو تم ایسا...؟" اس کی طرف دیکھتے وہ رو رہی تھی جب کہ دوسری طرف کوئی پروا ہی نہ تھی۔ پتھر تاثرات لئے اس نے گاڑی ڈرائیو کی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"باری!... گاڑی روکو... اگر بات ہی کرنا چاہتے ہو تو گھر چلو... پلیز کہیں اور نہیں..." عبدالباری کو مخالف سمت میں گاڑی ریورس کرکے فل اسپیڈ کرتے دیکھ کر وہ کہے بغیر نہیں رہی تھی۔مجال ہے اسے اثر ہوا ہو۔رابیل کا دل کانپ رہا تھا کسی انہونی کے خیال سے ہی۔

"باری..." تھوڑی دیر بعد بالکل نامانوس راستے دیکھ کر اس نے اس کا کندھا بری طرح جھنجوڑا مگر وہ بے مہر بنا ایک نظر ڈال کر سامنے دیکھنے لگا تھا۔ چہرے کے تاثرات ناقابل فہم تھے۔

"بہت بدنیت ہو تم..." وہ روتے ہوئے صرف یہی کہہ سکی تھی۔

عبدالباری اسے جہاں لے کر آیا تھا وہ جگہ اس کے لئے بالکل اجنبی تھی۔وہ گاڑی سے اتر کر دوسری طرف سے آکر گاڑی کا لاک کھول کر دروازہ وا کئے اسے دیکھنے لگا تھا جس کا رونا کسی بھی طور کم نہیں ہورہا تھا۔نہ جانے اتنے آنسو اس کی آنکھوں میں کہاں سے آسمائے تھے۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"چلو آؤ... اترو۔" اس نے اس کا بازو تھاما جو رابیل نے بری طرح جھٹک دیا۔

"مجھے کہیں نہیں جانا... اپنے گھر جانا ہے۔"

"تو میری جان تمہیں اپنے گھر ہی تو لایا ہوں۔یہ دیکھو' یہ واقعی تمہارا گھر ہے۔" اس کے مسلسل بہنے والے آنسوؤں کو دیکھتے ہوئے وہ کچھ ڈھیلا پڑ گیا تھا۔

"نہیں... مجھے صرف اپنے گھر جانا ہے... امی کے پاس..." وہ اب بچوں کی طرح ہچکیوں میں رو رہی تھی۔

"ٹھیک ہے... مرضی ہے تمہاری... جب رونا بند کرلو اور عقل ٹھکانے آجائے تو اندر آجانا... اب یہی تمہارا سب کچھ ہے۔اس گھر کے علاوہ اب تمہیں کہیں اور پناہ نہیں ملے گی۔مائنڈ اٹ ڈیئر!" ایک جامد سی نظر اس پر ڈال کر اندر کی جانب بڑھ گیا۔وہ ہکا بکا رہ گئی۔کتنے پل آہستگی سے گزر گئے تھے۔گاڑی سے

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

اتر کر وہ اندر بڑھنے کے بجائے گیٹ کی طرف بڑھی۔وہاں گارڈ مین موجود تھا اس کے باوجود گیٹ کھولنے لگی تھی۔

"آپ بی بی اندر چلی جائیں... ہمیں دروازہ کھولنے کا حکم نہیں۔" اس کے ہاتھ رک گئے۔

"تم کون ہوتے ہو مجھے روکنے والے... میں جاؤں گی... گیٹ کھولو۔" وہ چیخی تھی۔

"معاف کریں بی بی! ہم صاحب کے حکم کے بغیر گیٹ نہیں کھول سکتا۔" وہ بے بسی سے دیکھے گئی۔

"دیکھو... جانے دو مجھے... تمہاری اپنی بھی بیٹیاں ہوں گی... مجھے جانے دو... خدا تمہارا بھلا کرے گا۔" وہ اس کی منت پر اتر آئی تھی۔ہاتھ جوڑے کھڑی تھی' جب گارڈمین کا انٹرکام بج اٹھا تھا۔وہ فوراً سننے لگا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"آپ اندر چلی جائیں... صاحب آپ کو بلارہے ہیں۔" انٹرکام رکھ کر وہ اس سے کہہ رہا تھا۔وہ ہارے ہوئے انداز میں اسے دیکھے گئی' وہ نظریں پھیر گیا۔

"یہ کس کا گھر ہے؟" اپنے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے پوچھا۔

"صاحب لوگ کا۔" وہ حیران رہ گئی۔یہ بلند و بالا عالی شان عمارت عبدالباری کی ملکیت تھی۔کیا رشوت کی کمائی اتنی زیادہ ہوتی ہے؟ وہ محو حیرت تھی۔یہ گھر' گاڑی اور بھی نہ جانے کیا کیا عیاشیاں تھیں۔

"یہاں کون کون ہے؟" حفظ ماتقدم کے طور پر پوچھا۔

"صرف صاحب ہوتے ہیں... کبھی کبھار ان کے دوست آجاتے ہیں...اب وہ اکیلے ہیں۔"

"یااللہ! یا مالک! کیا کروں...؟"

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

وہ جانتی تھی عبدالباری کو اس پر کبھی بھی رحم نہیں آسکتا تھا' اپنے آپ کو اللہ کے حوالے کرکے وہ اندر بڑھی تھی۔اندر ایک ملازم اسے مل گیا تھا جو اس کی باری کے کمرے تک رہنمائی کر گیا تھا۔

"صاحب اندر ہیں... آپ چلی جائیں۔" وہ چلا گیا تھا۔وہ کچھ دیر ساکن سی کھڑی رہی' آہستگی سے دروازہ دھکیل کر دہلیز پر قدم رکھا تو وہ سامنے ہی بستر پر منہ کے بل لیٹا ہوا نظر آیا۔

"آگئیں تم... مجھے پتہ تھا تم ضرور آؤگی۔"

لائٹس آف تھیں' بیڈ کے دونوں سائیڈز کے لیمپ روشن تھے۔عجب ماحول ہورہا تھا کمرے کا۔وہ چند پل کے لئے خالی ذہن اور خالی نظریں لئے اسے دیکھے گئی جو کروٹ بدل کر تکیے کے سہارے نیم دراز ہوا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"عجیب لڑکی ہو تم... لڑکیاں مرتی ہیں میری ایک نظر کے اشارے کے لئے اور تم ہو کہ..." وہ ہنس رہا تھا۔"نہ جانے کیسی پتھر ہو تم' ایک عرصے سے تم پر وقت ضائع کررہا ہوں' تمہاری جگہ کوئی اور ہوتی تو اتنی پتھر نہ ہوتی۔"

کتنا توہین آمیز نخوت بھرا انداز تھا۔وہ کٹ کر رہ گئی۔

"نعوذباللہ..." اس کا سچا قلب کانپ کر رہ گیا۔وہ جو کچھ کہہ رہا تھا' وہ جو کچھ چاہتا تھا اور وہ جو کچھ نظر آرہا تھا یہ اس کی بڑی امی کی یا بابا کی تربیت تو نہیں تھی۔اگر ان کی یہ تربیت ہوتی تو وہ کچھ اور ہوتا۔نگاہ میں اتنی شرم و حیا ہوتی تو سوچ تک پاکیزہ ہوتی اور یہ... اس کے دل میں اس کے لئے صرف نفرت ہی نفرت تھی۔

"کیوں لے کر آئے ہو تم مجھے یہاں... کیا چاہتے ہو اب تم... تماشا تو مجھے بنادیا ہے' جی بھر کر بدنام کررہے ہو۔جینے کی کوئی سبیل نہیں چھوڑی تم

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

نے... اب کون سا تیر تمہارے ترکش میں باقی رہ گیا ہے جو آزمانا چاہتے ہو..."

"صرف ایک تیر' اپنے ترکش کا آخری تیر... تمہیں اپنے نام کرنا ہے یہی ضد ہے میری۔بس یہی چاہتا ہوں میں تم سے۔" وہ بستر سے اتر آیا تھا۔

"ہونہہ..." وہ نفرت سے اسے دیکھتی رہی جب کہ دہلیز سے ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھی تھی۔وہ آنکھوں میں بے پناہ تنفر سمیٹے ہوئے تھی۔"ماں باپ کی عزت کا جنازہ نکال کر تم صرف اپنی ضد پوری کرنا چاہتے ہو... حیرت ہے' کیسی بے رحم اولاد ہو تم... ماں باپ ہر لمحہ تمہارے لئے مررہے ہیں۔ راتوں کو بھی اٹھ اٹھ کر صرف اور صرف تمہاری ہدایت کے لئے گڑگڑاتے ہیں' تمہاری خیر و سلامتی کی دعائیں مانگتے ہیں اور تم ہو کہ انہیں صرف مارنے پر تلے ہوئے ہو... کتنے ظالم ہو تم... ذرا بھی تمہیں ان پر رحم نہیں آتا..."

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"آتا ہے اسی لئے تو سیدھے راستے سے تمہیں اپنانا چاہتا تھا' آج بھی میرا مقصد ان سب کی رضا سے تم سے بات کرنے کا تھا۔بہرحال برا طریقہ تو یہ بھی نہیں... بس اب یہ ضد چھوڑدو' آج ہر حال میں وہی ہوگا جو میں چاہوں گا۔"

وہ اس کے مقابل آکھڑا ہوا تھا۔وہ ایک دم پیچھے ہٹی تھی۔اعتبار تو اس بے اعتبار پر تھا ہی نہیں۔اس وقت وہ کھڑی بھی اسی کی دہلیز پر تھی اس کے رحم و کرم پر تھی' کوئی بھی لمحہ اسے شیطان کا بہروپ دے سکتا تھا۔

"جو چاہتے ہو وہ گھر جاکر کرلینا۔مجھے ابھی صرف گھر جانا ہے۔" اس کی باتوں کو نظرانداز کرکے وہ گویا تھی۔

"نا... اب گھر جانے والی بات نہیں کرنا۔ہاں جانے ضرور دوں گا مگر میری خواہش پوری ہونے کے بعد... تاکہ نہ کوئی تمہیں پچھتاوا رہے اور نہ ہی کوئی ملال مجھے رہے... ورنہ یہیں رہو' ہر چیز ملے گی... میری توجہ و مہربانی سمیت..." وہ دلکشی سے مسکرارہا تھا۔رابیل کا جی چاہا مردانہ خوب صورتی سے سجا

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

اس کا چہرہ نوچ ڈالے۔بظاہر کتنا خوب صورت اور متاثرکن تھا مگر باطن کتنا گھٹیا اور قابل نفرت تھا۔اس کا جی متلانے لگا۔

"تم غلط کررہے ہو... سب غلط کررہے ہو... پچھتاؤ گے ساری عمر..." بچاؤ کا کوئی راستہ نہ دیکھ کر وہ رو پڑی تھی۔سارا وجود پتے کی مانند لرزنے لگا تھا۔ عبدالباری چند لمحے اس کے وجود کو دیکھتا رہا تھا پھر اس نے آگے بڑھ کر اسے کندھوں سے تھام لیا تھا۔وہ کرنٹ کھاکر پیچھے ہٹی تھی۔

"میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروگی... اللہ تمہیں کبھی معاف نہیں کرے گا۔" وہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی' یوں جیسے بچاؤ کا ہر راستہ مفقود ہو گیا ہو۔

"انتہائی بدنیت ہو تم... اللہ کرے مرجاؤ تم..." خلوص دل سے بددعا دی تھی۔

"جب اللہ کے پاس جائیں گے میری جان تو دیکھ لیں گے... اس وقت تو صرف تمہیں حاصل کرنا چاہتا ہوں۔" اس نے اسے دوبارہ کندھوں سے تھام

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

لیا تھا۔اس دفعہ وہ کوئی مزاحمت بھی نہ کرسکی تھی۔"خواہش تھی کہ اسی طرح تمہیں اپناؤں جس طرح اور لوگوں کی شادی ہوتی ہے مگر تم سب لوگ یہی چاہتے تھے۔سوری میری جان! تمہارے ان آنسوؤں کا میں کوئی سدباب نہیں کرسکتا' بس صرف اتنا کرسکتا ہوں کہ تھوڑی دیر میں نکاح خواں اور گواہان وغیرہ کا بندوبست ہوجائے گا۔خود کو ذہنی طور پر تیار کرلو... اگر تم میری بات یہاں آنے سے پہلے سن لیتیں تو اس افراتفری کے بجائے نکاح کی ساری کارروائی اپنے گھر میں کرواتا۔خیر بری جگہ تو یہ بھی نہیں... مائنڈ میک اپ کرلو... جو ہو گیا سو ہو گیا..." وہ کہہ رہا تھا۔وہ اذیت بھری نظروں سے دیکھتی رہی۔

"جب تم نے اللہ کی نافرمانی کرنے کی ٹھان ہی لی ہے' موت تمہارے نزدیک ایک کھیل ہے تو پھر ان معاملات میں تمہیں نکاح کی کیا ضرورت پڑجاتی ہے... بڑے خودمختار ہو تم' تو پھر یہ ڈرامہ بھی کیوں رچارہے ہو...

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

نعوذباللہ بڑے طاقت ور اور زبردست ہونا..." اس کے ہاتھوں کو نفرت سے جھٹکتے وہ طنز کرنے سے باز نہیں آئی تھی اور وہ ہنس دیا۔

"بقول تمہارے میں نام کا مسلمان ہوں مگر ہوں تو سہی ناں... یہ نکاح کا ڈرامہ بھی صرف اور صرف تمہارے لئے رچانا چاہتا ہوں... ورنہ تم کبھی بھی اختیار سے باہر نہیں رہی ہو۔یہ زبردستی بہت پہلے کرچکا ہوتا..." رابیل کا جی چاہا کہ وہ ڈوب مرے... کوئی ایسی سبیل نکل آئے کہ یا تو وہ اس سامنے نظر آنے والے شخص کو شوٹ کردے یا پھر اپنے وجود کو مٹاڈالے... یعنی کوئی پردہ باقی نہیں بچا تھا

لیکن وہ اتنی بے بس و مجبور تھی کہ انتہائی خواہش کے باوجود کچھ بھی نہ کرسکی سوائے رونے کے۔پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تھی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"جب سب کچھ طے ہی کرچکے ہو تو پھر ایک کام کرو۔فرقان بھائی یا بابا کو شامل کرلو... ورنہ میں ساری عمر ان کے سامنے نظر نہیں اٹھاسکوں گی... اپنی ہی نظروں میں گرجاؤں گی۔" ہاتھوں میں چہرہ چھپائے وہ کہہ رہی تھی۔وہ بغور دیکھتا رہا تھا پھر اس کا موبائل بجا تو وہ باہر نکل گیا۔

...☆☆☆...

نہانے کے بعد وہ وضو کرکے باہر نکلی تو عبدالباری منہ کے بل سرہانے میں سر دیئے ابھی بھی گہری نیند میں مدہوش تھا۔اسے دیکھ کر رابیل کے چہرے کے اعصاب کشیدہ ہوگئے تھے۔سارے جسم میں نفرت کا زہر پھیلنے لگا تھا۔وہ سر جھٹکتے ہوئے جائے نماز بچھاکر کھڑی ہوگئی۔نماز ادا کرکے ابھی جائے نماز لپیٹ ہی رہی تھی کہ عبدالباری کا موبائل بج اٹھا تھا۔وہ نظرانداز کئے کچھ دیر کمرے میں ادھر سے ادھر چکر لگاتی رہی۔بیل ایک دفعہ مکمل ہوکر دوسری دفعہ پھر شروع ہوگئی تھی۔عبدالباری نے مسلسل ہونے والی

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

ٹون پر بھی سر نہ اٹھایا تو وہ آگے بڑھی۔اسکرین پر روشن نمبر دیکھتے ہی وہ خوش ہوگئی۔فوراً یس کا بٹن پش کردیا تھا۔

"السلام علیکم..." اس نے کہا۔

"وعلیکم السلام... جیتی رہو' کیسی ہو...؟" دوسری طرف سے بڑی امی تھیں۔ رابیل کی آنکھوں میں آنسو آسمائے۔کتنا فاصلہ آگیا تھا درمیان میں۔

"جی رہی ہوں...ابھی تک زندہ ہوں... آپ کیسی ہیں؟" ابھی تو صرف ایک رات گزری تھی مگر لگ رہا تھا کہ جیسے برسوں گزر گئے ہوں ان کو دیکھے ہوئے۔

"جی رہی ہوں میں بھی... ساری رات ایک پل کو بھی آنکھ نہ لگی۔یہی غم کھاتا رہا کہ میرے بیٹے نے تم پر کیا پہاڑ توڑا ہے... کیا گزر رہی ہوگی تم پر... میں نے تمہیں ہمیشہ بیٹی سے بڑھ کر چاہا ہے... مجھے معاف کردینا...

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

جو بھی ہوا اچھا نہیں ہوا۔" وہ مسلسل رو رہی تھیں۔رابیل نے ایک نظر کروٹ بدلتے عبدالباری کو دیکھا پھر ہاتھ کی پشت سے اپنے آنسو صاف کئے۔

"آپ کا کیا دوش ہے۔آپ پریشان نہ ہوں' کیا کرے گا اب' ضد تو اس کی پوری ہوگئی ہے۔مارنے سے تو رہا... بابا کو بھی حوصلہ دیجئے گا۔کل تو بہت تکلیف میں تھے وہ۔اب بی پی کی کیا کنڈیشن ہے؟" اب جیسی بھی زندگی تھی گزرنی تو تھی نا۔روتے ہوئے بھی اور ہنستے ہوئے بھی۔کچھ حوصلہ کرتے ہوئے پوچھا تھا۔دوسری طرف سے گہری سانس سنائی دی تھی۔

"کل سے بہتر ہے مگر ابھی بھی بستر پر ہی ہیں... ورنہ عبدل نے تومارنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔" وہ خاموش رہی اور عبدالباری کو دیکھتی رہی جو گہری نیند میں تھا۔

"تم آؤگی نا... ضرور آنا... ہم سب ناشتے پر تمہارا انتظار کررہے ہیں۔ذرا عبدل سے بھی بات کرواؤ میری... پوچھوں تو سہی کس گناہ کی سزا دے رہا

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

ہے وہ مجھے۔" اپنا چہرہ صاف کرتے ہوئے وہ عبدل کو نفرت سے دیکھ کر منہ پھیر گئی۔ بمشکل اپنے اوپر ضبط کر سکی۔ بستر کے قریب جھک کر اس کو آواز دی۔

"عبدالباری... باری..." اب تو اس کا نام لینے کو بھی جی نہیں چاہتا تھا۔ پہلے ہی نفرت کیا کم تھی' اب مزید بڑھ گئی تھی۔ ایک رات ہی سارے راز کھول گئی تھی۔ مزید سہنے' سننے یا دیکھنے کی ہمت ہی نہیں تھی۔ سارے بدن پر ایک ناگواری سی چھائی ہوئی تھی۔ جھک کر اس کا بازو سختی سے جھنجوڑ ڈالا۔

"ہوں... کون... کیا ہے؟" نیند شاید بہت گہری تھی۔ ادھ کھلی آنکھوں سے اسے دیکھتے گردن ہلاتے پوچھا تھا۔ پتہ نہیں وہ ایسا بے حس کیوں ہو گیا تھا ورنہ بڑے بابا یا بڑی امی ایسے تو نہیں تھے۔ اس کا دل دکھ سے بھر گیا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"امی کا فون ہے... بات کرنا چاہتی ہیں وہ..." ادھر باپ ماں مر رہے تھے اور ادھر وہ اپنی فتح مندی کا جشن منانے میں غرق' اپنی ہی خوشی میں مست تھا۔ اسے رہ رہ کر اس کی بے حسی پر دکھ ہو رہا تھا۔

"ہوں... اتنی صبح' صبح... لاؤ... دو..." وہ اٹھ کر بیٹھ گیا تھا۔ لب بھینچے فون پکڑا کر پلٹنے لگی تھی جب اس نے بازو تھام لیا تھا۔

"کہاں چلی ہو... ادھر بیٹھو..." اپنے قریب گرالیا تھا۔ وہ کوئی احتجاج بھی نہ کر سکی۔ بھلا اب احتجاج کرنے کو رہ بھی کیا گیا تھا۔

"ہیلو..."

"عبدل۔" امی نے پوچھا تھا۔

"جی بول رہا ہوں..." بے زاری سے کہا تھا۔

"سو رہے تھے کیا؟" انہوں نے بے زاری نوٹ کر کے پوچھا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"ظاہر ہے سو ہی رہا تھا' اب اتنی صبح صبح بیل جو تنے سے تو رہا۔" آواز جھنجلا گئی تھی اس بے معنی سوال پر۔رابیل صرف دیکھ کر رہ گئی جب کہ بازو ابھی بھی اس کی گرفت میں تھا۔

"میں ناشتے پر تم دونوں کا انتظار کر رہی ہوں... ناشتا گھر آکر کرنا۔" امی نے دعوت دی تھی۔وہ حیران ہوا۔

"اتنی صبح... حیرت ہے' کیا بابا نے آپ کو اجازت دے دی ہے مجھے گھر بلوانے کی..." وہ طنز پر اتر آیا تھا۔

"تم نے جو کیا ہے ساری عمر گھاؤ رستے رہیں گے... تمہارے دیئے زخم بُھلائے نہیں جاسکتے۔ہمیں پروا ہے تو صرف رابیل کی... کیا کیا ارمان نہیں تھے اس کے لئے ہمارے دل میں اور تم نے کیا کردیا ہے۔نہ اسے زندہ رہنے کے قابل چھوڑا ہے اور نہ ہمیں۔جیتے جی مار ڈالا ہے تم نے ہمیں۔ایک داغ ساری عمر سفید براق سر پر رہے گا۔بڑی خواہش تھی کہ اسے اپنے ہاتھوں

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

سے تمہاری دلہن بناؤں سب ملیا میٹ ہوگئے ہیں... اب اسے لے کر آجانا۔یہ نہ ہو وہ ترستی رہے ہمارے لئے اور ہے ہی کون ہمارے علاوہ اس کا۔اپنے ہاتھوں سے سب کچھ خوشی خوشی کیا ہوتا تو کوئی دکھ نہ ہوتا... یہ دن بھی دیکھنے تھے ہمیں..." وہ مسلسل کہتے رو بھی رہی تھیں۔عبدالباری اس جذباتی بلیک میلنگ سے جھنجلا گیا۔

"حد ہوتی ہے۔کیا محبت ہے آپ کی بھی... ساری ہمدردیاں اسی کے ساتھ ہیں۔میں تو جیسے کچھ لگتا ہی نہیں ہوں آپ کا۔کیا کوڑے کے ڈھیر سے اٹھایا تھا مجھے... اب کیوں رو رہی ہیں۔یہ سب آپ کا ہی کیا دھرا ہے' مجھے الزام نہ دیں۔جتنا انتظار میں نے کیا ہے وہ میری ہی شرافت ہے۔میں نے تو پہلے ہی کہہ دیا تھا' اگر مان لیتے تو کبھی اتنا بڑا قدم نہ اٹھاتا۔اگر آپ کی خواہش تھی تو میری بھی خواہش تھی کہ سب عزت کے ساتھ ہوجائے۔آپ لوگوں کو ہی عزت کا سودا گوارا نہیں تھا۔اب جو ہوا ہے بھگتیے..." رابیل پر ایک

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

ٹیڑھی نظر ڈال کر وہ فون پر امی سے خفا ہورہا تھا۔رابیل اس کی ایک تو چوری اوپر سے سینہ زوری والی عادت پر تلملانے لگی۔عبدل کو تو ماں باپ کے احساسات کی بھی ذرا پروا نہ تھی۔کوئی شرمندگی نہ تھی۔معافی تلافی کا کوئی لفظ نہ تھا۔کیسی بے حسی تھی یہ...

"شاباش بیٹے! شاباش... تم یہ کہہ سکتے ہو۔اولاد ہو نا' خوب آزماؤ ماں باپ کا دل کیا ہوتا ہے' جب اپنی اولاد پیدا کروگے تو پوچھوں گی..." وہ پھر رونے لگی تھیں۔"خوش رہو... ماں باپ کے دل میں اولاد کے لئے صرف دعائیں ہی دعائیں ہوتی ہیں چاہے وہ کچھ بھی کرلیں مگر تم نے تو دعا دینے کے بھی قابل نہیں چھوڑا۔اس بدنصیب کا دُکھ رُلاتا ہے۔پھر کہہ رہی ہوں اس کو لے کر ضرور آجانا... یہ نہ ہو میں بوڑھی انتظار کرتی رہ جاؤں۔" انہوں نے خاص تاکید کرکے فون بند کردیا تھا۔اس نے موبائل آف کرکے بستر پر پھینکا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"ہونہہ..." چہرے کے تاثرات سخت کبیدہ خاطر ہوچکے تھے۔"یعنی حد ہوتی ہے... مجھے ہی الزام..." وہ باآواز بلند بڑبڑایا تھا۔"تم نے میرا موبائل کیوں ریسیو کیا تھا..." وہ اب اپنا سارا غصہ رابیل پر نکالنا چاہتا تھا۔وہ اندر ہی اندر چیخنے لگی۔اپنا بازو اس کے ہاتھ کی گرفت سے نکالا۔

"مجھے بھی کوئی شوق نہیں ہے تمہارا موبائل ریسیو کرنے کا۔مسلسل بیل ہورہی تھی جب تم سوئے پڑے تھے' مجھے تو کچھ کرنا ہی تھا نا..." جب یہ طے ہوچکا تھا کہ زندگی اب اسی شخص کی معیت میں گزارنی ہے تو پھر کیوں دب کر رہے۔اسی سوچ نے اسے لب کشائی پر مجبور کردیا تھا۔عبدل کے جو انداز و اطوار اور سرگرمیاں تھیں ان کی موجودگی میں وہ اب لب سی کر زندگی نہیں گزار سکتی تھی۔

"تم..." عبدل نے اس کے یوں دوٹوک انداز پر گھورا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

سر پر دوپٹہ نماز کے اسٹائل میں ابھی بھی لپٹا ہوا تھا۔بلیک دوپٹے کے اندر چُھپا چہرہ نور کا ہالہ لگ رہا تھا۔چہرہ کل کی نسبت اب قدرے بہتر تھا۔آنکھیں مسلسل گریہ وزاری سے اب بھی سوجی ہوئی تھیں۔سُرخ رنگ ہورہی تھیں مگر آنکھوں کے برعکس چہرے پر ایک عجب سا نور تھا۔وہ چند ثانیے یک ٹک دیکھتا رہا... یہ لڑکی اس کی سب سے بڑی ضد تھی' اب بیوی بن چکی تھی۔اس لڑکی کی خاطر اس نے کسی بھی جائز و ناجائز کی پروا نہیں کی تھی' اب وہ اس کی دسترس میں تھی اس کے باوجود ایک کمی سی تھی۔

"آئندہ میرا موبائل ریسیو کرنے کی قطعی ضرورت نہیں۔" وہ اسے تنبیہ کرکے بستر سے اتر گیا تھا۔رابیل اس کی پشت کو گھورتی رہی۔

"مجھے بھی کوئی شوق نہیں ہے..." لہجہ اب بھی زہرخند تھا۔اس نے پلٹ کر گھورا۔ایک دن کے وقفے سے کیا کچھ بدل گیا تھا۔کل اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ آج اس انداز میں یہاں ہوگی۔کل جب وہ اسے

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

زبردستی لے کر یہاں آیا تھا تو اس کے ارادے دیکھ کر وہ جان گئی تھی کہ وہ کچھ بھی کرلے وہ اب اسے جانے نہیں دے گا۔وہ ہر حال میں عزت کی زندگی چاہتی تھی' جہاں تک ہوسکا تھا اس نے اپنا بھرم رکھنے کی کوشش کی تھی مگر اب عبدالباری کے ارادے اس کے حوصلے پست کئے دے رہے تھے سو وہ مجبور ہوگئی تھی۔

عبدالباری نے اس کی بات کا بھرم رکھا تھا۔امی' بابا اور فرقان بھائی کو بلوالیا تھا۔وہ اصل صورت حال سے قطعی بے خبر تھے۔اصل معاملے کی خبر تو انہیں یہیں آکر ہوئی تھی۔نہ جانے کیا کہہ کر وہ انہیں ساتھ لایا تھا۔سب نے اسے سمجھانے کی پوری کوشش کی تھی مگر وہ اسے کسی بھی قیمت پر چھوڑنے پر راضی نہیں تھا' صرف ایک ہی رٹ تھی کہ نکاح ہوگا تو ابھی ہوگا ورنہ وہ یہیں رہے گی۔مجبوراً وہ سب ہار گئے تھے۔بابا کو کتنی تکلیف ہورہی تھی' ایک دم ان کا بلڈپریشر ہائی ہوا تھا۔نکاح کے بعد وہ سب چلے گئے تھے۔امی اسے بھی ساتھ

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

لے جانا چاہتی تھیں' ان کا خیال تھا کہ جو ہونا تھا وہ تو ہو گیا کم از کم رخصتی ہی عزت کے ساتھ ہوجائے مگر وہ اس پر بھی راضی نہیں ہوا تھا۔بہت مایوس ہو کر وہ لوگ گئے تھے۔وہ کل سے یہیں تھی۔وہ اس پر اپنے سارے شوق پورے کرچکا تھا مگر دکھ تھا کہ کم ہونے میں ہی نہیں آرہا تھا۔احساسِ زیاں تھا کہ بڑھتا ہی جارہا تھا۔

"تیار ہوجاؤ... گھر چلنا ہے۔" باتھ روم سے نکلنے کے بعد عبدالباری نے اسے سوچوں سے باہر لاپٹخا۔وہ غسل لے چکا تھا۔وہ اسے دیکھتی رہی۔

"میں کچھ بکواس کررہا ہوں رابیل بی بی!" اسے اپنی طرف یوں گھورتے دیکھ کر اس نے ٹوکا تو وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

"میں تیار ہوں..." جوتا پہن کر وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔عبدالباری نے اسے سر سے پاؤں تک جانچا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"کپڑے تو چینج کرلو... اسی حلیے میں جانے کا ارادہ ہے کیا؟" اس کے بلیک سلوٹوں والے لباس کو ناقدانہ نظروں سے دیکھتے اس نے ٹوکا۔

"میں جب کل گھر سے نکلی تھی تو یہی پہنا تھا' مجھے نہیں علم تھا کہ واپسی پر کسی عقوبت خانے میں جانا پڑجائے گا۔فی الحال مجبوری ہے میرے پاس یہی ایک لباس ہے۔" تلخی سے جواب دیا تھا۔عبدالباری کی پیشانی پر سلوٹوں کا جال بن گیا۔

"بہت چلتی ہے تمہاری زبان... اب بیگم صاحبہ! ذرا اپنے لہجے پر کنٹرول رکھا کرنا۔میں عادی نہیں ہوں اس لہجے کا' اس قسم کی گفتگو مجھ سے برداشت نہیں ہوتی۔بہت برداشت کیا ہے تمہارا یہ زہرخند لہجہ' اب بالکل نہیں کروں گا... میں رعایت دینے والوں میں سے نہیں ہوں۔" اس کے سامنے آکر شہادت کی انگلی اٹھاکر اسے وارننگ دی تھی۔وہ بے خوفی سے سر جھٹک گئی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"برداشت نہیں تھی تو پھر یہ رشتہ ہی کیوں باندھا ہے تم نے... عادی نہیں ہو تو بن جائیں ایس پی صاحب! اگر پہلے یہ لہجے نہیں سنے تو کیا فرق پڑتا ہے۔ اب سن لیں' مجھے تو عادت ہے اسی زہرخند لہجے میں بات کرنے کی اور ساری عمر کروں گی۔"

"تو پھر کان کھول کر سن لو تم بھی... مجھے یہ زبان کاٹنا بھی آتی ہے... سمجھیں تم!" اس کے بازو کو جھنجوڑ کر اس نے اسے بستر پر دھکیلا تھا۔

"تو انتظار کس بات کا ہے... دیر کیوں کررہے ہو... میں تو منتظر ہوں' کاٹو زبان میری... میں بھی تو دیکھوں تم کس حد تک وحشی پن کا مظاہرہ کرسکتے ہو۔کس حد تک گرسکتے ہو..." آنسو بے اختیار چھلک آئے تھے۔

"رابیل..." وہ لب بھینچ گیا۔عبدالباری جو ساری رات اس کے آنسوؤں سے نہیں پگھلا تھا' اب رک گیا۔نہ جانے کیا ہوا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"تم... تم..." عجب مجنونانہ انداز میں آگے بڑھ کر اس نے اسے کندھوں سے تھام کر خود میں بھینچ لیا تھا۔

"یوں بولو گی تو کسی دن واقعی میرے ہاتھوں سے ضائع ہوجاؤ گی۔" رابیل کے آنسوؤں کی روانی میں اضافہ ہونے لگا تھا۔وہ مکمل طور پر اب توجہ پر آمادہ تھا۔زخم دے کر عبدالباری کی اب یہ مرہم لگانے والی ادا وہ قطعی نہ سمجھ سکی تھی۔

گھر آئے تو سب آکے نارمل انداز میں ہی ملے تھے۔بابا سوئے ہوئے تھے' بھابی وغیرہ سے مل کر کھانے کے بعد وہ لاؤنج میں آبیٹھی تو امی اور بھابی بھی وہیں آگئیں۔فرقان بھائی البتہ ناشتے کے بعد آفس کے لئے نکل گئے تھے۔

"تم ساتھ چلو گی یا ابھی ٹھہرنا ہے۔" کچھ دیر بعد عبدالباری جانے کو اٹھ کھڑا ہوا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"نہیں... یہ کہیں نہیں جائے گی' یہ اب یہیں رہے گی۔تم نے جہاں بھی جانا ہے جاؤ... مگر اب خیال رکھنا یہ اب اسی گھر میں رہے گی سب کے ساتھ۔" اس کی بجائے جواب امی نے دیا تھا۔

"کیوں...؟" وہ حیران ہوا۔"ہرگز نہیں... میرے لئے جب آپ کے گھر میں جگہ نہیں تو پھر اس کے لئے بھی نہیں۔تم اٹھو رابیل! چلو..." وہ ہمیشہ اپنا ہی حکم چلاتا تھا۔

"کب تم نے ہمیں اپنا سمجھا ہے۔اپنا سمجھا ہوتا تو یوں نہ کرتے... اب تمہارا تو مجھے کوئی بھروسہ نہیں ہے اور اس کو تمہارے رحم و کرم پر چھوڑدوں... خدا جانے کیا کرتے پھرتے ہو تم اور کیا سلوک کروگے اس کے ساتھ بھی۔ تم جیسے لوگوں کا نہ کوئی دین ہوتا ہے اور نہ ہی ایمان' جس کے نزدیک ماں کی کوئی عزت نہیں وہ کیا جانے بیوی کی عزت کیا ہوتی ہے۔" امی نے گویا اس کے دل کی بات کہہ دی تھی۔وہ غصے سے دیکھتا رہا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"یہ یہیں رہے گی بلکہ تم بھی اب اپنے آپ کو سنوارو... اکیلے نہیں رہے ہو' اب یہی تم لوگوں کا گھر ہے... تم بھی یہاں رہوگے۔" امی نے فیصلہ سنایا تھا۔

"اچھا... حیرت ہے... بابا نے اجازت دے دی ہے مجھے بھی اس گھر میں رہنے کی۔" وہ طنزیہ انداز میں بولا۔

"وہ باپ ہیں تمہارے' دشمن نہیں... ویسے بھی جیسی تمہاری سرگرمیاں ہیں رابیل کو اس گھر میں اکیلا تو نہیں چھوڑ سکتے ہم... جیسے تم ہو ایسا ہی تمہارا حلقۂ احباب بھی ہوگا۔تم سے اچھائی کی کوئی امید نہیں اوروں سے خاک ہوگی۔" امی نے غصے سے اسے اس کا اصل چہرہ دکھایا تھا۔

"حد ہوتی ہے... زبردستی ہے کیا... یعنی اب میں آپ کے اشاروں پر چلوں..." وہ تلملایا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

”ایک تم نے اپنی کی ہے‘ اب ہماری مان لو... غلط نہیں کہہ رہی میں۔ ٹھنڈے دل سے سوچو تو تمہیں ہمارا فیصلہ معقول ہی لگے گا۔تم تو سارا دن نہ جانے کہاں کہاں کی خاک چھانتے پھرتے ہو‘ کبھی تو راتوں کو بھی غائب ہوتے ہو۔یہ وہاں کس کے سہارے ہوگی... چاہے تمہارے پیچھے کوئی چور آئے یا ڈاکو‘ تمہیں کیا پروا ہوگی... اپنی سرگرمیاں ختم ہوں گی تو تمہیں کچھ اور دکھائی دے گا۔“

اب کہ وہ چپ ہو گیا تھا۔رابیل نے اس کا چہرہ دیکھا‘ کیسی بے بسی رقم تھی اس کے چہرے پر۔یعنی اتنا کچھ کرنے کے باوجود وہ کسی نہ کسی طرح بے بس ہو گیا تھا۔

”ٹھیک ہے مگر مجھ پر کوئی پابندی لگانے کی ضرورت نہیں ہے۔میری اپنی زندگی ہے‘ اپنی ذاتیات ہیں میں کسی کی دخل اندازی برداشت نہیں کروں گا۔“

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

وہ کمرے سے نکل گیا تھا۔

عبدالباری نے اپنی ضد پوری کرلی تھی‘ اب بابا وغیرہ کا مشترکہ فیصلہ تھا کہ ولیمہ بھی ہوجائے ان کا ‘ فرقان بھائی کا وسیع حلقۂ احباب تھا۔پھر رشتے داری بھی تھی۔وہ کس کس سے چُھپاتے۔رابیل کی خاطر وہ مجبور تھے۔کچھ بھرم بھی رکھنا تھا نکاح جیسے بھی ہوا تھا‘ وہ لوگ ٹال مٹول کرگئے تھے مگر اب آئندہ کے متعلق راہ ہموار کرنے کو وہ سب سوچ رہے تھے۔دانش بھیا کو اصل صورت حال سے لاعلم ہی رکھا گیا تھا۔صرف دونوں کے نکاح کی اطلاع دی تھی‘ باقی تفصیل حذف کردی گئی تھی۔اب ان کا ولیمہ تھا جو اچھے خاصے پیمانے پر ہوا تھا۔لوگ‘ رشتے دار‘ دوست احباب اس قدر خفیہ نکاح کرنے پر استفسار کرتے رہے تھے۔وہ سب لوگوں کو بس کسی نہ کسی طرح مطمئن کرتے رہے تھے جب کہ اندر ہی اندر برا حال ہورہا تھا۔ایک تماشا سا بن گیا تھا اور جو تماشے کا سبب تھا وہ شاداں و فرحاں لوگوں سے مل رہا تھا‘ یوں جیسے کچھ

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

انوکھا نرالا ہوا ہی نہیں۔خدا خدا کرکے ولیمے کی تقریب اپنے انجام کو پہنچی تھی' سب نے شکر ادا کیا۔تقریب کے اختتام پر وہ لباس بدل کر ابھی بیٹھی ہی تھی کہ بھابی' حفظہ اور عصمہ وغیرہ آگئیں۔بھابی ساتھ چائے بھی لائی تھیں' چاروں خاموشی سے پینے لگیں۔

"آج تم بہت خوب صورت لگ رہی تھیں رابیل... پہلے کبھی بھی تمہیں یوں بنے سنورے دیکھا ہی نہیں تھا۔پہلی مرتبہ تم اس قدر سجی ہو۔یوں لگ رہا تھا کہ جیسے حور زمین پر اتر آئی ہو۔ایمان سے ہم تو حیران تھیں..." بھابی چائے پیتے ہوئے کہہ رہی تھیں۔وہ بمشکل مسکراسکی۔حفظہ اور عصمہ وغیرہ بھی مسکرادی تھیں۔

"عبدالباری بھی بہت جچ رہا تھا... دونوں ساتھ بیٹھے غضب کے لگ رہے تھے۔آہ... کاش ظاہر کی طرح اس کا باطن بھی خوب صورت اور دلکش ہوتا۔"

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

عصمہ نے دُکھ سے کہا تھا۔سب کچھ دیر تک خاموش سی ہو گئیں تو کچھ وقفے کے بعد حفظہ نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔

"رابیل! اب ہماری ساری امیدیں اللہ کے بعد تم ہی سے ہیں۔وہ جن راستوں پر چل رہا ہے ان سے اسے تم ہی واپس لاسکتی ہو۔اس کی زندگی کا ہر لمحہ تمہارے سامنے ہے' اس کے مزاج کے ہر رنگ سے تم واقف ہو۔اس کی نیچر' عادات و اطوار اور اس کی سرگرمیاں کچھ بھی تو تم سے چُھپا ہوا نہیں۔ہم نے پوری کوشش کی تھی کہ وہ نارمل انسانوں جیسی زندگی گزارے مگر سب تدبیریں اکارت گئی ہیں۔اس نے سب جائز و ناجائز بُھلا کر تم سے شادی کی ہے۔تم ہی وہ واحد ہستی ہو جو اسے بدل سکتی ہو۔اس کی زندگی میں تبدیلی لاسکتی ہو۔" حفظہ رندھی ہوئی آواز میں اسے سمجھارہی تھی۔وہ چپ رہی۔

"آپ کے لئے یہ کہنا آسان ہے مگر آپ سب کیا جانیں یہ کرنا کس قدر مشکل ہے۔میں کس اذیت میں ہوں' کون جانے۔ابھی تک تو میں یہ بھی نہیں

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

جان سکی کہ آپ کے بھائی کی نظروں میں میرا اصل مقام کیا ہے۔ابھی تک تو میں صرف اس کے لئے ایک ضد ہی ہوں۔صرف ایک انتقام ہوں۔نہ جانے میرا اصل مقام کیا ہے۔ابھی تک تو میں اس کو وقتی سکون پہنچانے والی جیتی جاگتی لاش ہوں۔" وہ بہت منفی انداز میں سوچ رہی تھی۔آج جس جس طرح لوگوں نے اس کے اور باری کے متعلق کرید کرید کر پوچھا تھا اس سے اس کے اندر کا اشتعال بہت بڑھ گیا تھا۔اس کے اندر کی لڑکی کا ڈوب مرنے کو جی چاہ رہا تھا۔وہ کچھ بھی نہیں تھی مگر اب بدنام ہوچکی تھی۔یہ دکھ ہی بہت بڑا تھا' بہت اذیت دے رہا تھا۔

"کتنے عرصے بعد ہم نے اس کی نظروں میں وہی پرانی جوت دیکھی ہے۔وہی عزت' وہی احترام دیکھا ہے اس کی آنکھوں میں جو کبھی یہاں آنے پر وہ ہمیں دیا کرتا تھا۔وہ بدل سکتا ہے اگر تم کوشش کرو تو..." عصمہ بھی کہہ رہی تھی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"کیسے کوشش کروں؟ اگر ضد کی بجائے کوئی اور جذبہ ہوتا تو شاید میں اپنی ذات کی اتنی بے توقیری اور عزت نفس کی اس قدر پامالی برداشت بھی کرلیتی مگر اب یہ دُکھ ہی کم نہیں ہوتا کہ میں صرف ایک ضد تھی۔چاہے جانے کی خواہش کسے نہیں ہوتی اور یہاں تو ایک لفظ بھی نہیں سوائے بے عزتی کے۔ ہر شوق' ہر لگن' ہر خواہش ہی مرگئی ہے۔اب تو اپنا آپ ایک بُت کی مانند لگتا ہے جس سے عبدالباری صرف اور صرف اپنے نفس کی خواہش پوری کرتا ہے ورنہ درمیان میں تو کچھ بھی نہیں۔" آج کے تجربے نے اسے بہت دُکھی اور آزردہ کردیا تھا۔کچھ کہنے سے خود کو پھر بھی باز رکھا تھا۔

وہ سب کچھ دیر مزید بیٹھی تھیں۔عبدالباری کمرے میں داخل ہوا تو وہ تینوں اسے شب بخیر کہہ کر کمرے سے نکل گئی تھیں۔وہ تکیہ درست کرکے دراز ہوگئی۔نماز وہ لباس بدلتے ہی پڑھ چکی تھی اب صرف سونے کی خواہش تھی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"کیا مصیبت ہے' اس گھر میں پرائیویسی نام کی کوئی چیز ہی نہیں... جسے دیکھو دندناتا ہوا کمرے میں گھسا ہوا ہے۔" کوٹ اتار کر بیڈ پر اُچھالتے وہ سخت غصے میں تھا۔آنکھیں کافی سُرخ ہورہی تھیں شاید باہر کسی سے کوئی بات ہوئی تھی' وہ یہی اندازہ لگاسکی۔چپ چاپ اسے دیکھے گئی جس کے نزدیک اس کے وجود کی اہمیت دو کوڑی کی بھی نہیں تھی۔پھر وہ کس بنیاد پر اس سے کچھ پوچھتی یا توجہ دیتی حتیٰ کہ کچھ پل گزرنے کے بعد وہ بھی بستر پر آگیا تھا۔

"تم نے اتنی جلدی لباس بدل لیا' میرا انتظار بھی نہ کرسکیں۔" اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر وہ کہہ رہا تھا۔وہ کتنے دنوں سے یہ سب برداشت کررہی تھی۔جب سے نکاح ہوا تھا اس کی یہی روٹین تھی

مگر آج کے تجربے نے اندر نس نس میں اُترتی اذیت اور اشتعال نے اس کا ذہن بدل دیا تھا۔پہلے وہ اس کے ہاتھ نہیں روکتی تھی مگر اب اس کے ہاتھ برداشت نہیں ہوتے تھے۔سارے وجود میں تکلیف کی لہر اُترتی چلی گئی تھی۔وہ

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

بستر پر بیٹھ کر اس پر جھکا تھا۔اسے اپنے بازوؤں کے حصار میں لینا چاہتا تھا' لہجہ یکسر بدل گیا تھا' آنکھوں میں واضح طلب سی اُتر آئی تھی۔

"چھوڑو مجھے... اپنے غلیظ' ناپاک ہاتھ نہیں لگاؤ مجھے۔" شاید اب ضبط کا پیمانہ چھلک گیا تھا۔اب وہ اپنے وجود کی مزید توہین برداشت نہیں کرسکتی تھی۔ بپھرے ہوئے انداز میں اس کے ہاتھوں کو جھٹک دیا تھا۔

"کیا بکواس کرتی ہو تم..." یوں ہتک آمیز انداز میں اپنے ہاتھ جھٹکے جانے پر وہ بھی برداشت نہیں کرپایا تھا۔وہ بستر سے اترنے لگی تھی' اس نے فوراً بازو پکڑ کر دھکیلا تھا۔

"کہاں جارہی ہو...؟ یہ کیا تماشا ہے... یہاں لیٹو..." اسے کھینچ کر بستر پر گرایا تھا۔رابیل کا تن بدن سلگنے لگا۔

"تماشا کیا ہوتا ہے تم کیا جانو... سارے عالم میں میری ذات کا اشتہار لگوا کر تم مجھے تماشے کا لفظ سُنارہے ہو۔" آج رابیل کا ہر انداز ہی نرالا تھا۔وہ حیران

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

تھا۔جب احتجاج کرنے کا وقت تھا تب وہ چپ چاپ سب سہہ گئی تھی اور اب۔

"رابیل! بند کرو اپنی بکواس..." وہ آہستہ آواز میں چیخا تھا۔شاید اسے گھر میں موجود مہمانوں اور لوگوں کی پروا تھی جب کہ رابیل کو اب کسی کی بھی پروا نہیں تھی۔

"کیوں کروں اپنی بکواس بند... میں کہہ رہی ہوں چھوڑو مجھے... اپنے ناپاک ہاتھوں کو صرف اپنے تک محدود رکھو... اتنے دنوں سے سہہ رہی ہوں یہ تذلیل' اب برداشت نہیں کروں گی۔" وہ اونچی آواز میں چیخی تھی' ساتھ ہی آنسو بھی بند توڑ کر باہر نکل آئے تھے۔رابیل نے عبدالباری کی مضبوط چٹانی گرفت سے اپنا بازو چھڑانے کی کوشش بھی کی تھی۔

"آہستہ بولو... ورنہ حلق سے سانس کھینچ لوں گا... اسی لئے میں اس گھر میں رہنے کے حق میں نہیں تھا... جانتا تھا تمہیں اور شہہ مل جائے گی۔ویسے بھی

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

اس گھر میں تمہارے بہت خیر خواہ ہیں..." رابیل کے منہ پر اپنا کھردرا ہاتھ رکھ کر وہ غرایا تھا۔رابیل صرف بے بس چڑیا کی طرح پھڑپھڑا سی گئی۔آنسو ٹوٹ ٹوٹ کر دائیں بائیں گرنے لگے۔عبدالباری نے اس کے منہ سے ہاتھ اٹھایا تو وہ اسے پیچھے دھکیل کر بستر سے اتری۔

"بہت برداشت کرلیا ہے میں نے... اب نہیں کروں گی۔انسان ہوں' بُت نہیں... کیا سمجھ رکھا ہے تم نے مجھے... اف میرے خدا! اتنی تذلیل' اتنی توہین... کوئی تقدس ہی نہیں تمہارے نزدیک اس رشتے کا... اصل پاکیزگی کیا ہوتی ہے تم جیسے نفس پرست' رشوت خور انسان کیا جانیں... تم نے مجھے بے غیرتوں کی طرح گھر کی چاردیواری سے نکال کر چوراہے میں سرعام برہنہ پا کھڑا کردیا اور میں چپ رہی' خاموش ہوگئی... صرف اس لئے کہ تم ضد پر اترے ہوئے ہو' اگر میں نے کچھ کہا تو رہا سہا بھرم بھی ختم ہوجائے گا مگر آج جو تذلیل لوگوں کی نظروں میں' میں نے دیکھی ہے' جو باتیں میرے

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

کانوں نے سُنی ہیں اور جو نظریں میرے وجود نے برداشت کی ہیں' وہ میں مزید نہیں سہہ سکتی... ختم کرو اپنا یہ کھیل..."

"چٹاخ..." ابھی وہ مزید کچھ کہنا چاہتی تھی کہ عبدالباری کا زناٹے دار تھپڑ اس کے نرم و نازک رُخسار کو سُلگا گیا تھا۔اس کی بولتی ایک دم بند ہوئی تھی۔

"شٹ اپ... بہت کرلی تم نے اپنی بکواس... اب ایک لفظ مزید نہیں سُنوں گا... بیوی ہو تم میری... یہ ذہن میں رکھو! کوئی غلط لفظ نہیں سنوں گا..." اس کا انداز مالکانہ حقوق کے نشے میں ڈوبا ہوا تھا۔"میں نے کبھی تم پر ہاتھ نہیں اٹھایا' اب بھی صرف تمہاری بکواس کا نتیجہ ہے... آئندہ ایسی بکواس کی تو زبان گدی سے کھینچ لوں گا..." اس کا بازو تھام کر اسے بستر کی جانب دھکا دیا تھا' اس طرح کہ وہ منہ کے بل بستر پر جاگری تھی۔وہ شدت سے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تھی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"کیوں کروں اپنی بکواس بند... کیا ہے ہمارے درمیان' صرف ضد... جب خاص کچھ ہے ہی نہیں تو کیوں برداشت کروں یہ سب... صرف ایک ضد تھی میں تمہارے لئے... اب تمہاری تحویل میں' تمہاری دسترس میں ہوں... فاتح ہو تم' میرے وجود پر ملکیت کا جھنڈا گاڑھے روز جشن مناتے ہو تم... نہ جانے کیا ثابت کرنا چاہتے ہو تم... میں یہ سب سہہ لیتی' سب برداشت کرلیتی اگر تمہارے نزدیک میرے وجود کی نہیں میرے کردار کی کوئی اہمیت ہوتی۔ محبت نہ سہی' احترام کا جذبہ ہی ہوتا... وفا اور یقین کا نہ سہی' اس رشتے کا تقدس ہی پامال نہ کرتے تم... مگر... تم تو انتہائی بدنیت و بدفطرت انسان ہو... تم پر تو تھوکا جاسکتا ہے کبھی گلے نہیں لگایا جاسکتا..."

رُخسار آگ کی طرح دہک رہا تھا جب کہ زبان شعلے اُگل رہی تھی۔نرم و نازک روئی جیسے رُخسار کی اسکن سُرخ ہوچکی تھی۔انگلیوں کے نشان بہت واضح تھے۔ وہ منہ کے بل ابھی بھی دراز تھی' سب کہہ رہی تھی۔کوئی خوف' کوئی ہراس

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

دامن گیر نہیں تھا۔عبدالباری کچھ دیر لب بھینچے کھڑا سُنتا رہا' پھر آگے بڑھ کر سائیڈ پر رکھے جگ سے گلاس میں پانی بھرا تھا۔

"لو یہ پانی پی لو..." وہ اب بالکل خاموش تھی۔اس پکار پر بھی سر نہیں اٹھایا تھا شاید سب الفاظ ختم کرچکی تھی۔اندر اُٹھنے والا طوفان اپنی طغیانی سمیٹ کر مدھم پڑچکا تھا۔وہ اس کے قریب بیٹھا تھا' ہاتھ سے اس کا رُخ سیدھا کیا تھا۔ آنکھیں قاتل ہورہی تھیں۔چہرے پر اپنی بے رحمی کے نشان دیکھ کر نہ جانے اندر کیا کچھ ہوا تھا۔

"پانی پی لو..." گلاس اس کے ہونٹوں کے قریب لے جاتے نرمی سے کہا تھا۔

"مجھے نہیں پینا..." اس نے سختی سے جھٹکنا چاہا تھا' عبدالباری نے دوسرے ہاتھ سے اس کا بازو تھام لیا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"میں نخرے اٹھانے یا زبانی کہنے والوں میں سے نہیں ہوں' عمل کرنے والوں میں سے ہوں' سو چپ چاپ پانی پی لو ورنہ..." نرم لہجہ اگلے ہی پل پھر سخت و کرخت ہوگیا تھا۔رابیل نے عجیب نظروں سے دیکھا تھا پھر گلاس ہونٹوں سے لگالیا۔سانس اکھڑ رہی تھی سو پانی پینا مجبوری تھی۔

"گڈ گرل..." وہ فتح مندی سے مسکرایا تھا۔رابیل نظریں پھیر گئی پھر خالی گلاس سائیڈ پر رکھ کر وہ لائٹ آف کرکے بستر پر آگیا تھا۔ہاتھ بڑھا کر اسے پھر اپنی تحویل میں لے لیا تھا۔اس دفعہ کوئی مزاحمت نہیں ہوئی تھی شاید چیخ کر' رو کر وہ اپنے دل کا غبار نکال چکی تھی یا پھر اس کے اندر لڑنے کی ہمت ہی اس قدر کم تھی۔

...☆☆☆...

وہ اسکول میں تھی جب عبدالباری کا فون اس کے لئے آیا تھا' تین دن سے وہ گھر نہیں آیا تھا۔کوئی فون' کوئی اطلاع تک نہ تھی۔اس نے پتہ کروایا تھا

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

فرقان بھائی سے تو معلوم ہوا کہ وہ اس شہر میں بھی نہیں ہے' کہاں ہے کسی کو کچھ علم نہیں۔اس کی طرف سے ایک فطری سی پریشانی بہرحال تھی۔وہ اردو کا پیریڈ لے رہی تھی جب اطلاع ملی تھی۔وہ سب چھوڑ چھاڑ فون سُننے آفس میں آگئی تھی۔

"عبدل کا فون ہے۔" بابا اسے ریسیور تھماکر آفس سے نکل گئے تھے۔

"ہیلو..." وہ کرسی پر بیٹھ گئی تھی۔

"رابیل! میں نے گھر فون کیا تھا تو پتہ چلا کہ تم اسکول میں ہو۔" بغیر سلام و دعا کے وہ اس کی آواز پہچانتے ہی کہہ رہا تھا۔

"بس گھر میں فارغ تھی اسی لئے چلی آئی۔" اس نے بے تاثر لہجے میں بتایا۔

"اچھی بات ہے... مزاجِ یار میں کچھ تو تبدیلی آئے گی۔" دوسری طرف سے دل جلایا گیا تھا۔وہ سُلگ سی گئی۔کچھ سخت کہنے سے بمشکل زبان کو روکا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"کیسے فون کیا؟" تین دن سے کوئی رابطہ نہ تھا اسی لئے اصل مقصد کی طرف آگئی۔لہجے میں ایک واضح تلخی تھی جسے شاید وہ بھی نوٹ کر گیا تھا۔

"کیوں... بغیر کسی وجہ کے میں تمہیں فون نہیں کرسکتا... نصف بہتر ہو تم میری۔"

"اچھا اتنی جلدی یاد آگیا کہ ہمارے درمیان ایسا کوئی رشتہ بھی ہے... مزید کچھ اور بھی یاد ہے کہ نہیں..." اس نے تلخی سے پوچھا تھا جب کہ اَنا بلبلا رہی تھی کہ چپ رہو مگر نہ جانے کون سا احساس تھا جو یہ سب اُگلوا گیا تھا۔شاید آنکھ سے آنسو بھی بہنے لگے تھے۔آج کل اپنی بے وقعتی اور توہین کا احساس ہر احساس پر حاوی ہونے لگا تھا۔

"خیریت بیگم صاحبہ! اتنی مرچیں کیوں چبا رہی ہیں..." عام انداز میں دونوں بات کرنا جیسے جانتے ہی نہ تھے۔دوسری طرف سے بھی وہی انداز اختیار کیا گیا تھا۔وہ مزید سُلگ گئی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"اگر واقعی ہمارے درمیان ایسا کوئی رشتہ ہے تو پھر پوچھ سکتی ہوں کہ تم اس وقت کہاں سے فون کررہے ہو اور تین دن سے کہاں تھے؟ کوئی اطلاع' کوئی خبر نہیں یہاں سب' خاص طور پر بڑی امی کس قدر پریشان ہیں۔بار بار مجھ سے پوچھ چکی ہیں مگر مجھے کچھ علم ہوتا تو میں بتاتی۔مجھے تو ابھی تک یہ نہیں علم کہ کیا اوقات ہے میری؟ کیا حیثیت ہے میری؟ بتانے سے اگر تمہاری کوئی توہین ہوتی تھی تو کم از کم کوئی اطلاع ہی کردی ہوتی یا پھر کوئی نشان ہی چھوڑا ہوتا کہ دوسروں کو خوامخواہ شرمندگی برداشت نہ کرنا پڑتی... مانا کہ یہ نئی بات نہیں مگر رشتے بدلنے سے اوقات کار اور عادات و فرائض بھی بدل جاتے ہیں۔کاش اتنا تو جان لیا ہوتا..." وہ جانتی تھی اس بے حس پر کچھ اثر نہیں ہوگا مگر پھر بھی سب کہہ گئی تھی۔دوسری طرف وہ مسکرایا تھا۔

"یہ ہر وقت تمہیں اپنی حیثیت کی کیوں فکر رہتی ہے۔اپنے نام تو تمہیں لکھواچکا ہوں' بابا نے ولیمہ کرواکے لوگوں کو بتادیا ہے' اب کس بات کی

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

گنجائش ہے۔اگر اطلاع نہ دینے کا صدمہ ہے تو جب جارہا تھا اس وقت خاموش رہنے کی بجائے پوچھ لیتیں تو علم ہوجاتا۔بہرحال امی سے فون پر بات کرچکا ہوں۔تمہیں فون اس لئے کیا ہے کہ رات آٹھ بجے تک تیار رہنا' ایک جگہ دعوت ہے۔کوئی اچھا سا لباس زیب تن کرلینا۔سوگ کی حالت میں نہ دیکھوں تمہیں میں..." اسے کسی بھی خاطر میں نہ لائے اپنی کہے جارہا تھا۔رابیل کا جی چاہا کہ ایک لمحے کی تاخیر کئے بغیر فون بند کردے یعنی کوئی وقعت ہی نہیں تھی اس کے رونے کی عبدالباری کی نظروں میں۔نرا پتھر تھا وہ۔

"کیسی دعوت...؟ کس نے انوائٹ کیا ہے؟"

"چند دوستوں نے مل کر انوائٹ کیا ہے... شادی کے سلسلے میں دعوت دی ہے۔کتنے دنوں سے کہہ رہے تھے' میں فارغ نہیں تھا۔آج رات فراغت ہی فراغت ہے سو ہامی بھرلی۔تم اچھی طرح ڈریس اپ ہوجانا۔میں تمہیں پک

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

کرلوں گا۔" وہ چپ چاپ سُنتی رہی جب کہ دل اندر ہی اندر دعوت کا پس منظر اور دینے والوں کے متعلق جان کر سخت کبیدہ خاطر ہوا تھا۔

ایک دو باتیں اس نے مزید کی تھیں پھر فون بند کردیا۔دعوت میں جانے کا نہ ہی اسے شوق تھا اور نہ ہی کوئی اشتیاق۔عبدالباری پر جب اعتبار و بھروسہ ہی نہیں تھا تو اس کے دوست جائیں بھاڑ میں... اس نے نہ جانے کا پکا ارادہ کرلیا تھا۔وہ دنیاداری میں اپنا آپ برباد نہیں کرسکتی تھی' خاص طور پر مردوں کے سامنے جانے سے اسے ہمیشہ ایک چڑ سی ہوتی تھی۔

گھر آکر اس نے گھروالوں سے دعوت کے متعلق بالکل ذکر نہیں کیا تھا۔ آمنہ اس کی بچپن کی دوست تھی' اکثر دونوں ایک دوسرے کے گھر آتی جاتی رہتی تھیں۔بھابی کو اس نے راضی کرلیا تھا' شام ہوتے ہی تیار ہوکر

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

دونوں آمنہ کے گھر آگئی تھیں۔دو گھنٹے سکون سے گزرے تھے' واپسی میں گھر چلنے کی بجائے اس نے ڈرائیور کو شاپنگ سینٹر چلنے کو کہا تھا۔

"اس وقت... بھلا یہ کون سا وقت ہے۔ایک تو تم بے وقت گھر سے نکلی ہو اب یہ بے وقت کی شاپنگ... کل کرلینا۔" بھابی نے منع کیا تھا۔

"نہیں بھابی! مجھے آج ہی شاپنگ کرنی ہے' میرے پاس جو لباس ہیں وہ باری کو پسند نہیں۔کسی دعوت میں چلتے ہوئے سو' سو باتیں سُننا پڑتی ہیں۔اولڈ فیشن کہہ کر ہر لباس میں سو' سو کیڑے نکالے جاتے ہیں۔یہ کام میں آج ہی نمٹانا چاہتی ہوں۔" اس نے عبدالباری کا نام لے کر بھابی کو لاجواب کردیا تھا۔بس وہ کچھ وقت مزید سکون سے گزارنا چاہتی تھی۔موبائل اپنا آف کرچکی تھی' بھابی کا موبائل اس نے ساتھ لانے ہی نہیں دیا تھا یہ کہہ کر کہ ایک ہی کافی ہے۔ سو عبدالباری کی طرف سے چند گھنٹے سکون سے گزرے تھے۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

واپسی میں انہوں نے آئس کریم کھائی تھی' گھر لوٹتے لوٹتے بھی گیارہ کا وقت ہو گیا تھا۔جیسے ہی گاڑی رکی سامنے ہی بڑی امی پریشانی سے ٹہلتے مل گئیں۔

"کہاں رہ گئی تھیں تم دونوں...؟" چھوٹتے ہی انہوں نے پوچھا تھا۔

"خیریت..." انہیں اس قدر پریشان دیکھ کر بھابی نے پوچھا تھا۔

"رابیل! تمہیں عبدل نے کسی دعوت میں چلنے کو کہا تھا نا... پھر تم گھر سے کیوں نکلیں۔تمہاری غیر موجودگی میں اس نے زمین و آسمان ایک کردیا تھا۔ دو گھنٹے انتظار کرکے ابھی نکلا ہے' کتنی بار تمہارے موبائل پر بھی ٹرائی کرتا رہا ہے وہ آف کیا ہوا تھا تم نے۔" وہ متفکر لہجے میں پوچھ رہی تھیں۔

"میرے پاس ان کی شایانِ شان کپڑے نہیں تھے اسی لئے شاپنگ کرنے نکل گئی تھی بس کچھ دیر ہو گئی۔" وہ خود پر کوئی اعتراض نہیں لینا چاہتی تھی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"عبدل بہت غصے میں تھا۔وہ سمجھ رہا تھا کہ تم جان بوجھ کر گھر سے نکلی ہو۔ اب آئے تو آرام سے بات کرنا۔تمہیں اس کے غصے کا اندازہ تو ہے نا..." وہ اسے سمجھا رہی تھیں۔

"وہ کب غصے میں نہیں ہوتا... اپنے گریبان میں جھانکنے کے بجائے دوسروں کو ہی لتاڑنے پر تلا ہوا ہے۔خود تو تین دن بعد گھر آیا ہے' یہ تک نہیں بتایا کہ گیا کہاں تھا۔اب مجھ پر غصہ آرہا ہے' ہاں جان بوجھ کر میں گئی تھی۔ بہت برداشت کرلیا اس کی حاکم طبیعت کو' اب نہیں کروں گی۔آئے تو بتا دیجئے گا اسے..." غصہ تو اصل میں اسی بات کا تھا' جو منہ میں آیا کہہ دیا۔کوئی بھی پروا نہ کی کہ بڑی امی یا بھابی کیا کہیں گی۔عبدالباری کے روم میں جانے کے بجائے اپنے کمرے میں آگئی جو کبھی شادی سے پہلے اس کے استعمال میں تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"جی حضوری کر کے نواب زادے کو سر چڑھایا ہوا ہے۔ پہلے ہی کنٹرول کیا ہوتا تو یہ دن تو نہ دیکھنے پڑتے۔" الٹا سیدھا سوچتے اس نے تمام شاپنگ بیگز بیڈ پر اُچھال دیئے۔ بھوک بہت شدت سے محسوس ہو رہی تھی' بالکل نظرانداز کئے وضو کر کے جائے نماز پر کھڑی ہو گئی۔

صبح نو بجے کے قریب وہ کمرے سے باہر نکلی تھی۔ بھوک سے برا حال تھا' کچن میں آکر اپنے لئے کھانا نکالا تھا۔ بھابی اس کے انداز دیکھ کر خاموش رہیں۔ وہ خاموشی سے ناشتہ کرتی رہی۔

"بہت دیر تک آج تم سوتی رہی ہو... عبدل کتنی مرتبہ تمہارا پوچھ چکا ہے۔" وہ چائے پی رہی تھی جب بھابی نے اطلاع دی تھی۔ وہ چونک گئی۔

"وہ آفس نہیں گیا ابھی تک..." وہ دل ہی دل میں سوچ کر رہ گئی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"جب اوکھلی میں سر دیا تو پھر موصل سے کیا ڈرنا۔" آخری گھونٹ حلق میں اتار کر وہ کمرے میں چلی آئی۔ عبدل کی دروازے کی طرف پشت تھی' وہ فون پر کسی سے مخاطب تھا۔

"نہیں بتاتا تو تم زبان کاٹ دو اس کی... چمڑی ادھیڑ دو' اس کے فرشتے بھی بتائیں گے۔ مجھے ہر حال میں اس کی زبان کھلی چاہیئے... چند گھنٹوں کے اندر اندر' ورنہ میں تم لوگوں کے ہاتھ سلامت رہنے کی گارنٹی نہیں دوں گا۔ انڈراسٹینڈ!"

اتنا وحشیانہ لب و لہجہ تھا' دو ٹوک انداز میں ایک خاص تحکم لپٹا ہوا تھا۔ وہ لرز کر رہ گئی۔ اس کا یہ نیا رُوپ اس کے سامنے تھا۔ فون بند کر کے وہ پلٹا تھا۔ اسے کمرے میں دیکھ کر رک گیا۔

"اوہ... تو آ گئیں رابیل صاحبہ!" وہ اس کے مقابل آکھڑا ہوا۔ "کہیے کیسی گزری رات..." وہ خاموش رہی۔ "کل جب میں نے کہہ دیا تھا کہ تم مجھے ہر

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

حال میں تیار ملو تو پھر گھر سے کیوں نکلیں...“ دیکھنے کا انداز بھی نہایت سفاک و وحشیانہ تھا۔

”بس میرا دل نہیں چاہتا تمہارے ساتھ کہیں بھی جانے کو۔“ اس نے سادہ لہجے میں پراعتماد انداز میں کہا تھا۔عبدل کا جی چاہا کہ کھینچ کر اسے طمانچہ رسید کردے۔

”تم یہ بکواس اس وقت بھی کرسکتی تھیں جب میں نے فون پر اطلاع دی تھی۔“ یہ پوچھتے ہوئے اس کا غصہ آسمان کو چھورہا تھا جب کہ وہ اسے کسی بھی خاطر میں نہیں لارہی تھی۔

”ہاں دے سکتی تھی اگر یہ یقین ہوتا کہ تم میرے انکار کو مان جاؤ گے جب کہ اس کے برعکس تم یہ کرتے کہ رات کو لے جانے کے بجائے تم مجھے ضد اور انتقام میں آکر اسی وقت اسکول سے لے جاتے... اور میں تمہارے ساتھ کہیں بھی نہیں جانا چاہتی تھی۔“

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

”رابیل! تم... تم‘ کیا چیز ہو تم۔کیا سمجھتی ہو خود کو۔“ وہ اس وقت عبدالباری کے غصے سے ذرا بھی مرعوب دکھائی نہیں دے رہی تھی اور اس وقت اسے یہی بات سب سے زیادہ چبھ رہی تھی۔اس نے رابیل کو جھنجوڑ ڈالا تھا۔”میرے سامنے بڑے بڑوں کی زبانیں بند ہوجاتی ہیں اور تم ہو کہ...“

رابیل کو لگا اس کے کندھے عبدالباری کے ہاتھوں سے کٹ جائیں گے۔

”میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ میں تمہاری زرخرید نہیں ہوں... بیوی سمجھتے ہو تو بیوی کی طرح رکھو۔طوائف یا بازاری عورت نہیں ہوں جو تمہارے یا تمہارے دوستوں کے دل بہلانے کا سامان کروں۔میری اپنی بھی ایک ذات ہے‘ پسند اور ناپسند کے معیار ہیں جو تمہاری سرگرمیاں اور حرکتیں ہیں ویسے ہی انداز تمہارے دوستوں نے بھی اپنا رکھے ہوں گے۔جب تمہیں برداشت کرنا میرے لئے ناممکن ہے تو پھر اور لوگوں کو کیوں کروں... یہ بات میری

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

بجائے تمہیں سمجھنی چاہئے تھی۔" وہ اس کے ہاتھوں کو جھٹکتے کئی قدم دور ہٹتے بے خوفی سے کہہ گئی۔

"رابیل! تم میری نرمی کا ناجائز فائدہ اٹھارہی ہو..." عبدالباری کا بس نہیں چل رہا تھا کہ بے خوفی اور نڈر انداز میں چلتی رابیل کی زبان کو ایک لمحے میں کاٹ دے۔کب عادت تھی اسے ایسے لہجے سُننے کی اور اوپر سے رابیل کی باتیں... اس رات بھی اس کی زبان نے اسے آؤٹ کردیا تھا' اس وقت تو اور بھی بُرا حال ہورہا تھا۔

"بس رابیل بیگم... اب کسی بُھول میں مت رہو۔بہت ڈھیل دی ہے میں نے تمہیں۔اس گھر میں تمہیں لے کر رہنے پر راضی صرف اس لئے ہوا تھا کہ مجھے امی کی محبت مار گئی تھی لیکن اب تمہیں اس گھر میں رکھنا بہت بڑی غلطی ہوگی اور مجھے غلطیاں کرنے کی عادت نہیں... کہنے کے بجائے عمل کرتا ہوں۔سمیٹ لو اپنی چیزیں اور چلو یہاں سے..." عبدالباری نے رابیل کا بازو

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

تھام کر الماری کی طرف دھکیلا تھا۔وہ دیوار کا سہارا لے کر خود کو گرنے سے بمشکل بچاسکی تھی۔

"میں کہیں نہیں جاؤں گی... تم مجھے کہیں نہیں لے جاسکتے۔" پہلی دفعہ اس وقت اس کا لہجہ لڑکھڑایا تھا۔

"اچھا..." عبدالباری چند ثانیے تک دیکھتا رہا تھا۔عبدالباری کے تیور ان لمحوں میں رابیل کو ناقابل فہم لگے تھے۔

"ٹھیک ہے۔تم کوئی چیز نہیں لینا چاہتی تو نہ سہی... یوں ہی سہی... چلو آؤ..." اس نے اس کی کلائی تھام لی تھی۔

"اب نہیں باری! اس دفعہ نہیں... چھوڑو مجھے..." اس نے اپنا بازو چھڑانے کی سخت کوشش کی تھی مگر بری طرح ناکامی ہوئی تھی۔مقابل کی گرفت فولاد کی مانند سخت تھی۔وہ اسے لے کر باہر نکل آیا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"باری...! پلیز... زبردستی نہیں کرو..." وہ پوری جان سے چیخی تھی۔راستے میں بھابی مل گئیں۔اس وقت امی اور بابا اسکول میں تھے اور فرقان بھائی آفس میں۔

"کہاں لے جارہے ہو عبدل تم رابیل کو؟" رابیل کو روتے' چیختے اور عبدل کو اسے کھینچ کر لے جاتے دیکھ کر بھابی ایک دم شاکڈ سی آگے بڑھی تھیں۔

"ہٹ جائیے بھابی آپ سامنے سے... یہ سمجھتی ہے میں بہت گھٹیا ہوں... اس گھر کی چاردیواری کے علاوہ یہ میرے ساتھ کہیں بھی محفوظ نہیں... اور اب میں اسے دکھانا چاہتا ہوں کہ میں کس قدر گھٹیا ہوں... اور کس حد تک گر سکتا ہوں۔" عبدالباری کا انداز کسی بھی احساس و رحم سے عاری سفاک و زہر خند تھا' بھابی کچھ بھی نہ سمجھ سکیں۔رابیل پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تھی۔

"معاملہ کیا ہے...؟" انہوں نے مداخلت کی تھی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"بہت شوق ہے اسے خود کو طوائف اور بازاری عورت بنوانے کا' اسے اس کی اوقات اور اپنی زندگی میں کیا مقام ہے' بتانے لے جارہا ہوں... امی آئیں تو بتادیجئے گا میں اسے اپنے ساتھ اپنے گھر لے گیا ہوں..." ایک زہر بھری نظر رابیل پر ڈال کر وہ پھر اس کی کلائی کھینچتا اپنے ساتھ گھسیٹتا آگے بڑھ گیا تھا۔

"عبدل... بات سنو' پلیز... رکو..." بھابی پیچھے آوازیں دیتی رہ گئی تھیں مگر اس نے کان نہیں دھرا تھا۔اسے گاڑی میں دھکیل کر زن سے گیٹ سے گاڑی نکال کر لے گیا تھا۔

...☆☆☆...

کتنے دنوں سے رابیل کی طبیعت خاصی خراب تھی۔کچھ بخار تھا' زکام نے الگ حالت خراب کررکھی تھی اور اوپر سے وقت بے وقت کے چکر... یہاں آکر وہ صرف بیمار ہوکر رہ گئی تھی۔عبدالباری نہ صرف اسے یہاں لے کر آیا تھا

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

بلکہ باہر کی دنیا سے جیسے ہر طرح کا تعلق ہی ختم کردیا تھا۔قید' بیماری' اذیت و تنہائی کی سزا کیا ہوتی ہے وہ اب سمجھ سکی تھی۔عبدالباری کو اس کی دن بدن بگڑتی حالت کا ذرا احساس نہیں تھا۔سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھ کر اندھا بن جاتا تھا۔کتنی دفعہ اس کی موجودگی میں وہ چکرا گئی تھی مگر مجال ہے جو پتھر پگھلا ہو۔گھر سے امی' بابا' فرقان بھائی' بھابی وغیرہ سب ہی کتنی دفعہ آچکے تھے' ہر ایک نے اپنی طرف سے بھرپور کوشش کی تھی کہ معاملے کو سلجھا سکیں لیکن عبدالباری ان کی بات کیا سُنتا بلکہ اس نے تو ان کو رابیل سے بھی ملنے نہیں دیا تھا۔وہ ایک قیدی بن کر رہ گئی تھی۔وہ اپنے سارے افسرانہ حربے شاید اسی پر آزمانا چاہتا تھا۔

عبدالباری کے کچھ دوست آئے ہوئے تھے' وہ ان کے ساتھ ڈرائنگ روم میں تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"پہلی دفعہ تم یہاں نہیں تھے اور کچھ گڑبڑ ہوگئی تھی۔تمہارے محکمے نے بہت تنگ کیا ہوا ہے' ہر چوکی پر روک کر تفتیش شروع کردیتے ہیں۔اس دفعہ ذرا خود دیکھو کون لوگ ہیں وہ... باس کا بھی یہی حکم ہے۔" تنویر کہہ رہا تھا' اس نے ایک نظر اس پر ڈالی اور بریف کیس پر جو کہ نوٹوں سے بھرا میز پر رکھا تھا۔

"ٹھیک ہے... تم باس سے کہہ دینا کام ہوجائے گا' میں خود جانچ پڑتال کرلوں گا۔کوئی مسئلہ نہیں ہوگا۔" بریف کیس بند کرکے باری نے ایک طرف رکھ دیا تھا۔تنویر مسکرادیا۔

"مجھے یقین تھا تم انکار نہیں کروگے۔یہ تو صرف ایڈوانس ہے' باقی رقم کام ہونے کے بعد ہوگی۔جو چاہو گے ملے گا۔تم تو یاروں کے یار ہو... باس بڑی تعریفیں کرتا ہے تمہاری۔بڑا مقام ہے تمہارا۔"

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

عبدالباری کے چہرے پر صرف ایک پل کو مسکراہٹ آئی تھی پھر معدوم ہوگئی۔رابیل جو ادھر یوں ہی آنکلی تھی' دروازے پر ہی ٹھٹک گئی۔یہ چہرے اس کے لئے بالکل اجنبی تھے' فیصلہ نہ کرپائی کہ کیا کرے' اندر جائے یا نہیں۔

"عبدالباری! سُنا ہے یار شادی کرلی ہے تم نے۔بڑے بے مروت نکلے'ولیمے کے لڈو تک نہ کھلائے۔ایک راز کی بات ہے' سُنا ہے لڑکی بڑی اعلیٰ نسل کی چنی ہے تم نے' ایک دفعہ ماجد نے ذکر کیا تھا کہ تم خوار ہورہے ہو کسی کے لئے مگر یقین نہیں آیا تھا' تم اس ٹائپ کے ہو بھی نہیں... کہیں یہ وہی لڑکی تو نہیں..." جبار پوچھ رہا تھا جو تنویر کے ساتھ ہی آیا تھا۔عبدالباری کے ماتھے پر اس کے ذکر سے کچھ بل اُبھرے تھے مگر واضح نہ ہوسکے۔

"ہوں..." وہ صرف ہنکارا بھرسکا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"تمہارے وکیل سے پچھلے دنوں مڈبھیڑ ہوئی تھی۔اسی نے انکشاف کیا تھا' نکاح کے کاغذات پہلے بنوائے تھے اور شادی بعد میں کی تھی... ویسے بڑے تیز نکلے تم تو۔بڑے پائے کا عشق کیا ہے تم نے۔ہم تو تمہیں خشک مزاج ہی سمجھتے رہے۔جہاں کہیں کسی لڑکی کا ذکر آیا تم یوں پہلو بچاکر نکلے کہ کبھی جانتے ہی نہ ہو اس جماعت کو اور اب... سچ کہوں تمہاری اس عشق والی شادی نے بڑا حیران کیا ہے۔" جبار نے مزید کہا تھا' اب کے عبدالباری کی پیشانی کی لکیریں بہت واضح تھیں۔

"ویسے یار! دیدار تو کرواؤ' دیکھیں تو سہی کون ہے وہ حور شمائل... جس نے ہمارے یار کے دل کو فتح کرلیا ہے۔یوں ہوش اڑائے ہیں کہ اب اسے یاروں کی بھی یاد نہیں آتی... اگر کبھی فون کریں تو ریسیو نہیں کرتے..."

رابیل کو اس شخص کی باتیں ناقابل برداشت لگ رہی تھیں۔صرف اور صرف عبدالباری کا ردعمل دیکھنا چاہتی تھی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"یار عبدالباری! بلواؤ تو سہی... سنا ہے اسی گھر میں رکھا ہوا ہے تم نے اسے بھی۔بڑی خوب صورت ہے وہ اور تو اور وہ تمہارے..."

"بس..." عبدالباری جو اتنی دیر سے خاموش تھا ایک دم صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ہاتھ اٹھا کر جبار کو روک دیا تھا۔وہ کچھ مزید بکواس کررہا تھامگر عبدالباری کی چنگھاڑ پر الفاظ حلق میں ہی اٹک گئے تھے۔

"میں اتنی دیر سے اگر تمہاری بکواس سن رہا ہوں تو صرف اس لئے کہ مجھے پچھلی دوستی کا لحاظ ہے ورنہ میری بیوی کے متعلق ایک بھی بات کہنے والے کی اس وقت یہاں لاش تڑپ رہی ہوتی۔" عبدالباری نے آگے بڑھ کر جبار کا گریبان پکڑلیا تھا جب کہ وہ وہیں ہونٹوں پر ہاتھ رکھے ہکا بکا رہ گئی۔باری کا ردعمل اس کی توقع کے برعکس تھا۔

"وہ قانونی و شرعی طور پر میری بیوی ہے۔میں نے اسے جیسے بھی حاصل کیا وہ تمہارا نہیں میرا مسئلہ ہے۔آئندہ میرے سامنے آتے ہوئے سو مرتبہ

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

سوچنا..." لہجے میں سفاکی ہی سفاکی تھی۔جبار ہراساں ہوگیا تھا۔عبدالباری کا ردعمل بہت شدید اور غیرمتوقع تھا۔

"یار کیا کرتے ہو... ناسمجھ ہے یوں ہی کہہ گیا ہے... اب چھوڑو بھی۔" صورت حال خراب ہوتے دیکھ کر اس کا دوست تنویر آگے بڑھا تھا۔

"تو پھر لے جاؤ اسے' آئندہ یہ مجھے نظر نہ آئے۔سمجھا لینا اسے اگر اس نے میرے متعلق کوئی الٹی سیدھی بکواس کی نا تو زندہ رہنے کی گارنٹی نہیں دوں گا۔" اسے جھنجوڑ کر پیچھے دھکیل دیا تھا۔وہ صوفے پر جاگرا تھا۔عبدالباری کی آنکھوں میں خون اترا ہوا تھا۔رابیل کو لگا وہ کسی بھی لمحے ان لوگوں پر گولی چلادے گا' وہ اتنا ہی وحشی تھا۔وہ سہم کر پیچھے ہٹ گئی تھی۔اسے حقیقتاً عبدالباری سے بہت خوف محسوس ہوا تھا۔

"تم کول ڈاؤن رہو... آئندہ ایسی کوئی بات نہیں ہوگی۔یہ تمہیں نظر نہیں آئے گا۔" تنویر اس کے تیور دیکھ کر اسے بہلارہا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"تم جاؤ یہاں سے اور اسے بھی لے جاؤ۔" اس نے ہاتھ اٹھا کر کہا تھا اور رخ بھی بدل گیا تھا۔ تنویر' جبار کو لے کر باہر نکل گیا تھا۔

وہ کمرے میں ابھی بھی اسی طرح ساکت سی بیٹھی ہوئی تھی' پاؤں نیچے لٹک رہے تھے دونوں ہاتھ گود میں تھے۔ وہ اضطراری انداز میں کبھی ہونٹ کاٹنے لگتی تو کبھی انگلیاں مروڑنے لگتی۔ وہ مسلسل

باری کے متعلق ہی سوچ رہی تھی۔ وہ جیسا بھی تھا' وہ جو بھی کرتا رہا تھا' اس کا جو بھی رویہ تھا' جو بھی عادات و اطوار اور سرگرمیاں تھیں ان سب کے برعکس اس نے آج جو بھی دیکھا اور سُنا تھا وہ قطعی مختلف تھا۔ دل اس حقیقت پر یقین کرنے کو تیار نہیں تھا کہ عبدالباری کے دل میں اس کا تھوڑا بہت احترام موجود ہے۔ وہ تو سوچے بیٹھی تھی کہ یہ شخص ہر جذبے' ہر احساس سے عاری ہوچکا ہے مگر اب...

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

آنسو آہستہ آہستہ اس کے رخساروں پر بہہ نکلے تھے۔ وہ رونا نہیں چاہتی تھی' خاص طور پر عبدالباری کے لئے تو کبھی بھی نہیں مگر اب اسے اپنے اوپر اختیار نہیں رہا تھا۔ کچھ دیر قبل دیکھا جانے والا واقعہ پوری جزئیات کے ساتھ اس کے دل و دماغ پر اپنے نقش چھوڑ گیا تھا۔

عبدالباری کمرے میں داخل ہوا تو ایک دم نظر ٹھٹکی' وہ بے حس و حرکت دونوں پاؤں نیچے لٹکائے دونوں ہاتھ گود میں رکھے بستر پر بیٹھی آنسو بہا رہی تھی۔

"کیا ہوا...؟ اب کون مر گیا ہے جس کا سوگ منا رہی ہو۔" وہ اس کے قریب آیا تھا۔ الفاظ تھے کہ پتھر' رابیل کے آنسوؤں میں روانی آگئی۔

"اگر ماں باپ کا سوگ منا رہی ہو تو جتنا عرصہ انہیں مرے ہوئے ہوا ہے اس میں انسان خود بخود سنبھل جاتا ہے۔" وہ مسکراتے ہوئے اس کے زخموں کو کرید رہا تھا۔ وہ دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپا گئی۔ نہ جانے کون کون سے دکھ یاد دلا رہے تھے۔ عبدالباری دونوں گھٹنے زمین پر ٹیک کر دوزانو اس کے سامنے

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

بیٹھا تھا۔وہ شدت سے رو رہی تھی۔پورا وجود ہل رہا تھا' جب عبدالباری نے اس کے چہرے سے ہٹا کر دونوں ہاتھوں کو اپنے فولادی ہاتھوں میں مضبوطی سے تھام لیا تھا۔

"اگر اس بات کا سوگ منا رہی ہو کہ میں مر کیوں نہیں رہا تو میری جان! تم صرف اپنی جان کو نقصان میں ڈال رہی ہو۔میں اتنی جلدی اور آسانی سے نہیں مروں گا...ابھی تو مجھے اپنا بہت سارا گھٹیا پن اور کالے کرتوت تمہیں دکھانے ہیں... ابھی سے کمزور پڑنے لگی ہو۔ابھی دیکھا ہی کیا ہے تم نے۔ شاباش... سوگ منانا بند کرو' کچھ آنسو سنبھال کر رکھو شاید دنیا کو دکھانے کے لئے ہی سہی میری میت پر بہانے پڑجائیں..." رابیل کے ہاتھوں کو ہونٹوں سے چھوتے ہوئے دلکش انداز میں یوں ہی تھامے چہرہ اوپر کرتے وہ مسکرا رہا تھا۔موت اس کے لئے صرف ایک مذاق تھی' وہ اور ٹوٹ ٹوٹ کر روئی تھی۔اس وقت وہ اپنی کیفیت خود بھی سمجھنے سے قاصر تھی۔دل پر اختیار سا

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

اٹھتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔مزید ستم یہ تھا کہ وہ بالکل سامنے بیٹھا کتنے قریب تھا۔عبدالباری کی سانسوں کی گرماہٹ' ہاتھوں کی حدت اور لمس اس کے وجود کو پگھلائے دے رہا تھا۔عجیب بے قراری نے آلیا تھا۔

"بند کرو یہ تماشا... میں ان آنسوؤں سے پگھلنے والا نہیں ہوں۔اگر تم یہ سوچنے بیٹھی ہو کہ میں تمہارے ڈرامے سے متاثر ہو کر تمہیں واپس اسی گھر میں لے جاؤں گا تو یہ تمہاری سخت بھول ہے۔عبدالباری ابھی اتنا کمزور نہیں ہوا کہ پانی کے ان قطروں میں بہہ جائے... کنٹرول کرو خود پر۔" درشتی سے اسے ڈانٹتے اس نے اسے کندھوں سے جکڑتے جھنجوڑ ڈالا تھا۔پھر اسے پیچھے دھکیل کر اٹھ کر وارڈروب کی طرف بڑھا۔

"کیا پکایا ہے تم نے؟" کپڑے نکالنے کے بعد وہ کھانے کی بابت پوچھ رہا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

وہ بمشکل سر اٹھا پائی تھی۔آنکھیں قاتل رنگ ہو رہی تھیں اوپر سے بہتے آنسو کسی قیامت سے کم نہ تھے۔وہ نفی میں سر ہلا گئی تھی۔کتنی کمزور لگ رہی تھی وہ اس وقت۔آنکھوں کے گہرے نین کٹورے مقابل کو چاروں شانے چت کردینے کو کافی تھے۔دل کو کچھ ہوا تھا شاید... سخت خول چٹخا تھا شاید... وہ جھنجلا کر آگے بڑھا تھا۔لباس بستر پر پھینک کر وحشیانہ انداز میں اس کا بازو تھام کر مقابل کھڑا کیا تھا۔

"کہا ہے نا... بند کرو یہ ناٹک... ابھی زندہ ہوں' جب مرجاؤں تو تب جتنا چاہے جی بھر کر رولینا تم... رابیل جانم! ابھی تمہارا ہنسنا اور رونا صرف اور صرف میری مرضی سے ہوگا... سمجھیں تم..." وہ اس پر حلق کے بل چیخا تھا۔

"باری... میرے دل کو کچھ ہورہا ہے... مجھے اپنے جسم سے اپنی روح نکلتی لگ رہی ہے۔پلیز... باری...!" وہ اس کے سینے پر سر رکھ کر اور شدت سے

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

ضبط کھو بیٹھی تھی۔یہ پہلا موقع تھا کہ اس نے خود آگے بڑھ کر باری کی قربت اختیار کی تھی' وہ بھی اس حالت میں جب کہ جسم بخار سے پھنک رہا تھا۔

باری ان لمحوں میں کچھ بھی تو نہیں سمجھ پارہا تھا اور نہ ہی سمجھنا چاہتا تھا بس کبوتر کی طرح آنکھیں بند کرلینا چاہتا تھا۔رابیل کی یہ دیوانگی اس کی قربت اور خودسپردگی کا یہ انداز بالکل نیا تھا۔بہت کچھ کہتا ہوا تھا۔رابیل کے نرم و نازک وجود کی مہک اتنی دلکش و سحر طاری کرنے والی تھی کہ وہ اپنے اندر کے اشتعال اور غصے کو دباتے ہوئے اس کے گرد حصار کھینچ بیٹھا تھا۔رابیل کا وجود کتنا گرم تھا' ایسے لگ رہا تھا کہ جیسے آگ دہک رہی ہو۔

"باری پلیز! مجھے کھلی ہَوا میں جانے دو... باری! دیکھو... ورنہ میرا دم گھٹ جائے گا۔" اس کی شرٹ کو دونوں ہاتھوں سے دبوچے وہ اپنے اختیار میں بھی نہیں لگ رہی تھی۔آنسوؤں کی نمی عبدالباری کے سینے میں ایک ٹھنڈک سی اتارتی جارہی تھی حتیٰ کہ لمحوں میں اس کا موڈ کافی بحال ہوا تھا' یکسر بدلا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

”ہوں... تم اپنا حلیہ درست کرو پھر چلتے ہیں باہر۔“ وہ جب سے اسے لے کر یہاں آیا تھا پہلی بات نرمی سے کی تھی۔اس نے بہت نرمی سے اسے خود سے جدا کیا تھا۔

رابیل خود بھی اپنی کیفیت سمجھنے سے قاصر تھی۔یہ صرف آج کا واقعہ دیکھ کر نہیں ہوا تھا' کتنے دنوں سے یہی حالت ہورہی تھی۔کئی بار وہ یوں ہی چھوٹی چھوٹی باتوں پر بلاوجہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگ جاتی تھی۔شاید آج کل بخار اور زکام رہنے لگا تھا اسی وجہ سے حوصلہ کم پڑتا جارہا تھا اوپر سے اس پر جان چھڑکنے والے پیارے بھی اس سے دور تھے۔عبدالباری کا سرد رویہ الگ اس کی روح کو گھائل کئے دے رہا تھا۔آج وہ کتنے دنوں بعد یوں ٹوٹ کر مہربان ہوا تھا۔دل کو ایک سکون سا ہوا تھا۔

عبدالباری' رابیل کو لے کر پہلے شاپنگ سینٹر گیا تھا وہاں سے چھوٹی موٹی چیزیں لی تھیں پھر وہ اسے لئے ریسٹورنٹ میں آگیا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

”کیا لوگی...؟“ مینو دیکھتے ہوئے اس نے چپ چپ سی افسردہ رابیل سے پوچھا۔وہ نفی میں سر ہلا گئی۔عبدالباری خود ہی مینو لکھوانے لگا۔

تھوڑی دیر بعد کھانا سرو کردیا گیا تھا۔

عبدالباری روسٹ پر طبع آزمائی کررہا تھا جب کہ رابیل تھوڑی سی بریانی پلیٹ میں ڈالے کھارہی تھی۔ابھی اس نے چند لقمے ہی لئے تھے جب اسے زبردست ابکائی آئی تھی۔وہ منہ پر ہاتھ رکھے ایک دم اٹھی تھی۔

”کیا ہوا...؟“ اسے تیر کی طرح اٹھتے دیکھ کر عبدالباری حیران ہوا تھا۔وہ جواب دینے کی پوزیشن میں نہیں تھی۔اردگرد نظر دوڑائی کچھ سمجھ نہ آئی کہ کیا کرے جب کہ اب اسے منہ بھر کر قے آئی تھی۔وہ ہاتھ منہ پر رکھنے کے باوجود خود کو سنبھال نہ سکی فوراً زمین پر گرسی گئی تھی۔باری ایک دم اٹھا تھا' اردگرد کی ٹیبلز پر موجود افراد اور ہوٹل کی سروس بھی متوجہ ہوگئی تھی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"کیا ہوا ہے... کچھ تو بتاؤ..." رابیل کا وومٹنگ سے برا حال تھا جب عبدالباری نے اسے کندھوں سے تھام کر سہارا دیا تھا۔

"باری...!" رابیل نے اس کی شرٹ دبوچی تھی جب کہ گرفت انتہائی سخت تھی کہ حد نہیں۔وہ سخت متوحش ہوا۔

"رابیل...!"

"باری..." وہ حواس کھوچکی تھی شاید تکلیف ناقابل برداشت تھی۔

"رابیل..." وہ دیوانوں کی طرح اس پر جھکتے چیخا تھا وہ ہوش میں کہاں تھی جو جواب دیتی۔وہ پاگلوں کی طرح اسے جھنجوڑنے لگا۔

"فوڈ پوائزنگ..." اس کے ذہن میں سب سے پہلے یہی بات آئی تھی۔

"رابیل اٹھو... آنکھیں کھولو... رابیل..." اس کی نبض کو دیکھتے اس کو اپنا بھی کچھ ہوش نہیں تھا' ایسے لگ رہا تھا کہ جیسے جسم سے جان نکل رہی ہو۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

وہ اسے کسی قیمتی متاع کی طرح فوراً بازوؤں میں سمیٹتے ہوئے باہر بھاگا تھا جب کہ رہ رہ کر یہی خیال آرہا تھا کہ ہوٹل کے کھانے میں ضرور کچھ غلط ہو گا۔

اسپتال کے کوریڈور میں سخت بے چینی و بے قراری سے ٹہلتے ہوئے .بہت فکرمند تھا۔ویسے تو ڈاکٹر نے چیک اپ کے بعد تسلی دی تھی مگر اسے سکون نہیں آرہا تھا۔رابیل کو کسی اور روم میں لے جایا گیا تھا اور ابھی تک وہ روم میں ہی تھی۔نہ جانے وہ حواس میں تھی یا نہیں' وہ یکسر لاعلم تھا۔وہ لیفٹ اینڈ رائٹ کرتے پلٹا تھا جب کمرے سے اس کا بلاوہ آگیا تھا۔وہ فوراً اندر داخل ہوا تھا' رابیل بستر پر لیٹی ہوئی تھی۔آنکھیں بند تھیں' ڈرپ لگی ہوئی تھی۔ابھی بھی حواس میں نہیں تھی جب کہ ایک فیمیل ڈاکٹر اپنی ٹیبل پر موجود تھی۔

"ڈاکٹر! خیریت؟" وہ صرف اتنا ہی پوچھ سکا تھا۔ڈاکٹر کے ہونٹوں پر ایک رسمی سی مسکراہٹ آگئی تھی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"یس... آپ اتنے پریشان کیوں ہیں... شی از آل رائٹ۔" اسے کچھ سکون ملا تھا' ایک گہری سانس لی تھی۔"لگتا ہے بہت محبت کرتے ہیں اپنی بیوی سے آپ۔" ڈاکٹر کے ہونٹوں پر اگرچہ پیشہ ورانہ مسکراہٹ تھی مگر انداز چھیڑنے والا تھا۔وہ ہنس دیا۔نظر بلاارادہ اس پر ٹھہر گئی' جو بے خبر تھی۔اسے آج تک یہ نہیں معلوم ہوسکا تھا کہ اسے رابیل کی اتنی چاہ و طلب کیوں ہے۔ دل بس اسے دیکھ کر اتنا پرسکون کیوں ہوجاتا ہے۔محبت جیسی لغویات پر اسے کبھی یقین نہیں تھا بس ہمیشہ دل کو یہی باور کرایا تھا کہ وہ اس کی ضد ہے۔محبت کی کتنی اہمیت ہوتی ہے؟ اس حقیقت کا اندازہ اسے اس وقت ہوا تھا جب ولیمے کی رات رابیل نے محبت کی بات کی تھی۔الفاظ اگرچہ ڈھکے چھپے تھے مگر مفہوم واضح تھا اور اب جو ڈاکٹر کہہ رہی تھیں وہ حیران کن تھا۔

"کیا ہوا انہیں... ان کی طبیعت اتنی خراب کیوں ہوئی... کہیں کوئی فوڈپوائزنگ کا مسئلہ تو نہیں؟"

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"نہیں... شی از پریگننٹ۔" ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے بتایا تھا۔

وہ منہ کھولے ہکا بکا رہ گیا۔اس پوائنٹ تک تو اس کی رسائی ہی نہیں ہوئی تھی۔

"کیا..." وہ کئی ثانیے تک حرکت بھی نہ کرسکا۔"دوبارہ کہیے آپ کی بات کا کیا مطلب ہے...؟" وہ بے یقین تھا۔وہ کیا سمجھا تھا اور معاملہ کیا نکلا تھا ورنہ وہ تو ہوٹل کی انتظامیہ کی درگت بنانے کا سوچ رہا تھا۔اور یہاں...

"آپ اتنے شاکڈ کیوں ہورہے ہیں... آئی ایم رائٹ... شی از ریئلی پریگننٹ۔ یوں سمجھیے کہ آپ باپ بننے والے ہیں۔"

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

عبدالباری نے آنکھیں بند کرلی تھیں۔ان لمحوں میں نہ جانے کیا ہوا تھا' کیفیت یکسر بدل رہی تھی۔انکشاف اگرچہ حیران کن تھا مگر بے پناہ خوش کن تھا۔فرطِ انبساط سے وہ ہونٹوں پر ہاتھ رکھ گیا۔

"پہلا کیس ہے ان کا اسی لئے آپ کی وائف بہت ویک ہورہی ہیں۔فرسٹ ٹائم ہوجاتا ہے ایسے۔چند ماہ تک یہ کنڈیشن رہے گی پھر ٹھیک ہوجائیں گی۔ کمزوری سے یہ بے ہوش ہوگئی ہیں' ڈرپ لگادی ہے۔اس وقت یہ ٹرینکولائزر کے زیراثر پرسکون ہیں۔ان کا بی پی بہت لو ہورہا تھا اور بخار بھی کافی زیادہ تھا۔تین' چار گھنٹے بعد ڈرپ اتاردی جائے گی' کچھ میڈیسن ہیں' منگوالیں... ان کی صحت کا بہت خیال رکھیں۔ٹینشن وغیرہ سے تو بالکل دور رکھیں۔کوشش کریں یہ خوش رہا کریں... صبح تک فارغ ہوجائیں گی پھر آپ انہیں گھر لے جائیے گا۔"

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

مطلوبہ میڈیسن والا پرچا اسے تھماکر مزید ہدایات جاری کیں اور پھر کمرے سے رخصت ہوگئیں۔وہ بستر کی طرف آگیا۔

ایک گھنٹہ پہلے وہ کافی تکلیف میں تھی اور اب کیسی پرسکون نیند سورہی تھی۔

"رابیل..." اس کا ہاتھ پکڑ کر وہ کرسی کھینچ کر اس کے قریب ہی بیٹھ گیا تھا جب کہ رات کافی گہری ہوگئی تھی۔

...☆☆☆...

وہ اسے لے کر گھر آگیا تھا' امی بابا کے پاس۔دن پر لگا کر گزرنے لگے تھے' سب کچھ جیسے ایک دم ٹھیک ہوگیا تھا۔عبدالباری' اس کا رویہ' انداز و اطوار' سب کچھ یکسر بدل گیا تھا۔سب ہی اس کی اس کایاپلٹ پر بہت خوش تھے' بے پناہ خیال رکھنے لگے تھے۔رابیل کے لئے یہ سب کچھ حیران کن تھا مگر کبھی کبھار وہ الجھن کا شکار ہوجاتی تھی۔کوئی طنز' کڑوی کسیلی بات' کوئی زور و زبردستی' کچھ بھی باقی نہیں رہا تھا۔وہ اس کے رویوں کی عادی ہوچکی تھی' اب

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

یہ انداز ہضم نہیں ہورہے تھے۔وہ بہت حلیم و مہربان سا انسان بن گیا تھا۔ حتیٰ کہ اسی حالت میں دو ماہ پر لگا کر گزر گئے تھے۔

آج رات وہ کتنے دنوں بعد گھر لوٹا تھا' جہاں وہ یکسر بدلا تھا اس کی یہ عادت نہیں بدلی تھی بغیر کچھ بتائے غائب ہوجانے والی۔رات کے اس پہر سب ہی اپنے کمروں میں سونے جاچکے تھے۔رابیل کو نیند نہیں آرہی تھی۔بستر پر کروٹیں بدل رہی تھی' جب اس کی گاڑی کا ہارن سنائی دیا تھا۔وہ اٹھ بیٹھی۔کچھ دیر بعد وہ کمرے میں داخل ہوا تھا' اسے جاگتے ہوئے دیکھ کر چونکا تھا۔

"تم سوئی نہیں..." گھڑی دیکھتے ہوئے اس نے پوچھا تھا۔رات کے بارہ بج رہے تھے۔وہ بستر کی طرف آگیا۔وہ جب بھی گھر لوٹتا تھا کافی گرم جوشی کا مظاہرہ کرتا تھا۔آج کچھ بھی نہ تھا۔رابیل جو عادی ہوچکی تھی' کچھ حیران ہوئی تھی۔جواباً صرف سر ہلادیا جب کہ دل چاہ رہا تھا کہ کچھ بھی خیال کئے بغیر اس سے الجھ پڑے۔وہ اتنے دنوں سے کہاں تھا؟ کیوں تھا؟ یہ جاننا اس کا حق تھا

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

مگر وہ مصلحتاً خاموش تھی۔عبدالباری نے بستر کے قریب ہی کھڑے کھڑے ٹوپی' بیلٹ اور اوپری قمیص اتار کر بستر پر پھینکی تھی۔وہ کافی حد تک ٹینس لگ رہا تھا۔چہرے پر جامد تاثرات رقم تھے۔وہ کچھ بھی نتیجہ اخذ نہ کرسکی۔ شرٹ اتارنے کے بعد وہ وارڈروب سے لباس نکالنے لگا تھا۔

"کھانا کھائیں گے؟" وقت تو کھانے کا نہیں تھا مگر پوچھ گئی۔

"نہیں' میں کھا آیا ہوں... تم سوجاؤ۔آرام کرو۔" وہ پرسکون تھا مگر وہ چونک گئی تھی' اتنا ٹھہرا ہوا لہجہ کبھی بھی نہیں' کچھ تشویش سے اسے دیکھا تھا۔ وہ کپڑے لے کر باتھ روم میں چلا گیا تھا۔اس نے اٹھ کر اس کی ٹوپی' بیلٹ اور شرٹ اتار کر ان کی جگہ پر رکھیں پھر بستر کے کنارے ہی ٹک کر اس کا انتظار کرنے لگی۔کچھ دیر بعد وہ نہاکر نکلا تھا۔

"تم ابھی تک نہیں سوئیں... طبیعت خراب ہوجائے گی تمہاری۔" وہ پریشانی سے گویا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"پوچھ سکتی ہوں کہ اتنے دن جناب کہاں رہے جب کہ آفس سے بھی چھٹی لی ہوئی تھی۔"

وہ تولیے سے بال رگڑ رہا تھا جب اس نے پوچھا تھا۔وہ تولیہ صوفے پر پھینک کر بستر پر آگیا۔

"یہیں تھا اسی شہر میں... کچھ معاملات تھے۔دوسرے گھر پر ہی تھا۔"

"جھوٹ بول رہے ہیں آپ... کسے بہلارہے ہیں' مجھے یا خود کو... آپ اس شہر میں تھے ہی نہیں۔جب بھی اس گھر میں پتہ کروایا علم ہوا کہ جناب نے کئی دن سے ادھر قدم بھی نہیں رکھا۔آپ کے آفس اور گھر کے فرقان بھائی کتنے چکر لگاچکے ہیں۔کتنی مرتبہ آپ کے سیل' ہر جگہ ٹرائی کرچکی ہوں۔"

"تو پھر؟" رابیل کے یوں جرح کرنے پر اس نے کچھ تلخی سے پوچھا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"تو پھر یہ کہ میں جاننا چاہتی ہوں آپ کی اصلیت کیا ہے؟ اصل سرگرمیوں کا پس منظر کیا ہے؟ کن لوگوں کے لئے اور کیا کام کرتے ہیں آپ؟" وہ پہلے سے زیادہ بے خوف و نڈر ہوگئی تھی۔دو ٹوک انداز تھا۔

"تم اپنے کام سے کام رکھا کرو... ہر وقت ادھر ادھر ٹانگیں مت اڑایا کرو۔ آئندہ اس گھر سے وہاں کوئی بھی نہیں جائیگا... بیچ دیا ہے میں نے وہ گھر... اب میرا وہاں سے کوئی تعلق نہیں...

میں کیا کرتا ہوں اور کیا نہیں' تمہارے لئے یہ جاننا ضروری نہیں... سکون سے آرام سے اس گھر میں رہو ورنہ پھنسادوگی مجھے بھی... اور نہ جانے کیا چاہتی ہو تم..." قطعی لہجہ تھا' وہ لب کاٹ گئی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

”میرے لئے یہ سب جاننا بہت ضروری ہے... بیوی ہوں... حق رکھتی ہوں...“ اگلے ہی پل وہ پھر چوٹ کر گئی تھی۔عبدالباری کو بے پناہ غصہ آیا۔

”کیا چاہتی ہو تم... یہ جو میں اتنے دنوں بعد گھر لوٹا ہوں وہ بھی نہ آیا کروں...“ انداز خونخوار تھا۔وہ قطعی متاثر نہ ہوئی تھی جب کہ آج وہ کتنے دنوں بعد یہ پرانا مرنے مارنے والا انداز دیکھ رہی تھی۔

”یہاں سب کو ایک فکر ہوتی ہے... سب مجھ سے پوچھتے رہتے ہیں کہ کہاں ہوتے ہو تم... جب کہ میرے فرشتوں کو بھی تمہاری سرگرمیوں کا علم نہیں ہوتا... پھر میں انہیں کیا جواب دوں۔“

”کوئی نئی بات تو نہیں ہوئی جو سب فکرمند ہوتے ہیں... مجھے میرے حال پر چھوڑ کیوں نہیں دیتے۔“

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

”کتنے بے حس اور بے ضمیر ہیں آپ باری‘ ذرا بھی احساس نہیں کسی کا حتیٰ کہ اپنی آنے والی اولاد کا بھی نہیں۔“ اس کی آواز رندھ گئی تھی۔عبدالباری اب کے کچھ بھی نہ بول سکا۔

”تین دن پہلے بڑے بابا کی طبیعت اچانک سخت خراب ہوگئی تھی سو آپ کا پتہ کروایا تھا۔آفس سے علم ہوا کہ چھٹی پر ہیں اور باقی جگہوں پر بھی کوئی نام و نشان نہیں تھا... آپ کی ذات پر صرف تنہا آپ کا حق تو نہیں... صرف یہ انداز اپنا کر خود اپنی ذات کو ٹارچر تو نہیں کررہے... زبردستی ہی سہی کوئی اور بھی آپ کے سفر میں ہم راہ ہے۔ابھی تو میں تنہا ہوں‘ کل کو ایک اور وجود آجائے گا... پھر کیا کروں گی‘ کبھی تو دیکھ لیا کریں... اس پہلو سے بھی سوچ لیا کریں۔“ اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئی تھیں۔وہ کیا کہنا چاہتی تھی‘ سمجھانے کے اصل مقصد کے پیچھے کیا کارفرما تھا‘ وہ بغور دیکھے گیا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

”جن لوگوں کے لئے آج آپ کام کرتے ہیں... جن کی خاطر آپ اس وطن کی جڑیں کھوکھلی کررہے ہیں‘ کبھی یہ اندازہ لگایا ہے وہ کون ہیں؟ ان کا دین ایمان کیا ہے؟ روپے کی ہوس اتنی نہیں ہونی چاہئے کہ انسان جائز و ناجائز‘ حلال و حرام‘ صحیح اور غلط کا فرق بھی نہ جان پائے۔جس طرح ہر کلمہ گو مسلمان نہیں‘ ہر انسان انسان نہیں ہے۔یہ حقیقت مت بھولیں‘ ایک نہ ایک دن انسان کو مرنا بھی ہے‘ دنیا کے بادشاہوں کے سامنے نہیں۔کل کائنات کے رب کے سامنے جواب دہ ہونا ہے۔اس دن یہ ساتھی‘ یہ غلط کاریاں‘ یہ حلقۂ احباب کسی کام نہیں آئیں گے حتیٰ کہ نصیحتیں کرنے والے‘ رو رو کر دعائیں مانگنے والے‘ ساری ساری رات آپ کی فکر میں دبلے ہونے والے ماں باپ اور یہ دنیاوی رشتے بھی کام نہیں آئیں گے۔اگر اس دن کچھ کام آئیں گے تو وہ انسان کے اپنے اعمال ہیں۔اس دن بتائیں آپ جیسے لوگ کیا کریں گے۔ جب دونوں ہاتھوں سے خالی ہوں گے‘ ہاتھوں میں گناہوں کی ایک لمبی

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

فہرست کے سوا کچھ نہیں ہوگا۔“ اتنی سی عمر میں سوچ اس حد تک پختہ وراسخ تھی۔سمجھانے کا انداز کتنا سحر طاری کرنے والا تھا‘ وہ کچھ جوش اور کچھ جذبے سے سب کہتی گئی تھی۔دل نشین لہجہ سماعتوں میں جیسے رس گھولتا گیا تھا۔وہ جو یک ٹک اسے دیکھ رہا تھا اس کے اس طرح سراپا سوال بننے پر مسکرادیا تھا۔وہ اور چڑ گئی تھی۔

”پتہ نہیں کیسے بے حس انسان ہیں... میں ہی پاگل ہوں جو پتھر سے سر پھوڑ رہی ہوں۔“ وہ بڑبڑاکر بستر سے اترنے لگی تھی۔اس نے اس کا ہاتھ تھاما تھا۔ اس نے خونخوار ہو کر دیکھا۔

”کیا ہے...؟“ لہجہ اس سے زیادہ خونخوار تھا۔

”جب میں قیامت کے روز دونوں ہاتھوں سے خالی ہوں گا نا تو کہوں گا یہ جو لڑکی ہے یہ میری بیوی ہے... زبردستی ہی سہی اپنے نکاح میں لیا تھا‘ اگر میں نے دنیا میں کوئی نیک کام کیا ہے تو وہ یہی ہے۔بھئی ماں پر ہی بچے

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

جاتے ہیں' ماں جیسی ہوگی اولاد بھی ویسی ہوگی' کل قیامت کے دن تمہارا سر بلند ہوگا۔ نیک صالح بیوی بھی اس کا بڑا انعام ہوتی ہے۔" حد ہے اس پر تو رابیل کے کچھ سمجھانے کا بھی اثر نہیں ہوا تھا۔ ہاتھ کھینچ کر ایک دم موڈ میں آیا تھا۔ آنکھیں شرارت پر آمادہ تھیں۔

"باری پلیز... میں اب یہ سب برداشت نہیں کروں گی۔ اولاد کی اصل شناخت ماں نہیں ہوتی باپ ہوتا ہے۔ باپ کا کردار اور اعمال اسے تربیت دیتے ہیں۔" عبدالباری کی باتوں سے رابیل کا دماغ بھی بھنا گیا تھا۔ آج اس کا یہ موڈ فیصلہ کن تھا۔

"آج فیصلہ ہوگا... یا تو اپنی سرگرمیاں ترک کردیں یا پھر مجھے چھوڑ دیں۔ میں آپ جیسے کرپٹ' دھوکے باز' غدارِ وطن کے ساتھ کبھی زندگی نہیں گزار سکتی... ساری زندگی رونے سے بہتر ہے آج ہی فیصلہ کرلیں۔" اپنا ہاتھ کھینچتے ہوئے وہ پہلے سے زیادہ اشتعال میں تھی۔ باری مسکرادیا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"رابیل میری جان! یہ ہمیشہ تم کا صیغہ استعمال کرنے والی زبان کو اب کچھ عرصے سے کیا ہوگیا ہے۔ اب مجھے "آپ" کا یہ صیغہ ہضم نہیں ہورہا... اتنا ادب' رابیل ڈیئر' اتنا احترام۔ او مائی گاڈ... پلیز چیک مائی ہارٹ پلیز۔ کہیں فیل ہی نہ ہوجائے۔" وہ اپنے موڈ میں واپس آچکا تھا۔ وہ جو سر کھپارہی تھی دیکھتی رہ گئی۔ کتنے دنوں کی سنجیدگی و خاموشی کی ردا چھٹ گئی تھی۔ وہ لب کاٹنے لگی۔ وہ اس کا ہاتھ اپنے سینے پر رکھ چکا تھا۔ رابیل کے ہاتھ کے نیچے عبدالباری کا دل تھا جو خوب صورت لے میں دھڑک رہا تھا۔ وہ نظریں پھیر گئی۔

"چھوڑیں مجھے..." خوامخواہ جھنجلانے لگی جب کہ وہ مخمور لہجے میں کہہ رہا تھا۔

"اے رابیل... آج یہ دل کا مکین کتنے دنوں بعد لوٹا ہے' کچھ نظرِ کرم نہیں کروگی... یہ لہجہ' یہ انداز چھوڑو۔ یہ تو زندگی کے ساتھ چلتا رہتا ہے۔ کچھ ایسا خاص ہو کہ دل و روح سیراب ہوجائے۔" وہ

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

لفظوں کا کھلاڑی پل میں اسے پانی پانی کر گیا تھا۔اس کے اندر باہر ایک ہلچل سی مچا گیا تھا۔وہ روہانسی ہو گئی۔

"اللہ ہی آپ جیسے بندوں سے نمٹے..." سارا اعتماد' ساری جرأت عبدل کی ایک نگاہ کی نذر ہو گئی تھی۔اب تو صرف بے بسی و لاچاری باقی تھی۔

"آئی لو یو... رئیلی آئی لو..." عبدل کی سرگوشیانہ آواز اس کے کان کے قریب گونجی تھی۔اس نے آہستگی و نرمی سے اس کے گرد گھیرا تنگ کیا تھا' جیسے وہ بہت قیمتی شے ہو۔بلور کی مانند نازک و حساس۔

...☆☆☆...

ناشتہ سجا کر کمرے میں لوٹی تو عبدل ابھی بھی بے خبر تھا۔

"باری اٹھیے... ناشتہ تیار ہے۔" اسے ہلا کر وہ جلدی جلدی کمرے کی چیزیں سمیٹنے لگی۔وہ اٹھنے کی بجائے کروٹ بدل کر پھر غافل ہو گیا تھا۔ڈریسنگ کی

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

چیزیں درست کر کے بیڈ کے قریب آئی تو عبدل کے موبائل کی بپ بجنے لگی۔ایک نظر گہری نیند میں غرق عبدل پر ڈال کر اس نے موبائل اٹھالیا۔

"توبہ ہے... سونا ہوتا ہے تو ساری دنیا کی خبر بھول جاتے ہیں۔اگر ریسیو کرلوں تو پھر جان کو آجانا ہے۔" عبدل پر کچھ اثر نہ تھا۔وہ بڑبڑا رہی تھی۔

"عبدالباری اچھا نہیں کیا تم نے ہمارے ساتھ۔" یس کا بٹن پش کر کے وہ ابھی ہیلو بھی نہ کہہ پائی تھی جب کوئی اجنبی مردانہ آواز سنائی دی تھی۔وہ لب سی گئی۔

"ہمارے اعتماد' ہمارے بھروسے کا ناجائز فائدہ اٹھایا ہے تم نے۔سب کچھ کرنے کے بعد اب ہم سے تعلق توڑ کر تم سکون سے نہیں جیو گے... قبر کی تاریکیوں میں نہ پہنچایا تو کہنا۔زندگی کا گھیرا تنگ کردیں گے ہم تم پر... پانچ کروڑ بہت بڑی رقم ہوتی ہے۔تم نہ سہی اور بکنے والے بہت ہیں۔تم سمجھتے ہو کہ رقم' گھر' گاڑی اور دوسری آسائشیں واپس کر کے ہم سے کٹ

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

گئے ہو۔اگر تم ہمیں دھوکہ دے رہے تھے تو اناڑی ہم بھی نہیں تھے۔ہمارے پاس بھی تمہاری ایک ایک حرکت' ایک ایک ملاقات کی نہ صرف فوٹوگرافس موجود ہیں بلکہ آج تک تم جو بھی ہمارے لئے کرتے رہے ہو ان سب کے واضح ثبوت ہیں ہمارے پاس بمعہ ویڈیو کیسٹس۔ہمارے راستے سے ہٹ جاؤ ورنہ نتائج کے ذمہ دار تم ہوگے... یہ آخری وارننگ تھی اب کوئی رعایت نہیں دوں گا..." وہ ساکت کھڑی تھی موبائل اسی طرح کان سے لگائے جب کہ فون کرنے والا فون بند کرچکا تھا۔

عبدالباری نے کروٹ بدلی' آنکھ کھلی تو بُت بنی رابیل پر ٹھہر گئی۔موبائل اس کے ہاتھ میں تھا۔وہ ٹھٹکا' کمبل ہٹاکر فوراً اٹھ کھڑا ہوا۔

"کیا بات ہے... ایسے کیوں کھڑی ہو... کس کا فون تھا؟" موبائل اس کے ہاتھ سے جھپٹنے والے انداز میں چھینتے ہوئے اس نے پوچھا تھا۔وہ اسے دیکھنے لگی' پہلے تو عبدالباری نے موبائل کی اسکرین دیکھی وہ آف تھی پھر اسے دیکھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"بتاتی کیوں نہیں' کس کی کال تھی؟" موبائل چیک کرنے سے پہلے اس نے پھر درشتی سے پوچھا۔وہ پھر بھی چپ رہی جب کہ چہرے کی رنگت سفید ہوچکی تھی۔وہ مس کالز اور ریسیو کالز چیک کرنے لگا تھا۔آخری ریسیو کال پر وہ ٹھٹکا۔

"میں نے تمہیں پہلے بھی وارن کیا تھا کہ میرا سیل ریسیو نہیں کرنا... میں... کیا بات ہوئی ہے۔" نمبر دیکھ کر وہ آپے سے باہر ہوگیا تھا۔وہ سہم کر پیچھے ہٹی۔کال کرنے والے کی گفتگو خاص طور پر دھمکی آمیز انداز اسے اپنے زیر اثر لئے ہوئے تھا اور اب عبدل کا لہجہ...

"کیا بات ہوئی ہے... اس قدر شاک میں کیوں ہو...؟ بتاؤ..." عبدالباری کی زیرک نگاہیں رابیل کی کیفیت لمحوں میں بھانپ گئی تھیں۔کندھوں سے تھام کر پوچھا تھا۔وہ نفی میں گردن ہلاگئی۔سمجھ میں نہیں آرہی تھی کہ کیا بتائے۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"کیا جاننا چاہتے ہیں مجھ سے... جس نے کال کی ہے اس سے پوچھیں یا خود سے۔" اس کے ہاتھوں کو جھٹک کر وہ صوفے پر جا بیٹھی۔ایک دم بہہ آنے والے آنسوؤں کو صاف کیا' عبدالباری پریشانی سے دیکھتے پاس آگیا۔

"پلیز رابیل بتاؤ... میں کچھ پوچھ رہا ہوں۔" وہ اس وقت بہت بے بس سا محسوس ہورہا تھا۔رابیل نے اسے مختصراً سب بتادیا۔وہ خاموشی سے سُنتا رہا' لب بھینچے' مٹھیوں کو کھولتے بند کرتے اس کی حالت دیکھنے کے قابل تھی۔

"اب تو بتادیں... یہ سب کیا ہے...؟کیا کررہے ہیں آپ؟ اور کون ہیں یہ لوگ...؟" وہ اس کے سامنے پھر آکھڑی ہوئی تھی۔

"بتادوں گا تمہیں بھی... بڑا شوق ہے تمہیں میرے ہر کام میں ٹانگ اڑانے کا... کروں گا تمہارا یہ شوق بھی پورا... ابھی کچھ دن انتظار کرلو۔" اسے ایک طرف ہٹا کر وہ باتھ روم میں جا گھسا تھا۔وہ اس کے الفاظ کو تولنے کی کوشش کرنے لگی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

وہ آفس میں تھا جب اس کا پرسنل سیل بج اٹھا تھا۔اس پر آنے والا نمبر بہت خاص تھا' وہ ایک دم چونک گیا تھا۔ارد گرد نظر ڈالی پھر فوراً باتھ روم میں گھس گیا۔کتنے دنوں سے اسے اس کال کا انتظار تھا اور آج انتظار ختم ہو گیا تھا۔

"ہیلو... ایس پی عبدالباری از اسپیکنگ!"

"سر... میں۔ارقم... ایک خاص اطلاع ہے..."

"ہاں بولو... میں سن رہا ہوں۔"

"سب حالات بہت بگڑ چکے ہیں' دشمنوں کو ہماری ساری پلاننگ کی خبر ہوچکی ہے۔حالات سازگار نہیں... وہ آپ کے متعلق کوئی ایکشن لینے کی سوچ رہے ہیں۔ان لوگوں کا نیٹ ورک اب سمٹنے لگا ہے... ہوسکتا ہے جلد ہی وہ کوئی

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

قدم بھی اٹھالیں۔آپ کو جلد ہی کوئی ایکشن لینا ہوگا ورنہ یہ ملک بہت خطرے میں ہے۔"

"ہوں... کوئی اور بات؟" اس نے پوچھا تھا۔

"یس سر! میں نے کچھ خاص نقشے تیار کئے ہیں وہ ہماری خاص رہنمائی کریں گے۔اس کے علاوہ کچھ بہت اہم ثبوت بھی ہاتھ لگے ہیں۔"

"تو پھر ٹھیک ہے... تم اپنی جگہ پر رہنا میں خود تم سے ملنے کی کوشش کروں گا۔میک اپ میں ہوں گا' کوڈ ورڈز کا استعمال کروں گا' خیال رکھنا۔اب فون بند کرو... میں کسی بھی وقت تم سے ملوں گا۔"

"یس سر..." دوسری طرف سے فون بند کردیا گیا تھا۔وہ روم میں آگیا۔اس کا بہت بڑا مسئلہ جیسے حل ہوگیا تھا۔اب اسے فائنل ایکشن لینے کی ضرورت تھی۔ساری کارروائی مکمل تھی۔اس نے خفیہ لاکرز میں سے ضروری ڈاکومنٹس

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

نکالے تھے انہیں اچھی طرح چیک کیا تھا' ایک فائل بنائی تھی' پھر لاکرز بھی بند کردیئے تھے۔

اب اسے ارقم سے ملنا تھا' کچھ سوچتے ہوئے وہ آفس سے نکل آیا۔ہاتھ میں ایک فائل تھی جو بہت ضروری تھی۔ارادہ اس کو گھر میں رکھنے کا تھا' گھر آیا تو رابیل لان میں پودوں کے ساتھ مصروف تھی۔اسے دیکھ کر سب کام چھوڑ چھاڑ مالی بابا کو چند ہدایات دے کر اس کی طرف آگئی۔خوب صورت سراپے میں ایک واضح تبدیلی باآسانی محسوس کی جاسکتی تھی۔عبدالباری کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آٹھہری تھی۔اسے دیکھ کر دل میں خودبخود ایک تراوٹ سی اترنے لگی تھی۔من چاہی' باکردار' باحیا بیوی کا نشہ شاید ایسا ہی ہوتا ہے' وہ روح تک سرشار سا ہوگیا تھا۔

"السلام علیکم... خیریت... آج اس وقت گھر پر؟" اس فون کال کے بعد وہ کافی بہتر ہوگئی تھی۔عبدالباری کے ساتھ اس کا رویہ خودبخود بدل گیا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

درمیان میں کتنے دن گزر گئے تھے‘ تقریباً ایک ڈیڑھ ماہ کا عرصہ اور اس دوران اس نے اسے اب کبھی نہیں ٹوکا تھا مگر ایک خلش سی پھر بھی برقرار تھی۔وہ اپنا آپ کھل کر کھول ہی نہیں رہا تھا‘ وہ منتظر تھی مگر مجال ہے جو اثر ہوا ہو۔

”وعلیکم السلام... ہاں بس ایک کام تھا‘ میں کمرے میں‌ہوں کوئی ڈسٹرب نہ کرے مجھے۔“ اسے ہدایتِ خاص کرکے وہ کمرے میں جا گھسا۔وہ کچن میں آگئی۔عبدل نے ڈسٹرب نہ کرنے کا کہا تھا سو وہ کچن میں آکر کباب تلنے لگی۔صبح اس نے قیمہ ابال کر آمیزہ تیار کر رکھا تھا۔ساتھ میں آلو کے تیار کئے گئے خستہ اور کرارے رولز تھے۔چائے بنا کر ٹرے سجا کر وہ کمرے میں چلی آئی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

عبدالباری بستر پر بیٹھا ہوا تھا۔سامنے کچھ کاغذات تھے۔کوئی چارٹ پھیلائے پینسل سے نشان وغیرہ لگارہا تھا۔اسے دیکھ کر اس کے چہرے پر ناپسندیدگی کے تاثرات آٹھہرے۔

”میں نے کہا تھا کہ مجھے کوئی ڈسٹرب نہ کرے۔“ جیسے ہی اس نے ٹرے بستر پر رکھی‘ عبدالباری نے کہا۔

”آپ نے کوئی کے لئے کہا تھا‘ میرے لئے نہیں...“ کیسا پراعتماد مان بھرا انداز تھا‘ اس کے ہاتھ رک گئے۔

”یہ کیا ہے؟“ اس نے نقشہ اٹھالیا۔عبدالباری نے اس کے ہاتھ سے لے لیا۔

”میرے کاموں میں ٹانگ اڑانے والی تمہاری یہ عادت نہیں جائے گی... رہنے دو تمہاری سمجھ میں نہیں آئے گا۔“ مسکرا کر کہا تھا۔کاغذات فولڈ کرکے ایک طرف رکھے۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

”کیوں...؟“ غصہ تو بہت آیا مگر کنٹرول کر گئی۔آخر وہ کچھ بتاتا کیوں نہیں۔

”کیوں کہ عقل موٹی ہے... بمشکل ہی کچھ سمجھ پاتی ہو... سامنے کی بات نظر نہیں آتی اور لگی ہو ادھر اُدھر ٹانگیں اڑانے۔“ انداز اب شرارتی تھا۔وہ حقیقتاً برا مان گئی۔

”آپ سے زیادہ عقل مند ہوں... پھر آپ نے کبھی کون سا کچھ سمجھانے کی کوشش کی ہے جو مجھے سمجھ نہیں آئی... ہمیشہ تو خود کو ایک راز کی طرح رکھا ہے‘ کوئی لاکھ سر پھوڑے مگر اثر کہاں ہے۔“ وہ ناراض سی ہو گئی تھی پھر چائے ڈال کر جانے لگی تو اس نے بازو تھام لیا۔

”کدھر چلی ہو ڈیئر... بیٹھو۔“ توجہ خاص تھی مگر وہ متاثر نہ ہوئی۔

”سوری... میں نے آپ کو ڈسٹرب کیا۔“ چہرہ پھر بھی نہیں موڑا۔انداز لوٹ لینے والا تھاوہ کھل کر مسکرایا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

”جب کہا تھا عقل میں بات نہیں آئی تھی اور اب ڈسٹرب ہو گیا ہوں تو میرے آتشیں شوق کو بڑھا کر جا رہی ہو... اب ادھر آؤ۔“ جھٹکا دیا تھا‘ وہ اس کے ساتھ جا لگی۔ذو معنی بات سے پورے بدن میں ایک سنسنی خیز لہر دوڑ گئی تھی۔

”آج تمہیں چیک اپ کے لئے جانا تھا‘ وزٹ کیسی رہی؟“ ناراض سے چہرے کو اپنی طرف پھیرتے بہت لگاوٹ سے پوچھا تو وہ کاٹ کھانے والی نظروں سے دیکھے گئی۔

”جب آپ کو مجھ سے یا میر ی ذات سے کوئی دلچسپی نہیں تو پھر یہ زبانی بناوٹی مظاہرے بھی مت کیا کریں... بہت کھوکھلے اور بہت برے لگتے ہیں مجھے ایسے لوگ۔“ کڑوی تو وہ شروع سے ہی تھی اب بھی کوئی لحاظ و مروت رکھے بغیر اس کے ہاتھوں کو پیچھے ہٹا کر اپنا توازن بحال کر کے کاٹ دار لہجے میں

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

کہا تھا۔عبدالباری کو صبح کا واقعہ یاد آگیا جب اس نے اسے جلدی گھر آنے اور ساتھ چلنے کو کہا تھا چونکہ آج اسے کچھ ضروری کام تھا' عجلت میں تھا سو انکار کردیا تھا تب تو رابیل چپ ہوگئی تھی مگر اب اس کی یہ ناراضگی کافی تلخ سی تھی۔

"بتایا نہیں تم نے کیا کہا ڈاکٹر نے... گئی بھی تھیں یا نہیں؟" چائے اٹھا کر سپ لیتے ہوئے اس نے دوبارہ پوچھا تو وہ منہ پھلائے بتانے لگی۔

"گئی تھی بھابی کے ساتھ۔کچھ خاص نہیں کہا ڈاکٹر نے' وہی پرانی باتیں کہ ان دنوں کچھ خاص احتیاط کرنا ہوگی وغیرہ وغیرہ۔ منتھلی چیک اپ ضرور کروایا کروں اور ادھر اُدھر کی ہدایات تھیں۔" وہ نظریں جھکائے بتارہی تھی' وہ کچھ سوچتا رہا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"رابیل! یہ کچھ ضروری ڈاکومنٹس ہیں آفس میں یہ محفوظ نہیں تھے گھر لے آیا ہوں' لاکرز میں رکھ لینا۔کسی بھی لمحے مجھے ان کی ضرورت پڑسکتی ہے۔" بیگ میں سب کاغذات رکھ کر اس نے چمڑے کا بیگ اسے تھمادیا۔

"حیرت ہے... مجھ پر اعتماد کررہے ہیں... اگر میں ان کو کھول کر دیکھ لوں تو کہیں گے کہ میں ٹانگ اڑاتی ہوں ہر کام میں...ویسے بتاہی دیں... کیا ہیں یہ کاغذات۔" انداز اگرچہ چڑانے والاتھا مگر اب بھی تجسس سے بھرپور تھا۔وہ محظوظ ہوا تھا۔

"بے فکر رہو...دیکھ لینا' سمجھ میں نہیں آئیں گے۔بس کچھ ضروری کاغذات ہیں۔" کباب اور رولز پر ہاتھ صاف کرتے عبدالباری نے کہا تو وہ چپ ہوگئی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"ویسے یار رابیل! یہ کباب اور رولز تم نے بنائے ہیں... تمہارے ہاتھ کی بنی ہوئی چیزوں کا ذائقہ ہی الگ سا ہوتا ہے۔خود بخود پہچان ہوجاتی ہے۔" وہ تعریف کررہا تھا' وہ بمشکل مسکراسکی پھر اسے بغور دیکھنے لگی۔

"کیا بات ہے بیگم صاحبہ! ایسے کیوں دیکھ رہی ہو... کیا کچھ زیادہ ہی اچھا لگ رہا ہوں یا بہت پیار آرہا ہے مجھ پر..." وہ سر جھکائے ہوئے تھا مگر اچانک سر اٹھاکر سوال داغا تھا' وہ بوکھلا سی گئی فوراً نفی میں سر ہلایا تھا۔

"نہیں... میں تو بس ویسے ہی یوں ہی..." اس سے کوئی بات ہی نہ بن پڑی۔ وہ کھل کر مسکرایا۔وہ جھینپ گئی۔بدل تو وہ بھی گئی ہر ہر انداز' ہر رنگ نرالا تھا۔دن بہ دن نکھرتی چلی آرہی تھی۔خوب صورت تو پہلے بھی حد سے سوا تھی مگر اب یوں لگتا تھا کہ جیسے کائنات کا سارا حُسن اس کے وجود میں آسمایا ہو۔شاید ماں بننے کا اعزاز تھا یہ۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"سنو رابیل! تم خوش ہو نا... چند ماہ بعد بھیا بھابی کی طرح ہماری بھی اولاد ہوگی۔ہیں ناں... وہ دن کتنا خوب صورت ہوگا..." وہ چشم تصور میں نہ جانے کہاں گم تھا۔اس خیال سے ہی خوش ہورہا تھا۔وہ مسکرادی۔

"ظاہر ہے' ماں بننے کی خوشی کس عورت کو نہیں ہوتی... اسی خیال سے میری روح سرشار ہونے لگتی ہے کہ جنت لمحہ بہ لمحہ میرے قدموں تلے سرکتی آرہی ہے۔"وجودِ زن سے ہے تصویرِ کائنات میں رنگ" شاید اسی لئے کہا گیا ہے مگر ڈر بھی لگتا ہے'اس نامعلوم وقت سے۔یہ مقام' یہ رتبہ' کیا اس کے لائق ہوں؟ اللہ بہت رحیم و کریم ہے۔کہیں زندگی کی بساط میں کوئی مہرہ الٹا نہ چل جائے ہم سے۔نہ جانے وقت کے دامن میں ہمارے لئے کیا ہے۔اولاد پیدا کرنا شاید اتنا مشکل امر نہیں' اس کی بہتر تربیت کرنا مشکل مرحلہ ہے۔ماں باپ کی ذراسی چوک' تھوڑی سی غفلت اولاد کو کیا سے کیا بنادیتی ہے۔"

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

عبدالباری چپ کا چپ رہ گیا تھا' صرف اس کو دیکھتا رہا تھا جس کا ایمان بہت پختہ تھا' یقین بہت راسخ تھا' سوچ بہت شفاف اور پاکیزہ تھی ورنہ اتنی کم عمری میں وہ بھی اس تجربے سے گزرتے ہوئے لڑکیاں اتنی پختگی اور گہرائی سے بھلا کب سوچتی ہیں۔رابیل کی یہی خوبی تو اسے متاثر کرتی تھی۔

"میں چلتی ہوں۔باہر دیکھوں مالی بابا نے کیا کیا ہے۔" وہ بیگ لے کر وارڈروب کی طرف بڑھ گئی تھی۔بیگ کو لاکر میں رکھا تھا اور پھر باہر نکل گئی تھی۔عبدالباری کتنی دیر تک دروازے کو تکتا رہا تھا جب کہ ہونٹوں پر ایک خوب صورت مسکراہٹ تھی۔

رابیل کا خیال تھا کہ وہ پرانے راستوں کو چھوڑ چکا ہے مگر آنے والے دنوں میں وہ دن رات گھر سے غائب ایسا مصروف رہا کہ وہ کچھ اندازہ بھی نہ لگا سکی۔ عجیب معمہ بن کر رہ گیا تھا وہ اس کے لئے' کچھ بھی سمجھانے بجھانے کا اس پر اثر نہیں ہوتا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"ایسے لوگ بمشکل ہی سُدھر سکتے ہیں۔جرم کی دنیا ہی ان کی آخری پناہ گاہ ثابت ہوتی ہے' اگر کوئی لوٹنا چاہے بھی تو نہیں لوٹ سکتا۔" عبدالباری کی مشکوک سرگرمیوں سے وہ سخت شاکی ہوگئی تھی۔ہروقت یہی سوچ کر کڑھتی رہتی' سوائے عبدالباری کے کچھ اور سوجھتا ہی نہیں تھا۔ڈاکٹر کا کہنا تھا وہ اپنے آپ کو نارمل رکھے مگر ہر گزرتا لمحہ اس کو صرف اور صرف ٹینشن دے رہا تھا۔

دو دن ہوگئے تھے عبدالباری نہ صرف گھر سے غائب تھا بلکہ اس شہر سے بھی غائب تھا۔وہ ضروری کام کا کہہ کر گیا تھا واپسی کی کوئی خیر خبر نہ تھی۔رابیل اور گھر والوں کی جان سخت مشکل میں تھی۔وہ جیسا بھی تھا بہرحال خون تھا اپنا' پھر رابیل کے لئے تو وہ بہت خاص تھا۔پہلے پہل اس نے اسے واقعی کوئی اہمیت نہیں دی تھی مگر جب سے ایک تیسرا وجود دونوں کے درمیان آیا

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

تھا وہ خاصی بدلنے لگی۔اب نہ صرف وہ اس کے وجود کا مالک تھا بلکہ اس کے ہونے والے بچے کا باپ تھا یہی سوچ ہر جذبے پر حاوی تھی۔

صبح صبح ناشتے کی ٹیبل پر سب ہی بیٹھے تھے۔وہ کھانا لے کر آئی تو بابا اور فرقان بھائی دونوں ہی اخبار میں غرق تھے۔وہ کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی۔اخبار کا ایک پیج اس نے بھی تھام لیا۔پہلا صفحہ پلٹا تھا'دوسرے پیج پر نظر پڑتے ہی وہ حیران سی رہ گئی۔جوں جوں پڑھتی جارہی تھی حیرتوں کے سمندر میں ڈوبتی جارہی تھی۔

"بابا...بابا... بھائی... یہ..." اس نے فوراً باقی لوگوں کو بھی اخبار کی طرف متوجہ کیا۔امی' بابا'بھابی اور فرقان بھائی سب ہی متوجہ ہوئے تھے۔انہوں نے اخبار تھام لیا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

ملک کی جڑیں کھوکھلی کرنے والا ایک گینگ اپنے پورے گروہ سمیت گرفتار..." فرقان بھائی نے باآواز بلند پڑھا جب کہ وہ دوسرے اخبار دیکھنے لگی۔دوسروں کے اندر بھی تقریباً یہی خبریں تھیں۔

"اس گینگ کے افراد مختلف غیرقانونی سرگرمیوں میں ملوث تھے' بچوں کا اغوا' اسمگلنگ' تخریبی کارروائیوں میں پیش پیش تھے۔ایک عرصے سے کچھ ہاتھ ان کو بے نقاب کرنے پر تلے ہوئے تھے۔گزشتہ روز پورا گروپ گرفتار کرلیا گیا۔مزید تفصیلات کچھ یوں ہیں کہ..."

فرقان بھائی کی آواز میں جوش نمایاں تھا جب کہ امی کچھ بھی نہیں سمجھ پارہی تھیں۔

"ایس پی عبدالباری ایک عرصے سے ان لوگوں کے متعلق ثبوت اکٹھے کررہے تھے۔بہت خفیہ پیمانے پر یہ کام ہورہا تھا۔خاص طور پر ایس پی عبدالباری اس علاقے میں تعینات ہی اسی کام کے لئے ہوئے تھے۔انڈرگراؤنڈ کے لوگوں

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

سے تعلق رکھنے کی بنا پر بہت جلد جرائم کی دنیا کے اصل مہروں تک جا پہنچے اس کے لئے انہیں سخت مصائب اور دشواریوں کا بھی سامنا کرنا پڑا مگر ان کا جذبہ ہر چیز پر حاوی ہو گیا' اصل لوگوں تک پہنچنے کے بعد انہوں نے فوراً ایکشن لیا تھا۔ گزشتہ روز بھاری نفری کے ساتھ انہوں نے دشمن' شرپسند عناصر پر دھاوا بول دیا تھا۔ بھاری مقدار میں اسلحہ' بچے وغیرہ بازیاب ہوئے ہیں۔ اس سلسلے میں ان کے چند سپاہی وطن کے کام آگئے مگر ان کا خون وطن کی آنے والی نسلوں کو ایک بہت بڑے خطرے سے بچا گیا ہے۔" امی اور بھابی وغیرہ شاکڈ سی بیٹھی تھیں۔ اگلے دو گھنٹوں میں وہ سب ہر بات بھلائے صرف اور صرف اخباروں کو چاٹ رہے تھے۔ یقین کسی کو بھی نہیں آرہا تھا مگر نیچے دی گئی تصاویر اور خبریں پڑھ کر وہ حیران تھے۔

"ہم کتنا غلط سمجھتے رہے اور وہ کیا نکلا... وہ سب خفیہ پیمانوں پر کام کر رہا تھا اسی لئے تو کچھ بتاتا نہیں تھا اور ہم سمجھتے رہے کہ وہ راہ راست سے بھٹک

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

گیا ہے۔" امی کی آنسوؤں سے بھری آواز پر اس نے اپنا چہرہ صاف کیا۔ نہ جانے کب سے آنسو بہہ رہے تھے۔ احساسِ زیاں اور پچھتاوا تھا کہ بڑھتا ہی جارہا تھا۔

"ہمارا کیا قصور ہے۔ اس کی سرگرمیاں ہی ایسی مشکوک تھیں۔ ہم ہی اندازہ نہ کرسکے۔ کتنی بار کہا تھا اس نے کہ وہ ایسا کچھ بھی نہیں کرے گا جس سے ہمارے سر جھکیں مگر ہمیں ہی یقین نہیں آتا تھا وہ اتنا حساس اور اتنا وطن پرست ہو گا۔ سوچا بھی نہیں تھا۔" فرقان بھائی بھی نہ جانے کون کون سی بات یاد کر کے پچھتا رہے تھے۔

"میرا دل کہتا تھا وہ غلط نہیں ہے' ہماری تربیت بری نہیں تھی... وہ سب کچھ جان بوجھ کر کرتا رہا۔ ہمیں چڑاتا رہا اور ہم پاگل بنتے چڑتے رہے' یہ سوچتے رہے کہ وہ اب کبھی نہیں سُدھر سکتا... کسی اور پہلو سے کبھی سوچا ہی نہیں۔" بابا بھی رندھی ہوئی آواز میں کہہ رہے تھے اور رابیل تھی کہ اس کی زبان پر

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

تالے لگ گئے تھے۔سب سے زیادہ بے یقین و بے اعتبار تو اس کی جانب سے وہ خود تھی۔کب کبھی آنکھ کھول کر عقل استعمال کرتے اس پر کبھی سوچا تھا' کیا کچھ غلط الفاظ اس کے لئے استعمال نہیں کئے تھے۔کرپٹ' دھوکے باز' رشوت خور اور بھی نہ جانے کیا کچھ کہتی رہی تھی اور وہ تھا کہ سب کتنے آرام سے سُنتا رہا تھا' صرف ایک دفعہ اشتعال میں آکر وہ اسے یہاں سے لے گیا تھا مگر اس کا سلوک کبھی بھی نامہربانوں والا نہیں رہا تھا۔اس کے ساتھ تو وہ ہمیشہ سے فیئر رہا تھا اور اب تصویر کا یہ رخ' وہ چپ سادھے رہ گئی تھی۔

اس مشن پر جانے سے پہلے جب اس نے اس کے حوالے کئے گئے ڈاکومنٹس لئے تھے تو اس نے اس پر کس کس انداز میں طنز کے تیر نہیں اُچھالے تھے' جواباً وہ برا مانے بغیر مسکراتا رہا تھا سو سو طرح سے اسے چڑاتا رہا تھا اور وہ چڑتی بھی رہی تھی' اسے غدارِ وطن سے لے کر غاصب اور بھی نہ جانے کیا کچھ کہا تھا۔پھر وہ چلا گیا تھااور اب...

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

بھائی' بابا اور وہ خود باقی سارا دن اس کے موبائل پر لمحہ لمحہ ٹرائی کرتے رہے تھے مگر وہ تھا کہ ریسیو ہی نہیں کرتا تھا۔سارا دن گزر گیا اور وہ نہ لوٹا۔اگلے دن کے اخبارات بھی اس کے کارنامے سے بھرے پڑے تھے۔ہر جگہ اس کی تصاویر تھیں' مسکراتی ہوئی' جھلملاتی ہوئی۔سب ہی اس سے ملنے کو سخت بے چین و بے قرار تھے اور وہ تھا کہ اگلا سارا دن بھی گزر گیا مگر واپس نہیں آیا تھا۔بھائی نے

ایک دو دفعہ آفس میں بھی پتہ کیا تو وہ وہاں بھی نہیں تھا۔سب جہاں خوش تھے وہیں اس کی طرف سے متفکر بھی تھے۔

مغرب کے بعد کا وقت تھا جب وہ گھر میں داخل ہوا تھا۔کتنے دنوں بعد گھر لوٹا تھا' عجب سا سکون تھا دل میں۔جانتا تھا اس نے بہت سے لوگوں کا دل دکھایا ہے' بہت ستایا و تڑپایا ہے' دانستہ و نادانستہ وہ گناہ گار ضرور تھا۔امی' بابا'

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

اس کی طرف سے سخت شاکی و بدگمان تھے۔بہن بھائی سب ہی کا مقروض تھا' خاص طور پر سب سے زیادہ رابیل کا۔نہ جانے کیا کیا اسے کہتا اور کیا کچھ اس کے ساتھ کرتا آیا تھا۔

لاؤنج میں جائے نماز بچھائے امی نماز کے بعد تسبیح کررہی تھیں' بابا بھی وہیں تھے جب کہ باقی لوگ اسے نظر نہ آئے۔

"امی!... بابا...!" آج کتنے عرصے بعد وہ اپنے خاص محبت بھرے انداز میں ادب سے ان سے مخاطب ہوا تھا۔وہ دونوں تڑپ کر دیکھنے لگے تھے۔ کتنا انتظار کروایا تھا اس نے انہیں۔

"عبدالباری..." امی چونکی تھیں پھر جائے نماز سے اٹھ کر آگے بڑھ آئی تھیں۔بے اختیار اس کے چوڑے چکلے سڈول وجود کو اپنے ناتواں بازوؤں میں لے لیا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"ہم سے چھپاتے رہے... بھنک تک نہ پڑنے دی ہمیں... کیا کچھ نہیں کہا ہم نے تمہیں... کبھی کچھ تو کہا ہوتا... اشارہ ہی کردیا ہوتا... اصل بات بتائی ہوتی اور ہم بھی کتنے نادان اور کم فہم تھے' کچھ بھی نہ سمجھ سکے... ہمیشہ تمہیں غلط سمجھتے رہے... شک کرتے رہے تم پر... برا بھلا کہتے رہے..." امی رو رہی تھیں۔بابا بھی آنکھوں میں نمی لئے اس کے پاس آکھڑے ہوئے تھے۔امی کو ایک طرف ہٹاکر ان کی طرف بڑھا۔انہوں نے گرم جوشی سے بازو وا کرکے اسے سینے میں بھینچ لیا تھا۔

"مجھے تم پر فخر محسوس ہورہا ہے بیٹے! تم نے میری تربیت کی لاج رکھ لی۔ میرا سر فخر سے بلند کردیا' اس وطن کی مٹی کے سامنے..." آواز رندھی ہوئی تھی۔خوشی و انبساط کے جذبات سے لبریز تھی۔عرصے بعد وہ ان کے سینے سے لگا تھا۔فخر' مان' غرور اور اعتماد کچھ اور بڑھنے لگا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"یہ سب کیا تھا...؟ ہمارے جذبات سے کیوں کھیلتے رہے..." خود سے جدا کرکے اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھام کر پیشانی چومتے ہوئے پوچھا تھا' وہ مسکرادیا پھر ان کو لے کر صوفے پر بیٹھ گیا تھا۔شروع سے لے کر اب تک کی ساری روداد تفصیل سے سُنانے لگا تھا۔اتنے عرصے کی محنت کا ایک ایک لمحہ' حرف بہ حرف... پوری سچائی کے ساتھ' کچھ بھی چھپائے یا جھوٹ بولے بغیر...

"رابیل کہاں ہے...؟" کچھ وقت گزرنے کے بعد اس کا خیال آیا۔امی سے پوچھا۔

"نماز پڑھنے کمرے میں گئی تھی' اندر ہی ہوگی..." اپنا چہرہ صاف کرتے انہوں نے بتایا۔

وہ کمرے میں آگیا۔رابیل جائے نماز بچھائے بیٹھی ہوئی تھی۔دعا کے لئے ہاتھ اٹھے ہوئے تھے۔آنکھیں بند تھیں۔کپکپاتے لبوں سے اپنے اللہ سے ناتا جوڑے

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

ہوئے تھی۔وہ خاموشی سے آگے بڑھ کر صوفے پر جابیٹھا۔دعا مانگ کر جائے نماز لپیٹ کر وہ اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔دوپٹے کو ڈھیلا کرتے وہ پلٹی تھی' جب عبدالباری کو کمرے میں دیکھ کر ٹھٹک گئی۔

"باری... آپ..." وہ وہیں ساکت ہوگئی۔

"کیوں میرا آنا پسند نہیں آیا... یا میرا زندہ سلامت آنا شاک زدہ کر گیا ہے... دعائیں تو بڑی مانگی ہوں گی میرے مرنے کی... مگر افسوس..." ہونٹوں پر ایک بھرپور مچلتی مسکراہٹ سجائے آنکھوں میں شوخ جذبات لئے عبدالباری نے گوہرافشانی کی تھی۔وہ تڑپ کر دیکھنے لگی۔آنکھیں لمحوں میں چھلک آنے کو بے تاب ہوگئیں۔

"بہت خراب ہیں آپ..." ہاتھوں میں چہرہ چُھپاکر پھوٹ پھوٹ کر روئی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

عبدالباری آگے بڑھ آیا تھا۔دونوں مضبوط توانا بازوؤں میں اس کے نازک سے پیکر کو سمیٹ لیا۔سارا وجود پتے کی مانند لرز رہا تھا' وہ لے کر بستر پر آبیٹھا۔

"ہمیشہ یوں ہی کیا ہے... میرے جذبات سے ہمیشہ اسی طرح کھیلتے ہیں۔ موت مذاق ہے آپ کے لئے..." روتے ہوئے ہچکیوں میں اس نے بھرپور شکوہ کیا تھا۔وہ مسکرادیا۔

"ساری غلطیاں آپ کی ہیں... سارے قصور آپ کے ہیں... ہمیں دھوکہ دیتے رہے... حقیقت کیا ہے کبھی بتائی ہی نہیں..." سسکیوں سمیت وہ کہہ رہی تھی۔وہ کچھ کہے بغیر اس کے بس چپ ہونے کا منتظر تھا۔وہ یوں رو دھو کر استقبال کرے گی امید نہیں تھی۔تصور میں تو اس کا طنز برساتا' تاک تاک کر وار کرتا' کڑوی کسیلی باتیں سُناتا سراپا تھا اور اب وہ ساون بھادوں بنی ہوئی

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

تھی۔رو دھو کر دل کا غبار اچھی طرح نکال کر فارغ ہوئی تو آنکھیں بے رحمی سے رگڑیں۔

"آئم سوری..." پتہ نہیں وہ کس بات پر نادم تھی۔وہ کھل کر مسکرایا تھا۔

"یہ ڈرامہ کرنے کی کیا ضرورت تھی... اتنے دن سے کہاں تھے؟ گھر کیوں نہیں آرہے تھے؟" لہجہ ابھی بھی ناراضگی لئے ہوئے تھا۔وہ ہنس دیا۔

"دھیرج سے جان عزیز... سب بتاتا ہوں۔" اندازِ تخاطب پر وہ چڑ گئی مگر مصلحتاً چپ رہی۔

"کہانی یوں ہے کہ..." وہ شروع ہوا تھا۔وہ بغور سُننے لگی وہ پہلی دفعہ اپنا آپ کھول رہا تھا یوں حرف بہ حرف۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

”جب میں نے یہ سروس جوائن کی تو ہر قدم پر یہی حالات تھے‘ جہاں ہاتھ ڈالتے کرپشن ہی کرپشن تھی۔کچھ عرصہ میں صرف دیکھتا رہا تھا‘ کیا کیا ارادے‘ کیا کیا مقاصد لے کر میں اس فیلڈ میں نہیں آیا تھا مگر سب ملیا میٹ ہوگئے۔جذباتی تو میں شروع سے ہی تھا سو میں نے اپنے طور پر اپنی مرضی سے کام کرنا شروع کردیا۔یہاں صرف بے انصافی اور لوٹ مار کا راج ہے۔ کوئی دیانت دار بندہ چلتا ہی نہیں‘ حکام اعلیٰ سے لے کر ایک عام کانسٹیبل تک اسی بیماری میں مبتلا ہے جسے میری تمہاری زبان میں جرم کہا جاتا ہے۔جہاں کالی بھیڑیں ہیں وہیں کچھ نیک اور وطن پرست لوگ بھی ہوتے ہیں۔اس کا مشاہدہ مجھے ڈی آئی جی ایاز سرفراز سے مل کر ہوا۔وہ صحیح معنوں میں ایک محب وطن شخص تھا‘ کراچی سے ٹرانسفر ہو کر یہاں آیا تھا‘ آتے ہی اس نے ہمیں کال کی تھی خفیہ میٹنگ تھی۔اس میٹنگ میں انہوں نے ہمیں اپنی پوری پلاننگ سے آگاہ کیا تھا۔اس وطن کو شرپسندوں کے اثر سے پاک کرنا تھا۔مجھے

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

یہ ذمہ داری سونپی گئی تھی‘ میرا ریکارڈ ابھی تک بالکل صاف تھا شاید اسی لئے انہوں نے مجھ پر اتنا بڑا اعتماد کرلیا تھا‘ ہر بات سے آگاہ کیا تھا۔میرے ساتھ میرے چند وفادار بھی شامل ہیں جن میں میرا ایک خاص ساتھی ارقم خان سرفہرست ہے۔اس کا پورا خاندان ایک تخریب کاری کے حادثے میں جاں بحق ہو گیا تھا اب اس کا مقصد ان لوگوں کو چن چن کر ختم کرنا تھا‘ جو اس کے خاندان کی بربادی کے ذمہ دار تھے۔شروع سے ہی میری ارقم سے بہت اچھی دوستی تھی‘ اس کا دکھ مجھے دل کی گہرائیوں سے محسوس ہوتا تھا میں جب بھی ارقم کی جگہ خود کو رکھ کر سوچتا تو میرا تن بدن سلگنے لگتا تھا۔ہم لوگوں کو اپنے انداز و اطوار بدلنا تھے تاکہ کسی کو بھی ہماری کارروائیوں پر شبہ نہ ہو۔سو آہستہ آہستہ ہم لوگ ان شرپسندوں کے گروہ میں شامل ہوگئے تھے۔ہر جائز و ناجائز کام کرنے لگے تھے۔اس دور میں دین و ایمان کو کوئی پوچھتا ہی نہیں‘ صرف بددیانتی و بدامنی کا راج ہے‘ روپے پیسے کو ہی خدا سمجھا ہوا ہے۔بد سے

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

بدنام برا کے مصداق ہمیں ہاتھوں ہاتھ لیا گیا تھا۔ڈی آئی جی صاحب کا پورا تعاون ہمارے ساتھ تھا سو کوئی ہم پر ہاتھ نہیں ڈالتا تھا پھر ہماری رپیوٹیشن بھی ایسی تھی کہ کسی کو ہم پر ہاتھ ڈالنے کی ہمت نہیں ہوئی تھی۔ایک عرصے سے ہم اس مقصد کے پیچھے خوار ہورہے تھے' صرف چند ماہ پہلے ہی ڈی آئی جی صاحب کا اچانک انتقال ہو گیا تھا شاید ہم کچھ عرصہ اس راز کو مزید راز ہی رکھتے اگر اکرام رحمن کی صورت میں ایک نیا ڈی آئی جی ہم پر تعینات نہ ہوتا۔جس طرح اتنے لوگوں میں ایک ایاز سرفراز نیک انسان نکلا تھا اسی طرح اکرام رحمن کالی بھیڑ ثابت ہوا تھا۔اس کے ہاتھ ہماری ساری پلاننگ پر لگ گئے تھے۔وہ ہمیں دبانے لگا تھا۔اب اتنے عرصے سے کی گئی محنت میں یوں اکارت نہیں جانے دینا چاہتا تھا اسی لئے کوئی فائنل قدم ابھی اٹھانے کا سوچ ہی رہا تھا کہ اکرام رحمن دشمنوں کے ہاتھوں بک گیا۔ہماری ساری پلاننگ کی خبر دشمنوں کو ہوگئی تھی سو مجھے ان لوگوں سے ہر تعلق ختم کرنا

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

پڑا تھا۔تمام ثبوت و شواہد ہمیں حاصل ہوچکے تھے اب ارادہ صرف فائنل قدم اٹھانے کا تھا۔وہ کال جو تم نے ریسیو کی تھی وہ بھی صرف ہمیں دھمکی دینے کو تھی تاکہ ہم ڈر کر اپنے مقصد سے پیچھے ہٹ جائیں... اسی لئے میں تمہیں منع کرتا تھا کہ تم کال ریسیو مت کیا کرو۔میں نہیں چاہتا تھا کہ میری وجہ سے میری فیملی کا کوئی فرد کسی تکلیف سے دوچار ہو مگر تم اپنے تجسس کے ہاتھوں مجبور تھیں۔" وہ مسکرارہا تھا۔وہ اسے گھورنے لگی پھر بھی کچھ نہ کہا۔

"ہم پر بہت دباؤ تھا اور اب جب میں اپنے مقصد کے اتنے قریب تھا تو کیسے ہار مان لیتا سو ہر کام بہت جلدی سمیٹا تھا۔فائنل قدم اٹھایا تو رزلٹ ہماری توقع سے کہیں بڑھ کر تھا۔اس وطن کے افسران اگرچہ بے ضمیر ہیں مگر عوام ابھی مُردہ نہیں ہوئے۔مجھے ڈر تھا کہ کہیں اکرام رحمن ہم پر کوئی دباؤ نہ ڈالے اسی لئے مجھے مجبوراً سب کچھ میڈیا کے سامنے لانا پڑا تھا۔اب جو

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

کچھ ہے تمہارے سامنے ہے۔میڈیا نے ہمارے اس اقدام کو بہت سراہا ہے' پاکستانی عوام بہت پرجوش ہیں' ہمارے حوصلے ایک دم بہت بلند ہوگئے ہیں۔

میرا ارادہ فوراً گھر رابطہ کرنے کا تھا مگر ایک شرمندگی سی تھی' دانستہ و نادانستہ میں بہت کچھ غلط کام کرچکا ہوں صرف اور صرف برائی کواس کی جڑ سے اکھاڑنے کے لئے۔اس سلسلے میں تم سب لوگوں کو بھی بہت تکلیف پہنچائی... سو بہت چاہنے کے باوجود گھر نہ آسکا اور اب جو بھی جیسا بھی ہوں تم سب کے سامنے ہوں۔" وہ ڈبڈباتی آنکھوں سے دیکھے گئی۔

"جس شخص کی شہرت ایک دفعہ بری ہوجائے' کوئی اس کی بات پر یقین نہیں کرتا۔پتہ نہیں تم لوگوں کا کیا ری ایکشن ہوتا... یقین بھی کرتے یا نہیں... بس اسی سوچ میں اُلجھا رہا..." وہ ٹھہر ٹھہر کر بول رہا تھا۔رابیل نے اپنی آنکھیں صاف کیں۔ابھی تو صرف ایک گرہ کھلی تھی' کچھ اسرار ابھی بھی باقی تھے۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"یقین کرنے یا نہ کرنے کا سوال تو ایک طرف رہتا ہے۔میرے ساتھ جو کچھ کیا ہے آپ نے وہ کس زمرے میں آتا ہے۔ہر عمل کا ایک رد عمل ہوتا ہے' کسی سے نظر ملانے کے قابل نہیں چھوڑا مجھے... کوئی یوں بھی کرتا ہے۔کبھی بھی آپ کو اپنی غلطی کا احساس نہیں ہوا۔بُھولے بھٹکے سے کبھی تسلی و تشفی کا ایک لفظ نہ بولا۔زور و زبردستی کیا کچھ نہیں کیا' ہمیشہ میرا دل جلاتے رہے' الٹی سیدھی باتیں کرتے رہے... اگر ان باتوں کو سوچوں تو ایک پل کو بھی یقین نہ آئے مگر جذبات سے نکل کر دیکھوں تو شک کرنے کی کوئی گنجائش نہیں بچتی اب... پوچھ سکتی ہوں ناں جو میرے ساتھ کیا وہ کیا تھا۔" اس کے پاس شکوؤں کا ایک دفتر موجود تھا۔وہ بے اختیار ہنسنے لگا۔

"تو پھر میں کیا کرتا رابیل جان!... تم مجھے شروع سے ہی اچھی لگتی تھیں' کبھی اظہار نہ کیا کیوں کہ ہماری تربیت ان پیمانوں پر ہوئی ہی نہیں تھی دوسرے دل کو یہ تسلی بھی تھی کہ اپنی چیز ہو جب خواہش کروں گا پالوں گا'

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

کون سا تم کہیں بھاگی جارہی ہو... ابھی تو تعلیم کا سلسلہ چل رہا ہے۔بس خود کو ہی سیٹ کرتا رہا۔اسی مسئلے پر الجھا رہا۔کبھی توجہ ہی نہ دی کہ فرض کی خاطر جو میں غلط شہرت حاصل کررہا ہوں یہ تمہارے حصول کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ بنی آکھڑی ہوگی۔جب امی' بابا سے بات کی تو تم نے انکار کردیا جس وجہ سے انکار کیا تھا وہ مجھے قابل قبول نہ تھی۔ایک ضد سی بندھنے لگی تھی مجھے تم سے۔تم تک رسائی کا ہر راستہ بند نظر آنے لگا' اوپر سے امی' بابا اور بھابی' بھائی بھی تمہارے مؤقف کی طرف داری کررہے تھے۔میں اس اہم موڑ پر آکر جب کہ کامیابی کے امکانات بہت روشن

تھے تو کوئی حماقت افورڈ نہیں کرسکتا تھا۔ارادہ تھا کہ تم سب کو اعتماد میں لے لوں گا مگر پھر ارادہ بدل دیا' سیدھی طرح تم حاصل نہیں ہورہی تھیں اوپر سے تم نے سعودیہ جانے کا فیصلہ کرکے میرے ضبط کو آواز دی تھی میں شاید کچھ عرصہ انتظار کرلیتا مگر اب ناممکن تھا۔میں تمہیں روک نہیں سکتا تھا کوئی رشتہ

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

نہیں تھا میرا تم سے سو مجبوراً مجھے جھوٹا نکاح نامہ حاصل کرنا پڑا تھا پھر جو بھی کیا جائز و ناجائز طریقے سے' یہی سوچتا رہا کہ جب بھی حقیقت کھلے گی تم سب لوگ مجھے معاف کردوگے۔صرف ایک یہی سوچ پر کاربند سب کرتا گیا۔" وہ سب بتاتے ہوئے ہنس دیا تھا۔وہ خفگی سے دیکھنے لگی۔

"ضد میں بھی انسان اصول و ضوابط کا خیال کرلیتا ہے' یہ کیسی ضد یا پسند تھی کہ وہ بھی نہ کیا۔" وہ اتنی جلدی کیسے مان جاتی کہ وہ اس کی ضد نہیں پسند تھی۔غصہ بے پناہ آیا تھا۔

"ارے رابیل یار! اتنی خفگی... میرا خیال تھا کہ جب حقیقت کھلے گی سب اگلے پچھلے گناہ معاف ہوجائیں گے مگر تم تو..." وہ ہنسنے لگا تھا۔"وہ کہتے ہیں نا کہ محبت و جنگ میں سب جائز ہے۔ضد تو بعد میں بنی تھی' محبت تو اول روز سے ہی تھی... محبت میں تو انسان کے سب گناہ بخش دیئے جاتے ہیں... اور تم ہو کہ..." وہ ہنسی روک کر رابیل کے سُرخ چہرے کو بغور تکنے لگا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"یہ محبت تھی... ایسی ہوتی ہے محبت... میرے رونے' گڑگڑانے' کسی بھی منت سماجت کا کچھ بھی اثر نہیں ہوا تھا۔اوپر سے اتنی گھٹیا باتیں کرتے تھے مرجانے کو جی چاہتا تھا اور اب بہلا رہے ہیں کہ محبت ہے... مجھے بے وقوف مت بنائیں۔بچی نہیں ہوں... سب سمجھتی ہوں..." اس نے زچ ہوا اس کے صبیح پررونق چہرے کو دونوں ہاتھوں کے پیالے میں تھام لیا۔

"بے وقوف ہی نہیں کم عقل بھی ہو۔اوپر سے محترمہ کو دعویٰ ہے کہ مجھ سے زیادہ عقل و فہم کی مالک ہیں۔حس نام کی کوئی چیز نہیں ہے تم میں۔ہاں میں کرتا ہوں تم سے محبت... دعویٰ کرنے کی بجائے عملی مظاہرے کرتا ہوں۔ غازی بن کر لوٹا ہوں' جس مشن پر میں تھا وہاں تمہارے بیوہ ہونے کے سو فیصد چانسز تھے۔شکر کرو زندہ سلامت لوٹا ہوں... تو اب بتاؤ اب شروع کروں عملی مظاہرہ تاکہ محترمہ کو اچھی طرح یقین آجائے..." آنکھوں میں بے

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

پناہ شرارت سموئے گمبھیرتا لہجے میں کہتے اس کے دل کی دھڑکنوں میں تلاطم برپا کرتے رابیل کی جان مشکل میں ڈال گیا تھا۔

"انتہائی بدنیت ہیں آپ..." اسے بری طرح گھورتے وہ یہی کہہ سکی۔

عبدالباری کے ہاتھ جھٹکتے اس سے کافی دور ہوگئی۔وہ ان الفاظ پر قہقہہ بار ہوا تھا جو وہ کئی بار پہلے بھی دہراچکی تھی۔

"رابیل... رکو تو... کہاں جارہی ہو... اتنی جلدی بھاگ رہی ہو۔محبت کا عملی مظاہرہ تو دیکھتی جاؤ... ابھی تو جانِ عزیز! دل کے بہت سے راز کھولنے ہیں۔" وہ فل موڈ میں تھا' سرمستی لئے گویا تھا۔وہ دھیان دیئے بغیر باہر نکل گئی کہ ابھی اسی میں عافیت تھی۔

وہ ایک دم بے پناہ محبتوں کے حصار میں آگئی تھی۔زندگی کتنی خوب صورت ہوگئی تھی۔ایک درد سا دل میں ہر وقت رہتا تھا اب وہ ختم ہوچکا تھا۔ عبدالباری کی ساری زندگی کھلی کتاب کی طرح اس کے سامنے تھی۔اب کوئی

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

راز' راز نہیں تھا۔ہر طرف محبتیں ہی محبتیں تھیں۔عبدالباری کی محبتوں' شدتوں' بے چینیوں و بے قراریوں کابادل ہر لمحہ ٹوٹ کر برسنے کو بے تاب ہوتا تھا۔وہ اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کرتی کم تھا۔اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے ایک گوہرِ نایاب منتخب کیا تھا' اپنی گزشتہ تمام باتوں' اعتراضات اور بے وقوفیوں پر ہر لمحہ شرمندگی محسوس ہوتی تھی بلکہ اب تو اس سوچ سے ہی دل کی دھڑکن تھمنے لگتی تھی کہ اگر عبدالباری کے علاوہ کوئی اور زندگی میں آجاتا تو نہ جانے کیا ہوتا۔

اس کیس کے بعد عبدالباری اب تندہی سے نئے کارنامے سرانجام دے رہا تھا۔افسرانِ بالا نے اس پر اچھا خاصا دباؤ ڈالا تھا مگر وہ کسی کو بھی خاطر میں نہیں لاتا تھا۔اس کیس کی کامیابی پر عبدالباری اور اس کے ساتھیوں کو بھاری اعزازات' انعامات اور تمغۂ امتیاز سے نوازا گیا تھا۔ہر طرف عبدالباری کا بول بالا تھا' سو اس کے افسرانِ بالا کچھ دیر کو خاموش ہوگئے تھے اسی لئے

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

عبدالباری اب سرعام بغیر کسی کی پروا کئے ہر کام ڈنکے کی چوٹ پر سرانجام دینے لگا تھا۔آج کل بھی کسی اہم کیس پر وہ کام کررہا تھا۔کسی بچے کے اغوا کا کیس تھا' اس کے پیچھے پورا ایک گروپ کام کررہا تھا۔دن رات ایک کئے وہ اس کیس کو حل کرنے پر لگا ہوا تھا۔اب صرف فائنل اسٹیپ اٹھانے کی دیر تھی۔اب اس کے راتوں کو غائب رہنے پر کسی نے بھی اعتراضات نہیں کئے بلکہ سب ہی اب فکرمند رہنے لگے تھے' اس کی کامیابی کے لئے دعائیں کرنے والے بے پناہ ہاتھ ہوتے تھے۔

عبدالباری دوپہر کے قریب گھر آیا تو وہ سامنے ہی لاؤنج میں بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی تھی۔کوئی نغمہ چل رہا تھا' پورے لاؤنج میں آواز نمایاں تھی۔

"ہر لحظہ ہے مومن کی نئی شان' نئی آن

گفتار میں' کردار میں اللہ کی برہان

قہاری و غفاری و قدوسی و جبروت

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

یہ چار عناصر ہوں تو بنتا ہے مسلمان

ہر لحظہ ہے مومن کی نئی شان، نئی آن

گفتار میں، کردار میں، اللہ کی برہان"

رابیل پوری طرح منہمک تھی، وہ آگے بڑھ آیا تھا۔

"السلام علیکم رابیل جان...!" پرجوش انداز تھا، وہ چونک کر پلٹی عبدالباری کو دیکھ کر مسکرادی۔

"وعلیکم السلام... اس وقت گھر پر کیسے؟" وہ ٹی وی کی آواز دھیمی کرکے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"کیا کروں... تمہارے بنا آفس میں بھی ایک پل کو سکون نہیں ملتا... دل چاہ رہا تھا کہ اُڑ کر تم تک پہنچ جاؤں اور دیکھ لو اب سامنے ہو۔" بے تابانہ

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

انداز میں والہانہ پن لئے اس کے گرد مضبوط بازوؤں کا حصار کھینچتے ہوئے وہ انتہائی محبت سے کہہ رہا تھا۔ ہر گزرتا پل دونوں کی محبت میں اضافہ کرتا جارہا تھا۔ وہ تو اپنے آپ کو سنبھال لیتی تھی مگر عبدالباری کب کوئی بات چُھپا کر رکھنے والا تھا، جب سے اپنا آپ عیاں کیا تھا تو پھر کچھ نہیں چُھپا رہا تھا۔ وہ اس کی قربت کی گرمی میں بول بھی نہ سکی۔

"رابیل! تمہاری آنکھیں کتنی خوب صورت ہیں... جب بھی تمہاری آنکھوں میں دیکھتا ہوں مجھے اپنا آپ بُھولنے لگتا ہی۔ نہ جانے تم کیا ہو... میری ساری سدھ بدھ ختم کردی ہے تم نے... کسی کام کا نہیں رہا میں۔" وہ ارد گرد کو فراموش کئے کہہ رہا تھا۔ رابیل پسینے پسینے ہوگئی۔

"کیا کرتے ہیں... بھابی گھر پر ہیں... آج وہ اپنے کمرے میں ہیں۔" اپنے ہونٹوں پر زبان پھیرتے وہ بمشکل کہہ پائی ورنہ کچھ بولنا مشکل تھا۔ اس کی قربت کا نشہ ایسے ہی سر چڑھ کر بولتا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"اچھا..." اس نے آہستگی سے اسے خود سے جدا کیا' بغور تکنے لگا۔وہ پزل ہونے لگی۔

"آپ بیٹھیں میں کھانے کو کچھ لاتی ہوں..." اس کی نظروں کی وارفتگی سے گھبرا کر اس نے کھسکنا چاہا تھا مگر عبدالباری نفی میں سر ہلا گیا۔

"کھانے کا میرے پاس وقت نہیں... بس تمہیں ملنے آیا تھا۔" وہ اسے اپنے حصار میں لئے صوفے پر جا بیٹھا۔وہ کوئی مزاحمت بھی نہ کر سکی جب کہ بھابی گھر پر تھیں اور عبدالباری کو کوئی پروا ہی نہ تھی۔

"تمہارے ہاتھ بھی کتنے خوب صورت ہیں... نرم و نازک روئی کے گالوں جیسے..." رابیل کے ہاتھ اپنے چہرے پر پھیرتے آنکھیں بند کئے وہ گم تھا۔ رابیل نے گھبرا کر ارد گرد دیکھا پھر ہاتھ کھینچ لئے۔عبدالباری نے آنکھیں کھول کر دیکھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"کتنی ظالم ہو تم... میں تمہاری دید کے لئے اتنی دور سے بھاگا آرہا ہوں اور تم ہو کہ..." اس نے کچھ خفگی سے کہا مگر پھر اگلے ہی لمحے ٹون بدل گیا۔

"تم نے کبھی سوچا ہے۔اگر کبھی میں نہ رہوں تو تم میرے بعد کیا کروگی..."

وہ اتنی غیر متوقع گفتگو وہ بھی اتنی سنجیدگی سے شروع کردے گا اسے اندازہ نہیں تھا۔رابیل نے کچھ اُلجھ کر دیکھا۔

"کیا بات ہے... یہ ایک دم مرنے کا شوق کیوں ہورہا ہے۔" اپنے آپ کو نارمل کرتے پوچھا۔

"فرض کرو نا... اگر میں واقعی مرجاؤں... بھئی دوسری شادی کے چانس تو پکے ہیں ناں..." آنکھوں اور چہرے پر واضح شرارت چمک رہی تھی۔وہ ایک دم پیچھے ہٹی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"عبدالباری..." وہ بہت کم اسے پورے نام سے پکارتی تھی ورنہ باری ہی کہتی تھی۔وہ مسکرایا۔اس وقت رابیل کا غصہ دیکھنے کے قابل تھا۔

"بھئی... فرض کررہا ہوں ناں... بیوہ کو اسلام دوسری شادی کا حق دیتا ہے۔"

وہ اب بھی شرارت پر آمادہ تھا۔رابیل نے کشن اٹھاکر اسے دے مارا۔

"یہ تو میں بعد میں دیکھوں گی کہ کیا حق حاصل ہے اور کیا نہیں... پہلے یہ تو بتائیں یہ موت کا بھوت ایک دم سر پر کیوں سوار ہونے لگا ہے..." وہ فوراً دودو ہاتھ کرنے پر تُل گئی تھی۔عبدالباری کا ہنس ہنس کے برا حال ہونے لگا۔

"باری..." اس کی آنکھیں ڈبڈبا گئیں۔

"جی باری کی جان..." وہ فوراً سنجیدہ ہوا تھا۔"دراصل تھوڑی دیر بعد میں ایک اہم ریڈ پر جارہا ہوں... ایک بچے کی بازیابی کا کیس ہے... کافی بڑا گینگ ہے۔کبھی اتنا دل نہیں گھبرایا اسی لئے تم سے ملنے گھر آگیا تھا۔دعا کرنا' کامیاب لوٹوں... حالات خطرناک ہیں۔زندگی اور موت کا کچھ علم نہیں... پہلے

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

مجھے موت کی کوئی پروا نہیں ہوتی تھی مگر ابھی میں اپنے بچے کو دیکھے بغیر نہیں مرنا چاہتا..." کتنی حسرت تھی اس کے لہجے میں۔وہ حیران رہ گئی۔کس قدر سنجیدہ تھا۔وہ دل ہی دل میں خوف زدہ ہوئی مگر پھر بھی حوصلہ دینے کو کہنے لگی۔

"حد ہوتی ہے کم ہمتی اور بزدلی کی بھی۔جب اس فیلڈ میں ہیں... تو کیا پتہ کون سی گولی کب زندگی سے جدا کردے۔اس کے باوجود بزدلوں والی باتیں کررہے ہیں۔اگر موت کا اتنا ہی خوف سر پر سوار ہے تو مت جائیں جس طرح دوسرے افسر ہاتھ پر ہاتھ دھرے ضمیر فروش بنے بیٹھے دونوں ہاتھوں سے جیبیں بھررہے ہیں' آپ بھی بھرلیں۔زیادہ سے زیادہ کیا ہوگا اس وطن کے نونہال جوکہ کل کے معمار وطن وہ بک جائیں گے' جہاں اتنے گناہ ہورہے ہیں صرف فائلوں تک محدود ہیں' اسے بھی کسی فائل میں بند کرکے ربن سے گرہ لگاکر ایک کونے میں رکھ دیں۔جہاں اتنے لوگ وطن کو اندر ہی

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

اندر دیمک کی طرح چاٹ رہے ہیں وہیں آپ بھی بے ضمیر بن جائیں۔یہاں چوری ہو یا ڈاکہ کسی کا بچہ اغوا ہو یا قتل اعلیٰ حکام کے سر پر جوں تک نہیں رینگتی۔آپ بھی خاموش ہوجائیں... بے فکر

ہوجائیں... یہ ملک جس کے لئے لاکھوں قربانیاں دی گئی ہیں' برباد ہو یا مسمار..." اس کا لہجہ آخر میں کتنا کڑوا اور زہرخند ہوگیا تھا۔

"نہیں رابیل! میں ایسا نہیں ہوں۔میرا تو خود دل چاہتا ہے کہ اس ملک کی جڑیں کھوکھلی کرنے والوں کو چن چن کر واصل جہنم کردوں۔نیست و نابود کردوں... مگر بہت بااختیار ہونے کے باوجود میرے ہاتھ ابھی بھی بندھے ہوئے ہیں۔اب مجھے ایاز سرفراز جیسا رہبر نہیں ملے گا۔سی ایس پی تیمور ثقلین سے لے کر ڈی آئی جی اکرام رحمن تک میری جان کے دشمن ہیں۔ان کا بس نہیں چل رہا کہ وہ مجھے صفحہ ہستی سے ہی مٹادیں۔تم مجھے بزدلی کا طعنہ

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

مت دو' میں اس میدان میں ایک مقصد لے کر آیا تھا شہادت کا رتبہ یا پھر فتح... زندگی سے کبھی اتنا پیار نہیں ہوا' بس اب تم سے بچھڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ہر لمحہ زندہ رہنے کی خواہش بڑھتی جارہی ہے۔جب بھی خیال آتا ہے کہ اگر میں مرگیا وہ بھی اپنے بچے کو دیکھے بغیر تو آخری سانس تک ایک تشنگی سی دل میں رہے گی۔" وہ پرعزم تھا مگر آخر میں اس کا لہجہ ٹوٹ سا گیا تھا۔رابیل کی آنکھیں جھلملانے کو بے تاب ہوگئیں۔دل چاہ رہا تھا کہ اسے روک دے کہ وہ ایسی باتیں مت کرے مگر دل خود بھی چاہ رہا تھا کہ آج اس سے جی بھر کر باتیں کرے۔وہ جس مقصد کے لئے نکل رہا ہے وہاں نہ جانے اس کے لئے کیا ہو۔

"اب ایسی باتیں کرکے اپنا مقصد اور عزم مت کھوئیں... خوش خوش جائیں' اپنی طرف نہیں دیکھیں۔ان ماؤں کی طرف دیکھیں نہ جانے کتنی ماؤں کی گودیں ایسے ہاتھ برباد کرچکے ہیں... کل جب ہمارا بچہ ہوگا تو کیا پتہ کون سے

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

ہاتھ اس کی طرف لپک آئیں۔بہتر یہی ہے کہ ان ہاتھوں کو ابھی سے کاٹ دیں۔" وہ بہت حوصلے سے اسے سمجھا رہی تھی۔

"تم... کتنی حوصلہ مند ہو... تمہیں دیکھ کر مجھے تم پر رشک آتا ہے... کبھی نہیں تم ڈگمگائیں۔اب بھی تم میری راہ کی کرن و روشنی ہو... میری محبت ہو..." عبدالباری نے بہت جذب سے اسے خود میں سمیٹ لیا تھا۔آنسو بہنے کو بے تاب تھے۔وہ بمشکل پیچھے دھکیل رہی تھی۔دھیرے دھیرے مسکرا رہی تھی جب کہ جسم جان کنی کے عمل سے گزر رہا تھا۔کتنا عزیز ہو گیا تھا وہ اسے۔اب اس کے بغیر رہنے کا تصور ہی سوہانِ روح تھا۔

"ابھی نکل رہے ہیں...؟" خود کو کمپوز کرتے ہوئے پوچھا۔

"ہوں... بس دعا کرنا۔" عبدالباری نے اس کے کندھے پر اپنا سر رکھ دیا تھا۔وہ اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرتی رہی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

کچھ دیر بعد وہ چلا گیا۔وہ جیسے جیسے دور ہو رہا تھا رابیل کی نگاہوں میں آنسو بھرتے جا رہے تھے۔

"اللہ آپ کا حامی و ناصر ہو... اللہ آپ کو اپنے مقصد میں کامیاب کرے... اس وطن کے دشمنوں کو نیست و نابود کرے۔" اس کے ہونٹ دعا کر رہے تھے۔

...☆☆☆...

اس دفعہ بھی عبدالباری سرخرو و کامیاب لوٹا تھا' پورا گروہ گرفتار کر لیا گیا تھا صرف دو افراد بھاگنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔وہ یہ سب اپنے طور پر کر رہا تھا۔تیمور ثقلین سی ایس پی کی طرف سے اس پر بہت دباؤ تھا مگر وہ کسی کی بھی نہیں سن رہا تھا۔کسی کو بھی خاطر میں نہیں لا رہا تھا چونکہ اس کا گزشتہ ریکارڈ بے داغ تھا سو اس کے متعلق کوئی عملی قدم بھی نہیں اٹھا رہا تھا۔وہ ہر کیس بہت احتیاط سے حل کرتا تھا۔گزشتہ واقعات کی طرح اس نے اس کیس

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

کی بھی پریس میں اور پورے میڈیا کے ذریعے کوریج کروادی تھی سو کوئی بھی اس پر ہاتھ ڈالتے ہوئے سو بار سوچ رہا تھا جب کہ اس دفعہ اس نے جن لوگوں کو گرفتار کیا تھا انہوں نے ڈی آئی جی اکرام رحمن کے متعلق کافی کچھ اگلا تھا۔عبدالباری کا اب اگلا ٹارگٹ اکرام رحمن تھا مگر وہ اس پر ہاتھ ڈالنے سے پہلے ہر طرح سے تسلی کرلینا چاہتا تھا۔مضبوط اور ٹھوس شواہد کی روشنی میں پکے ہاتھ ڈالنا چاہتا تھا۔

وہ اپنے آفس میں تھا جب ارقم کی کال آئی تھی۔وہ فوراً نکل کھڑا ہوا تھا۔ارقم کے پاس اکرام رحمن کے متعلق کافی ثبوت تھے۔ادھر اُدھر کی بھاگ دوڑ میں عبدالباری کا سارا دن نکل گیا تھا۔شام کے قریب وہ گھر لوٹا تھا' سامنے سب ہی پریشان و متفکر دکھائی دیئے تھے۔

"کیا ہوا...؟" بھابی' امی اور رابیل کو روتے دیکھ کر اس نے پوچھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"صبح فہد اسکول گیا تھا اسے کسی نے اغوا کرلیا ہے... اس کے اسکول سے پتہ کروایا تو علم ہوا کہ کوئی دو آدمی تمہارا نام لے کر اسے لے گئے تھے۔" بابا نے بتایا وہ حیران و ششدر رہ گیا۔

"تھوڑی دیر پہلے کچھ نامعلوم لوگوں کا فون آیا ہے... سخت دھمکیاں دے رہے تھے۔وہ کہہ رہے تھے اگر ہمیں فہد زندہ سلامت چاہیئے تو تم ان کے گرفتار کئے ہوئے آدمیوں کو چھوڑ دو..." وہ چپ کا چپ کھڑا رہ گیا۔رابیل اپنے بچے کی بات کررہی تھی اور یہاں وہ ہاتھ ان کے گھر بھی پہنچ گئے تھے۔فرقان بھائی نے بتایا۔

امی' بھابی کا رو رو کر برا حال ہورہا تھا۔رابیل... رابیل جس کی اپنی حالت ان دنوں کچھ ایسی تھی کہ اسے جتنا بھی ٹینشن وغیرہ سے دور رکھا جاتا اتنا ہی بہتر تھا مگر وہ اپنی حالت کی پروا کئے بغیر بھابی اور امی کے ساتھ لگی دل جوئی کررہی تھی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"رابطہ کرنے کے لئے انہوں نے کوئی میسج وغیرہ تو چھوڑا ہوگا..." فہد تو اسے بھی بہت عزیز تھا۔یہ اور بات تھی کہ کبھی آگے بڑھ کر مظاہرہ نہیں کیا تھا اور اب...

"یہ نمبرز لکھوائے تھے انہوں نے۔ہم نے ایک دو دفعہ ان نمبروں کو ٹریس کروانے کی کوشش کی ہے مگر کوئی رسپانس ہی نہیں مل رہا..." بابا نے اسے ایک پرچہ تھمایا تھا۔وہ بغور دیکھنے لگا۔

"بے فکر رہیے اور حوصلہ کیجئے۔میں دیکھتا ہوں... انشاء اللہ فہد زندہ سلامت گھر آئے گا۔" پرچہ جیب میں ڈال کر وہ باہر نکل گیا تھا۔

"باری... رکو..." ابھی وہ گاڑی میں بیٹھ رہا تھا جب رابیل کی آواز پر رک گیا۔پلٹ کر اسے دیکھا' رو رو کر آنکھیں سوجی ہوئی تھیں۔بڑی سی چادر میں اپنے وجود کو چھپائے وہ اس کے قریب آئی تھی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"خیال رکھیئے گا... کسی بھی لمحے جذباتی نہ ہوجائیے گا... ایک طرف وطن کے دشمن ہیں تو دوسری طرف فہد... بس ہمیں فہد چاہیئے زندہ سلامت... کچھ بھی کریں بس وہ ہمیں لادیں ورنہ بھابی رو رو کر مرجائیں گی..." ہاتھوں میں چہرہ چھپا کر وہ رو پڑی تھی۔عبدالباری نے لب بھینچ لئے تھے۔

"حوصلہ رکھو... انشاء اللہ وہ مل جائے گا۔" آگ جب گھر کو لگتی ہے تو علم ہوتا ہے کہ اس کی تپش کیا ہے۔اس نے اس سے دعویٰ بہت بڑا کیا تھا اور آج... عبدالباری اس کا کندھا تھپتھپا کر چلا گیا تھا۔خون کے رشتوں کی کشش اور دکھ کتنا گہرا ہوتا ہے' پیچھے وہ ڈبڈبائی آنکھوں سمیت اسے دیکھتی رہی۔

عبدالباری نے ان لوگوں سے رابطہ کیا' مصالحت کی کوئی راہ نکالنا چاہی مگر وہ کسی بھی طرح آمادہ نہ ہوئے۔فہد کے بدلے ان کی ڈیمانڈ بہت بڑی تھی۔اس نے بڑی جان جوکھوں سے یہ کیس حل کیا تھا' بہت سا دباؤ برداشت کیا تھا

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

حتیٰ کہ موت کی بھی پروا نہ کرتے ہوئے بے خوف و خطر آگ میں کود پڑا تھا۔ایک طرف اگر وطن کی باگ ڈور سنبھالنے والے نونہالوں کا مستقبل خطرے میں تھا' مٹی کا قرض تھا تو دوسری طرف عزیزازجان ہستی تھی۔وہ کبھی بھی رشتوں کے متعلق اتنا حساس نہیں ہوا تھا سوائے رابیل کے مگر اس موڑ پر آکر وہ الجھ گیا تھا۔

"وطن سے بڑھ کر کوئی چیز اہم نہیں... جب یہ وطن ہی نہیں ہوگا' اس کی باگ ڈور سنبھالنے والے ہاتھ ہی نہیں ہوں گے تو پھر کیا ہم اور کیا ہمارے بچے..." خود سے لڑتے لڑتے ایک فیصلہ ہوگیا تھا۔خون کی کشش سے زیادہ وطن کی محبت جیت گئی تھی۔ایک نئے عزم' ایک نئے ولولے کے ساتھ وہ میدان میں اترنے کے لئے تیار تھا۔تیاری ہر طرح سے مکمل تھی' زندگی اور موت اللہ کے ہاتھ میں ہے۔وہ بہتر تدبیر تو کرسکتا تھا اور وہ آخری دم تک اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

جدید دور تھا' سب لوگ بہروپ بدلے ہوئے تھے۔پوری پلاننگ کی گئی تھی۔کمی تو وہ پہلے بھی کوئی نہیں ہونے دیتا تھا اس دفعہ خاص تیاری کی تھی۔بہت خفیہ پیمانے پر کارروائی کی گئی تھی۔زمین کی تہہ تک جا کھنگالا تھا۔فہد صحیح سلامت مل گیا تھا مگر وہ خود اس ریڈ میں بری طرح زخمی ہوا تھا۔

ارقم' فہد کو گھر لے گیا تھا۔گھر کے ارد گرد پولیس کا سخت پہرا لگوادیا گیا تھا۔خود تو وہ اس حالت میں بھی نہ تھا کہ کچھ کرسکتا۔ارقم کو سخت تاکید کی تھی کہ گھر والوں کو اس کے زخمی ہونے سے قطعاً بے خبر رکھا جائے اور ارقم نے اور دوسرے ساتھیوں نے اس کے کام کو بخوبی سرانجام دیا تھا۔پیچھے گھر والے قطعی بے خبر تھے' سب یہی سمجھے ہوئے تھے کہ وہ کسی نہ کسی کام میں الجھا ہوگا البتہ فون پر ایک دو دفعہ بات کی تھی جس سے گھر والے مطمئن ہوگئے تھے۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

اسے اسپتال میں تیسری رات تھی' ڈاکٹر نے اسے اوکے کردیا تھا اور بیڈ ریسٹ کی تاکید کی تھی۔رات اسپتال میں گزارنے کی بجائے اس نے ارقم سے چھٹی لینے کی بات کی تھی۔دو بجے کے قریب وہ گھر پہنچا تھا' ارقم اسے گھر چھوڑ کر چلا گیا تو وہ کمرے میں آگیا۔گیٹ پر چوکیدار تھا' اس نے دروازہ کھولا تھا' اسے ایک دو خاص تاکیدیں کرکے وہ اندر آیا تھا۔اس کا خیال تھا کہ رابیل سوئی ہوگی مگر اسے جائے نماز پر کھڑے دیکھ کر رک گیا۔وہ شرٹ اتار کر صوفے پر نیم دراز ہوگیا۔جولائی کا مہینہ چل رہا تھا' گرمی خاصی زوروں پر تھی۔ ڈاکٹر کی دی گئی میڈیسن سے غنودگی طاری ہورہی تھی مگر وہ اتنی جلدی رابیل سے بات کئے بغیر سونا نہیں چاہتا تھا۔سلام پھیر کر پلٹ کر رابیل نے دیکھا' عبدالباری کو روم میں دیکھ کر حیران ہوئی۔عبدالباری کی اس وقت جو حالت تھی وہ زیادہ شاک زدہ کرگئی۔سینے' بازو پر پٹیاں بندھی ہوئی تھیں۔وہ بہت سرعت سے اس کی طرف آئی تھی۔اس دن سے غائب تھا' فہد کو بھیج دیا تھا'

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

خود نہیں آیا تھا۔فون پر ایک دو دفعہ بات ہوئی تو سب خیریت ہے کہہ کر تسلی دے دی مگر اب یہ حالت... وہ آنکھیں بند کئے نیم دراز تھا۔

"باری...!" وہ گھٹنوں کے بل اس کے سامنے بیٹھی تھی۔باری نے بوجھل آنکھیں کھول دی تھیں۔

"یہ سب کیا ہے باری...؟" اس کے گھٹنوں پر ہاتھ رکھے وہ پوچھ رہی تھی جب کہ آنکھیں بس بہنے کو بے تاب تھیں۔

"ایک قرض تھا محبتوں کا' رشتوں کا' خیال ہی نہ رہا اور یہ حالت ہوگئی۔اب دعا ہے کسی طور مٹی کا قرض بھی اتاردوں... صد شکر میں خودغرض نہ بنا ورنہ یہ محبتیں بہت بڑا خراج مانگ رہی تھیں۔بس اب تو وطن کی راہوں کو اپنے خون سے منور کرنا باقی ہے۔" وہ بوجھل آواز میں بوجھل آنکھیں لئے نہ جانے کیا کہہ رہا تھا۔اس کی حالت رابیل کے لئے ناقابل برداشت تھی۔کب دیکھا تھا

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

اس نے کبھی اس شیر جوان مرد کو یوں اس حالت میں۔غنودگی طاری تھی اس پر۔رابیل نے اسے جھنجوڑ ڈالا تھا۔

"باری... ہوش کریں... پلیز بستر پر چل کر لیٹیں۔" روہانسے لہجے میں کہا گیا تھا۔باری اٹھ کھڑا ہوا تھا۔رابیل نے اپنے کمزور سے وجود کا سہارا دیا تھا۔ لیٹ کر وہ بمشکل آنکھیں کھول کر مسکرایا۔

"اسی لئے میں گھر نہیں آرہا تھا... جانتا تھا اس حالت میں دیکھ کر تم سب لوگ پریشان ہوجاؤ گے۔" اسے مسلسل آنسو بہاتے دیکھ کر باری نے ٹوکا تو وہ ضبط کھوگئی۔

"تو پھر میں کیا کروں... بتائیں مجھے' میں کیا کروں...؟" وہ اس کے کندھے پر اپنا سر رکھ کر پھوٹ پھوٹ کر روئی تھی۔حتیٰ کہ یہ بھی خیال نہیں رہا تھا کہ اس کے سینے پر زخم ہیں۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"رابیل..." درد ناقابل برداشت ہوا تو اس نے اپنے کندھے سے اس کا سر ہٹایا۔عبدالباری کے چہرے پر تکلیف کے آثار دیکھ کر وہ خود ہی نادم ہوگئی تھی۔

"آئم سوری... کیسے ہوا یہ سب؟" خود پر کچھ قابو پاکر پوچھا۔عبدالباری نے آہستہ آہستہ اسے ساری تفصیل کہہ سنائی۔

"بس زخم ہیں... چند دنوں میں نارمل ہوجائیں گے... اسپتال میں سخت بے چینی محسوس کررہا تھا۔ڈاکٹروں کی مسیحائی سکون نہیں دے رہی تھی۔تمہیں دیکھنے کی طلب تھی بس رات کے اس پہر سب چھوڑ چھاڑ کر تمہاری مسیحائی میں چلا آیا۔" وہ کہہ رہا تھا۔کتنی شدت تھی جذبوں میں' وہ جواب میں کچھ بھی نہ کہہ پائی۔بس اس کا سر اپنے ہاتھوں سے دبانے لگی۔اس کے ہاتھوں کی نرماہٹ تھی شاید کہ وہ بہت جلد غافل ہوگیا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

وہ جب تک ٹھیک نہیں ہوا تھا چھٹی پر ہی تھا۔گھر میں سب ہی اس کے آگے پیچھے اس کی خاطر مدارت میں لگے ہوئے تھے۔

پورے ایک ہفتے بعد اس نے آفس کا دوبارہ چارج سنبھالا تھا۔بہت سے کام تھے نمٹانے والے پھر ارقم اس کا رائٹ ہینڈ اس کے ساتھ ساتھ تھا۔چند دن وہ بہت مصروف رہا تھا۔بچوں کو اغوا کرنے والے ملزمان کا ریمانڈ جاری کرواکر پوچھ گچھ کے بعد ان کا کیس عدالت میں چل رہا تھا۔وہ بہت مصروف تھا' اوپر سے وہ اکرام رحمن کے پیچھے لگا ہوا تھا۔وہ دفتر میں تھا جب اس کے سی ایس پی تیمور ثقلین کا فون آگیا تھا۔

"تمہاری کارروائیاں دن بہ دن ناقابل برداشت ہوتی جارہی ہیں ایس پی عبدالباری!" تیمور ثقلین کافی برہم لہجے میں مخاطب تھا۔

"خیریت سر...! میں سمجھا نہیں..." اس کا انداز اگرچہ مؤدب تھا مگر کسی بھی خوف سے عاری تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"تمہارے خلاف کئی شکایتیں آرہی ہیں... تم اپنے اختیارات کا ناجائز فائدہ اٹھارہے ہو۔ہم چپ ہیں ورنہ تمہارے ہاتھ باندھنا مجھے خوب آتا ہے۔"

"تو پھر نمٹ لیں ناں... میرے ہاتھ بالکل صاف ہیں' کسی بات کا کوئی خوف نہیں ہاں البتہ آپ اپنی فکر کریں۔سنا ہے کرسی سے بڑا پیار ہے آپ کو..." وہ بھلا اپنے باپ سے نہیں ڈرا تھا اب کیا خاک ڈرتا۔

"تم عبدالباری پچھتاؤ گے... سن لو... ڈی آئی جی صاحب آج کل میں تمہارا فیصلہ کرنے والے ہیں..." وہ غرایا تھا۔وہ ہنس دیا۔

"ضرور' میں بھی منتظر ہوں ڈی آئی جی کس حد تک جاسکتے ہیں۔خوش خبری سنادیجئے انہیں بھی کرسی بڑی پیاری ہے' میں بھی آج کل میں کچھ انوکھا کر دکھانے والا ہوں۔" اس نے بھی دھمکی دی تھی اور فون بند کردیا تھا۔

اس نے دھمکی دی تھی۔اکرام رحمن اور تیمور ثقلین نے کوئی قدم نہیں اٹھایا تھا اور جواباً وہ بھی خاموش رہا تھا۔وہ ہَوا کا رخ دیکھ رہا تھا۔وہ منتظر تھا کہ یہ

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔دن اپنے مخصوص چکر میں تھے' وہ کسی کی پروا کئے بغیر اپنے کام کررہا تھا۔تیمور ثقلین اور اکرام رحمن بالکل خاموش تھے۔ اسے ان کی خاموشی بہت کھٹک رہی تھی مگر وہ بالکل پہل نہیں کرنا چاہتا تھا۔

وہ اس وقت گھر پر تھا' نہاکر نکلا تھا جب اس کے موبائل کی اسکرین چمکنے لگی تھی۔

"ہیلو..."

"بہت خطرناک کھیل شروع کیا ہے عبدالباری...! میں خاموش تھا صرف اس لئے کہ میں مصالحت چاہتا تھا اور تم نے..."

"ہرگز نہیں ڈی آئی جی صاحب' آپ خاموش نہیں تھے اندر ہی اندر مجھے ختم کرنے کی سازشیں کررہے تھے۔ہاں البتہ چپ ضرور تھے صرف اس لئے کہ تم اپنی کرسی بچانے کے چکر میں ہو۔میرے پاس تمہارے متعلق جو ثبوت ہیں

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

وہ اتنے ٹھوس اور جامع ہیں کہ تم لاکھ کوشش کرلو مگر اپنا بچاؤ نہیں کرپاؤ گے... تیمور ثقلین اور تم جیسے دس اور بھی آجائیں تو عبدالباری کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے۔میں یا میرا ایمان اتنا کمزور نہیں کہ تم جیسے لوگوں کی گیدڑ بھبکیوں سے ڈر جاؤں... اپنا بوریا بستر سمیٹ لو' آج سے تمہارے دن گنے جاچکے ہیں۔" اسے اچھی طرح سناکر موبائل آف کرکے بڑبڑانے لگا تھا۔ رابیل کمرے میں آئی تو اس کا موڈ آف دیکھ کر حیران ہوئی۔

"خیریت جناب! یہ موڈ شریف اتنا برہم کیوں ہے جب کہ ابھی کچھ دیر پہلے آپ کو اچھے خاصے رومینٹک موڈ میں چھوڑ کر گئی تھی۔" چائے کا کپ اسے تھماکر اس نے چھیڑا تو وہ مسکرا اٹھا۔

"کچھ نہیں یار... تم بھی بس نا..." وہ بستر پر بیٹھ کر چائے پینے لگا تھا۔

"باری! کیا بات ہے' پریشان ہیں..." چائے پیتے ہوئے بھی وہ الجھا ہوا تھا۔وہ پوچھے بغیر نہ رہ سکی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"ہوں... نہیں... ہاں ڈاکٹر کیا کہہ رہی تھیں۔" آج وہ ڈاکٹر سے چیک اپ کروا کر آئی تھی' اسی بابت وہ پوچھ رہا تھا۔

"اگلے ماہ کی چودہ یا پندرہ کی ڈیٹ دی ہے۔ویسے تو ڈاکٹر مطمئن ہی ہے۔"

وہ سر ہلا گیا تھا' انداز اب بھی پرسوچ تھا۔

"کوئی خاص بات ہے؟"

"ہاں... نہیں... بس لگتا ہے تیمور ثقلین اور اکرام رحمن مل کر کوئی پروپیگنڈہ کررہے ہیں میرے خلاف۔ارقم کو ان کے پیچھے چھوڑا ہوا تو ہے میں نے مگر صورت حال واضح نہیں ہورہی۔" وہ بتانے لگا تھا۔

"بہت غلط کھیل ہے یہ... مجھے تو بڑا ڈر لگ رہا ہے۔آپ کچھ دن خاموش ہوجائیں... دیکھیں تو سہی وہ کیا کرتا ہے پھر کوئی قدم اٹھائیں۔"

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"تمہارا مطلب ہے... پسپائی..." وہ تلخ ہوا۔

"نہیں... میرا یہ مطلب نہیں۔یہ حالات ابھی آپ کے لئے سازگار نہیں ہیں... بادِ مخالف میں آپ کبھی بھی روشنی کا دیا نہیں جلاسکیں گے... کچھ دن رُک جائیں' انتظار کریں... ہَوا کا رُخ دیکھیں اور پھر تیر چلائیں... ورنہ کچھ ہاتھ نہیں آئے گا... یہ ذاتی مخالفت نہیں ہے' وطن کی ساکھ کا سوال ہے جب کہ وہ ذاتی دشمنی پر اتر آیا ہے۔"

"اب تک تو میں ہَوا کا رُخ ہی دیکھ رہا تھا مگر اب انتظار کرنا میرے بس میں نہیں... جب تک میں تیر چلاؤں گا یہ وطن' اس کی سلامتی... اس کی بقا خطرے میں ہوگی۔اب میں ایک لمحے کا بھی انتظار نہیں کرسکتا... یہ جان کیا ہے' اللہ کی دین ہے۔کیا حرج ہے اگر اس کی راہ میں چلی جائے۔تو رابیل جان! میں ہارا بھی تو شہادت جیسا رُتبہ ہوگا' جیتا تو غازی ہوں گا۔یہ احساس ہوگا کہ یہ جان وطن کی امانت تھی اور وطن کے کام آگئی جو مقصد دل میں

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

لے کر چلا تھا اس کی خاطر اگر یہ بے کار سی جان بھی چلی جائے تو کوئی خوف نہیں... یہ تو وطن کی مٹی کا قرض ہوگا اگر میرے خون کا آخری قطرہ بھی اس ملک کی مٹی میں جذب ہوگا تو سمجھوں گا میں نے اپنا حق ادا کردیا ہے۔ میں گناہ گار تھا مگر اللہ نے دل میں ایک روشنی جلادی تھی۔ آخری سانس تک لڑوں گا۔" وہ پرعزم تھا' آنکھوں میں ایمان کے ستارے چمک رہے تھے۔

"آمین..." رابیل کی آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں مگر ہونٹ کہہ رہے تھے۔

...☆☆☆...

عبدالباری نے آخرکار بلی تھیلے سے نکال ہی لی تھی۔ اکرام رحمن سے متعلق تمام ثبوت منظرعام پر لے آیا تھا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ نہ صرف اکرام رحمن خود مستعفی ہوا بلکہ ساتھ ہی تیمور ثقلین کا مستقبل بھی خطرے میں ڈال گیا۔ اس دفعہ بھی اس نے میڈیا کا سہارا لیا تھا اور یہی اس کا مثبت پوائنٹ تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

کمپیوٹر کا دور تھا' خوب کوریج کیا گیا کیس کو۔ عبدالباری کو توقع سے بڑھ کر کامیابی ملی تھی۔

"تیمور ثقلین! تم بھول گئے ہو تم ایک عام ہیڈ کانسٹیبل تھے اور میں تمہیں سی ایس پی کے عہدے پر لایا تھا اور اب تمہارا ماتحت میرے پرخچے اُڑانے پر تُلا ہوا ہے۔" اکرام رحمن نے تیمور ثقلین کے آفس فون کیا تھا' وہ خوب برہم ہورہا تھا۔

"میں شرمندہ ہوں سر! یہ لڑکا اپنے ارادوں میں اٹل ہے۔ اس طرح چال چلتا ہے کہ سمجھ ہی نہیں آرہی... سب سے بڑی بات یہ ہے کہ وہ میڈیا کو استعمال کررہا ہے۔ میں نے بہت کوشش کی ہے' وہ پیسوں وغیرہ کے لالچ میں آنے والا نہیں۔"

"تو پھر کیا دیکھ رہے ہو۔ٹپکادو اس کو' اس سے پہلے کہ اس کے ہاتھ تمہاری گردن تک پہنچیں... کوئی بھی طریقہ استعمال کرو... راستے سے ہٹادو' منظر سے غائب کردو... اب میری زندگی کا سوال ہے..." وہ کافی پریشان تھا۔

"سر میں کچھ بھی نہیں کرسکتا۔اس طرح ہم پھنس بھی سکتے ہیں ہاں البتہ ایک اور طریقہ ہے جس سے نہ صرف یہ کیس ختم ہوسکتا ہے بلکہ آپ بحال بھی ہوجائیں گے اور یہ لڑکا بھی منظر سے ہٹ جائے گا۔" تیمور ثقلین کے شیطانی ذہن نے کہا۔

"وہ کیا... جلدی بولو..." وہ بے تاب تھا جاننے کو۔

"آپ کچھ دن خاموش رہیں... ریلیکس ' میڈیا پرسکون ہوجائے' اس کیس کو اسی طرح رہنے دیں۔آپ کے اتنے تعلقات ہیں انہیں استعمال کریں۔ہر جگہ آج کل پیسہ استعمال ہورہا ہے' سب عبدالباری جیسے نہیں ہیں۔یہاں بہت سے لوگ پیسے سے خریدے جاتے ہیں' ان کو مجبور کریں کہ وہ اس کا ٹرانسفر

کردیں۔آج کل اگست کے مہینے کے سلسلے میں مختلف پروگرام ترتیب دیئے جارہے ہیں۔رضاکارانہ طور پر بہت سے لوگوں کی خدمات حاصل کی جاتی ہیں' اگست کا مہینہ آنے والا ہے اور یوم پاکستان کے سلسلے میں ملک بھر میں جہاں بے شمار تقریبات منعقد ہوتی ہیں وہی تخریبی کارروائیاں بھی

کی جاتی ہیں۔خاص طور پر کراچی اور لاہور میں۔بھجوادیں اسے وہاں' لاہور یا کراچی۔اس کے اندر وطن کی بڑی محبت ہے' کروادیں ٹرانسفر ادھر کوئی گولی اسے بھی لگ سکتی ہے۔اگر نہ بھی لگی ہمیں کیا' یہاں کوئی اور آجائے گا پھر آپ افسرانِ بالا سے کہہ سن کر کیس کلیئر بلکہ ختم کرالیجیئے گا۔اس طرح آپ بحال بھی ہوجائیں گے اور ہمارے اوپر کوئی اعتراض بھی نہیں آئے گا۔جہاں تک میڈیا کی بات ہے تو یہاں بے شمار ایسے کیس ہوتے رہتے ہیں' کون پوچھتا ہے۔آج مرے کل دوسرے دن والی بات ہے۔کوئی پوچھ گچھ نہیں ہوگی۔بس جلد از جلد اس کے ٹرانسفر کے آرڈر جاری کروادیں۔یہ کام کر

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

تو میں بھی سکتا ہوں اس طرح مجھ پر شک ہوسکتا ہے' بس یہی شو کروائیں کہ اوپر سے آرڈر آئے ہیں۔"

تیمور ثقلین کے سازشی ذہن نے ایک نیا منصوبہ ترتیب دیا تھا۔

"واہ یار تم تو بڑے کام کی چیز نکلے... پہلے کہاں تھا یہ مشورہ... جلد ہی کچھ کرواتا ہوں' چند دنوں میں ہی..." اکرام رحمن خوش ہو کر کہہ رہا تھا۔

وہ قہقہے لگارہا تھا' اس کے مکروہ قہقہوں کا ساتھ تیمور ثقلین نے بھی دیا تھا۔

...☆☆☆...

ادھر ابھی اگست کا مہینہ بھی شروع نہیں ہوا تھا اور سب کچھ یوں آناً فاناً ہوا تھا کہ عبدالباری حیران تھا۔اس کے لاہور ٹرانسفر کے آرڈر آگئے تھے۔وہ سمجھ تو گیا تھا کہ کن لوگوں کی سازش ہے مگر اسے کام کرنا تھا' یہاں نہیں تو لاہور جاکر۔یہاں جب تک وہ رہا تھا پوری ایمان داری سے اپنا کام سرانجام

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

دینے کی کوشش کی تھی اور اب اسے لاہور چلے جانا تھا۔اکرام رحمن کا کیس چل رہا تھا' ثبوت تو ٹھوس اور جامد تھے امید تھی کہ وہ بچ نہیں پائے گا سو وہ مطمئن تھا۔

وہ لاہور جانے کی تیاری کررہا تھا۔رابیل اس کا سامان تیار کررہی تھی۔آج کل اس کی حالت ایسی تھی کہ اسے ہر لمحہ اس کی ضرورت پڑسکتی تھی اگر فرض کی ادائیگی کا احساس نہ ہوتا تو وہ رک جاتا۔

"دیکھ لیں کوئی چیز رہ تو نہیں گئی... چیک کرلیں..." بیگ تیار کرکے اس نے کہا تھا۔عبدالباری اسے دیکھنے لگا۔یہاں سے جانے کو دل نہیں مان رہا تھا۔ایک بے نام سی افسردگی و یاس نے دل کو اپنے حصار میں لیا ہوا تھا۔

"مجھے یقین نہیں آرہا رابیل...! اکرام رحمن جو میری جان کے درپے تھا وہ اتنی جلدی کیسے ہار مان گیا۔یہ بھی اس کی سازش ہے... مجھے راستے سے ہٹانے کا ایک طریقہ ہے۔" وہ رابیل سے کہہ رہا تھا۔وہ مسکرادی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

”ہوسکتا ہے یہ سازش نہ ہو‘ یہ بھی ہوسکتا ہے نیکی کی جیت ہوئی ہو۔وہ شخص معطل ہوچکا ہے۔اس کا کیس چل رہا ہے۔اللہ نے چاہا تو بہتر فیصلہ ہوگا۔نیکی اور راستی کی ہمیشہ جیت ہوتی ہے۔تو اس پر ایمان پختہ کرلیں‘ آخر کب تک یہ لوگ جیتتے رہیں گے۔نعوذباللہ حق اور سچ غلط چیزیں تو نہیں‘ جب اللہ کے نزدیک ان کا بلند مقام ہے تو وہ زمین میں بھی ان کی حکمرانی پسند کرے گا۔ وہ کبھی بھی اپنے بندوں کے لئے غلط نہیں کرتا۔بس کوئی نہ کوئی مصلحت ہوتی ہے شاید آپ کی ضرورت یہاں سے زیادہ لاہور میں ہوگی‘ یہ بات دل کو سمجھالیں... بس۔“ وہ پھر اس کی روشنی بنی اس کو سمجھارہی تھی۔وہ ہنس دیا۔

”تم ... رابیل... میرا حوصلہ ہو... میری راہ کی روشنی ہو... میں کوشش کروں گا جلدی ملنے آؤں... تم پریشان نہ ہونا اور ان دنوں تو بالکل نہیں...“ وہ ایک دم سب چھوڑ کر اس کی طرف متوجہ ہوگیا تھا۔اس کے وجود کو بازوؤں میں بھرلیا تھا۔وہ خوامخواہ چہرہ جھکا گئی۔نہ جانے کیوں دل کی

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

کیفیت بھی عجب ہورہی تھی۔دل چاہ رہا تھا کہ اسے کہیں بھی نہ جانے دے۔ آنسو بس بہنے کو بے تاب تھے۔وہ بمشکل خود پر کنٹرول کررہی تھی۔

”رابیل! تم رو رہی ہو...“ اس کا چہرہ اپنے ہاتھ سے اوپر کرتے وہ پوچھ رہا تھا۔وہ خود پر ضبط نہ کرسکی تھی۔اس کے سینے پر سر رکھے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

”تم تو یوں رو رہی ہو جیسے میں ہمیشہ کے لئے جارہا ہوں... کم آن جانِ باری‘ یار چند دنوں میں‘ میں لوٹ آؤں گا۔“ اس کے بالوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اسے تسلی دے رہا تھا۔وہ چہرہ اٹھاکر اسے شاکی نظروں سے دیکھنے لگی۔

”ہٹیں پیچھے‘ آپ کو تو تسلی دینا بھی نہیں آتی۔“ وہ ایک دم خفا ہوگئی تھی۔وہ قہقہہ بار ہوا تھا۔پورا کمرہ گونج اٹھا تھا۔

”میری جان! جس جگہ میں جارہا ہوں وہاں تمہارے بیوہ ہونے کے سو فیصد امکان ہیں۔“ وہ اس کے ساتھ ساتھ اپنے دل کو بھی بہلارہا تھا۔رابیل نے کھینچ

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

کے ہاتھ اس کے سینے پر مار دیا۔اپنے کندھوں سے اس کے ہاتھ جھٹک کر پیچھے ہٹ گئی تھی۔بستر سے کشن اٹھا کر دے مارا۔وہ مزید ہنسنے لگا تھا۔

"میرے ساتھ ایسی باتیں مت کیا کریں... زہر لگتے ہیں آپ... میں کیوں بیوہ ہوں' آپ ہوجائیں..." وہ پھر رونے لگی تھی۔اس کی اس بات پر وہ پہلے سے زیادہ کھلکھلا کر ہنسا تھا۔

"یعنی بیوہ..." اس نے جملہ پکڑا تھا۔

"باری..." وہ زچ ہوگئی۔

"اوہ میری جان! اتنے اہم موقع کو یوں لڑ جھگڑ کر آنسو بہا کر ضائع مت کرو... زادِ راہ اکٹھا کرنے دو' تنہائی میں کام آئے گا۔" اس نے اسے پھر بازوؤں میں بھرلیا تھا پھر لہجہ خود بخود آزردہ سا ہوگیا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"میرا دل نہیں چاہ رہا رابی! جانے کو... کوئی ایسا منتر پھونکو کہ یہ گھڑی یہیں تھم جائے... وقت کی گردش رک جائے... پلیز رابیل..." وہ سرگوشی کے سے انداز میں کہہ رہا تھا۔عبدالباری کا سینہ اس کے آنسوؤں سے بھیگنے لگا تھا' اس کے دست و نگاہ کی حدت پرجوش لمس' بے قراریاں و بے تابیاں اس کے اندر کا احوال سنا رہی تھیں۔وہ اس کی قربت میں مزید بکھرتی گئی۔

پھر وہ چلا گیا تھا' ہزارہا وعدے کرکے اور بہلاوے دے کر۔وہ تنہا رہ گئی۔ ایک ایک لمحہ کاٹنا مشکل ہونے لگا۔ان دنوں وہ جس کیفیت سے گزر رہی تھی اس میں اسے کسی ساتھی' کسی اپنے' مونس و غم خوار کی اشد ضرورت تھی۔کچھ دن باقی رہ گئے تھے پھر اس کے پاس بھی عبدالباری کا ایک انمول تحفہ تھا۔ اس کے بغیر یہ باقی ماندہ دن گزارنا مشکل ہوگیا تھا۔نہ جانے کس حال میں تھا وہ فون تو روز کرتا تھا' سب خیریت ہے کہہ کر بھرپور تسلی بھی دیتا تھا' اپنا خیال رکھنے کی خاص تاکید بھی کرتا تھا۔اور وہ تھی کہ اس کے بغیر یہاں

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

ماہیٔ بے آب کی طرح تڑپ رہی تھی۔رات کا آخری پہر اس کے لئے کاٹنا مشکل ہوجاتا تھا۔کمرے میں اس کی سرگوشیاں گونجتیں تودل بے قرار اور تڑپ اُٹھتا۔آنکھوں کی جھڑی لگتی تو پھر رکتی ہی نہ تھی۔یہ محبت تھی' بیوی کے جذبات تھے یا نہ جانے کیا تھا' بس اب دن بہ دن اس کا حوصلہ کم پڑتا جارہا تھا۔

اس کی کنڈیشن کے پیش نظر امی اس کے پاس ہی سوتی تھیں۔اس رات آخری پہر کوئی بھی نہیں سویا تھا۔کل چودہ اگست کا دن تھا' ساری رات ٹیلی ویژن پر پروگرام آتے رہے تھے۔سب ہی جاگ رہے تھے صرف وہی اپنے کمرے میں تھی۔امی اس کے پاس ہی تھیں' ابھی ان کی آنکھ لگی تھی۔رابیل کو نیند نہیں آرہی تھی۔باری کو یاد کرتے کرتے اس کی طبیعت ایک دم خراب ہوگئی تھی۔امی فوراً الرٹ ہوئی تھیں۔فرقان بھائی اور بابا جاگ رہے تھے' کچھ امی انہیں پہلے ہی آگاہ کرچکی تھیں فوراً اسے اسپتال لے جایا گیا تھا۔ان لمحوں

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

میں اسے صرف اور صرف عبدالباری کا خیال آرہا تھا رہ رہ کر۔کتنا شوق تھا اسے اپنے نومولود کو دیکھنے کا اور اب وہ کتنا دُور تھا۔میلوں کے فاصلے پر تھا۔ اسلام آباد سے لاہور تک فاصلہ کم بھی نہیں تھا۔

جنت ایک دم جیسے اس کے قدموں تلے آگئی تھی۔ایک خوب صورت' صحت مند بچے کو اس نے جنم دیا تھا۔عبدالباری کا وارث اس دنیا میں آچکا تھا۔فجر کے قریب کا وقت تھا' چودہ اگست کی روشن تاریخ تھی اور عبدالباری خود قطعی بے خبر تھا۔نہ جانے وہ کہاں تھا؟ کل سارا دن بھی اس نے کوئی فون نہیں کیا تھا۔

بچہ بہت پیارا تھا۔بنا بنایا چھوٹا عبدالباری تھا۔وہ کئی ثانیے یک ٹک اسے دیکھے گئی۔ہر تکلیف' ہر احساس جیسے بُھول گئی۔ماں بننے کی خوشی ہی ایسی انمول تھی۔نہ جانے کب آنکھ کھلی تھی' کمرے میں سب ہی تھے۔وہ دیکھنے لگی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"ماشاء اللہ بہت پیارا ہے ہمارا بیٹا..." امی کہہ رہی تھیں۔وہ مسکرادی۔

"بالکل اپنے باپ پر گیا ہے۔وہی ناک' وہی نقشہ' صرف آنکھیں موٹی موٹی ماں پر ہیں۔" بھابی ریمارکس دے رہی تھیں۔بہت محبت تھی ان کے لہجے میں۔

"بیٹا جو ہوا عبدالباری کا' اسی پر جانا ہے۔" بابا نے بھی مسکرا کر کہا۔

"عبدالباری کو اطلاع دے دی..." اسے جیسے ایک دم یاد آیا تھا۔

"نہیں... ایک دفعہ اس کے سیل پر کوشش کی تھی مگر شاید سیل آف ہے۔" فرقان بھیا نے بتایا تو وہ کچھ مایوس سی ہوگئی۔

باقی کا سارا دن اسی طرح گزر گیا۔کیس بظاہر نارمل تھا مگر وہ بہت کم زور ہوگئی تھی۔ڈاکٹر نے دو دن اسپتال ایڈمٹ رہنے کی ہدایت کی تھی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

رات کو امی سوگئی تھیں' باقی سب گھر چلے گئے تھے۔اس نے سرہانے رکھا موبائل اٹھالیا جو بھابی دے گئی تھیں۔کتنی دیر تک نمبر ملاتی رہی پھر ایک کوشش آخرکار کامیاب ہو ہی گئی۔

"باری... باری... کہاں تھے... سیل کیوں آف کیا ہوا تھا؟" وہ اس کی آواز سن کر رو دینے کو تھی۔بغیر سلام دعا کے ایک دم مخاطب تھی۔

"تم... رابیل... خیریت' رات کے اس وقت...؟"

"آپ تو یہاں سے جاکر جیسے سب کچھ بُھول گئے ہیں... اتنا بھی یاد نہیں رہا کہ آج کیا تاریخ ہے اور ڈاکٹر نے کیا ڈیٹ دی تھی..." اب اس کے آنسو باقاعدہ بہنے لگے تھے۔دوسری طرف وہ سچ مچ چونکا۔

"اوہ نو...! سوری... میری جان! آئم سو سوری... آج کل میں' میں بہت مصروف رہا ہوں... ایک لمحے کی بھی فرصت نہ تھی۔یوم آزادی ہے آج اور میں بُھول گیا کہ ایک اور اہم واقعہ بھی اس ڈیٹ کو میری زندگی میں رونما

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

ہونے والا ہے... رئیلی سوری... بتاؤ سب خیریت ہے نا...“ وہ جاننے کے لئے بے تاب ہوا۔

”آپ کا وارث گزشتہ آخر رات کو چودہ اگست کی تاریخ میں اس دنیا میں آچکا ہے۔“ وہ محجوب سے انداز میں اسے یہ خوش خبری سُنا گئی تھی۔اس وقت یوں حالت ہورہی تھی جیسے وہ سامنے ہو۔

”اوہ رئیلی... رابی! تم سچ کہہ رہی ہو نا... میرا بیٹا پیدا ہوا ہے...“ دوسری طرف سے وہ خوشی سے پاگل ہونے کو تھا۔

”ہوں...“

”اوہ رابیل... تھینک یو اللہ میاں...“ خوشی سے مخمور آواز تھی۔”کیسا ہے وہ...؟“ لہجے میں دنیا بھر کا اشتیاق تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

”میں کیا جانوں... آکر دیکھ لیں نا...“ رابیل کا موڈ ایک دم شگفتہ ہوا تھا‘ دوسری طرف پڑنے والا قہقہہ اسے حقیقتاً گلنار کر گیا تھا۔

”اب تو ایک لمحہ بھی نہیں لگاؤں گا... ہَوا کے دوش پر اُڑتا آؤں گا۔“

”صرف بیٹے کو دیکھنے...“

”نہیں‘ بیٹے کی والدہ ماجدہ کو بھی... پیار کرنے آؤں گا‘ آج کے دن کی اتنی انمول خوشی اسی کے توسط سے تو مجھے ملی ہے۔“ وہ کتنا خوش تھا۔وہ بارِحیا سے کئی لمحے بول بھی نہ سکی۔

”رابیل...“ اس نے پکارا۔

”ہوں...“

”تم ٹھیک ہو نا...؟“ وہ بہت توجہ لئے پوچھ رہا تھا۔وہ مسکرادی۔

”ہوں... کب آرہے ہیں آپ؟“ کچھ ہمت کی تھی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"کیا تم میرے آنے کا عملی ثبوت دوگی... بتاؤ رابیل جانم..." وہ ایک لمحہ بھی ضائع کرنے کو تیار نہیں تھا۔وہ پزل ہوگئی اس کھلے ڈلے انداز پر۔

"آپ بہت..."

"بدنیت ہوں..." اس کا جملہ باری نے اُچک لیا تھا۔وہ کھل کر مسکرائی۔

"وہ تو ہیں..."

"تو پھر ٹھیک ہے۔آکر بتاؤں گا... دل تو چاہ رہا ہے کہ ابھی آجاؤں' بہت اہم ڈیوٹی پر ہوں... صرف انتظار کرو۔دو' تین دن... بس پھر آجاؤں گا۔" وہ سنجیدہ ہو گیا تھا۔

"اور ہاں رابیل! اس وقت بہت بزی ہوں' فی الحال اجازت چاہوں گا۔تم میرے بیٹے کو میری طرف سے بھرپور پیار کرنا..." وہ ایک دم بہت ہی زیادہ عجلت میں لگ رہا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"اور بیٹے کی ماں کو..." رابیل کا جی نہیں چاہ رہا تھا کہ وہ فون بند کرے۔

"بیٹے کی ماں کو ہم خود آکر بنفسِ نفیس ہینڈل کرلیں گے... بس بیٹے کی والدہ ماجدہ تھوڑا سا انتظار کرلے..."

عبدالباری نے فون بند کردیا تھا' وہ اس سے بات کرلینے کے خیال سے ہی سرشار ہوگئی تھی۔

دو دن بعد وہ گھر شفٹ ہوگئی تھی۔اس کا خیال تھا کہ عبدالباری ضرور آجائے گا مگر اگلا دن بھی گزر گیا اور وہ نہ آیا۔وہ انجانے خدشوں میں الجھتی پریشان ہوگئی... حتیٰ کہ اس سے اگلے دن اس کی کال آگئی۔

"آپ بہت جھوٹے اور دغاباز ہیں آنے کا وعدہ کیا اور نہ آئے۔" وہ کوسوں دور تھا' سامنے ہوتا تو نہ جانے کیا حشر کرڈالتی۔اب صرف غصے کا اظہار ہی کرپائی تھی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

”کیسا ہے ہمارا بیٹا...؟“ بہت محبت سے پوچھا گیا تھا۔وہ پھٹ پڑی۔

”مجھے نہیں پتہ... اتنی پروا ہے بیٹے کی تو آکر دیکھ لیں۔“

”لگتا ہے .بہت ناراض ہو میری جان۔“ وہ مسکرارہا تھا۔

”تو اور کیا نہ ہوں... آپ کو کیا علم کتنی تکلیف سہی ہے میں نے۔ایک ایک لمحہ آپ کو کتنا یاد کیا ہے میں نے... اگر مجھے کچھ ہوجاتا تو پھر کیا کرتے آپ...“ وہ رو پڑی تھی بالکل بچوں کی طرح۔عبدالباری کی دوری نے اسے کیا سے کیا بنادیا تھا۔وہ حیران تھا۔

”رابیل... جانِ عزیز... کیا ہوا؟ کیوں رو رہی ہو؟میں تو بہت باحوصلہ اور سمجھ دار سمجھتا تھا تمہیں... اتنی کم حوصلہ تو کبھی نہیں رہیں تم...“ دوسری طرف وہ اس کی کیفیت کے خیال سے حیران و پریشان ہورہا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

”نہیں باری! یہ خول تھا بہادری اور حوصلہ مندی کا... آپ نزدیک تھے تو سب کچھ تھا۔آپ کی دوری نے مجھے بہت کچھ سمجھادیا ہے۔“ وہ رو رہی تھی پوری شدت سے۔پہلی دفعہ وہ یوں خودسپردگی کا

زبان سے اقرار کررہی تھی وہ بھی یوں کھل کر... ورنہ تو عبدالباری کو حسرت ہی رہی تھی کہ وہ بھی کچھ کہہ تو لے۔کس کس انداز میں اسے نہیں چڑاتا تھا اور اب یہ اقرار... عبدالباری کا دل خوش کن انداز میں دھڑکنے لگا تھا۔

”کیا بھلا...؟“

”میں آپ کے بغیر نہیں رہ سکتی... مجھے اپنے پاس بلالیں یا پھر خود آجائیں ورنہ یہ انتظار مجھے مار دے گا۔“ وہ اب بغیر کسی کوما یا فل اسٹاپ کے رو رہی تھی۔وہ اس اظہار پر سرشار ہوگیا تھا مگر اس کے یوں اس قدر شدت سے رونے پر پریشان بھی ہوا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

”میں آرہا ہوں رابیل! صبح تک پہنچ جاؤں گا... بس ایک آخری مرحلہ رہ گیا ہے... بس دعا کرنا کامیاب ہوجاؤں... ورنہ...“ نہ جانے کیا تھا عبدالباری کے لہجے میں‘ وہ روتے ہوئے چونک گئی۔

”باری! کیا بات ہے... کوئی مسئلہ ہے...؟“ آنسو ایک دم صاف کئے تھے۔ دوسری طرف اسے کون سے حالات درپیش تھے وہ قطعی نابلد تھی۔جب سے باری یہاں سے گیا تھا اس نے اس سے کچھ بھی ڈسکس نہیں کیا تھا۔”سب ٹھیک ہے“ کہہ کر ہمیشہ ٹال جاتا تھا۔

”کچھ نہیں رابیل جان! بس فیضؔ یاد آرہے ہیں۔

جس دھج سے کوئی مقتل میں گیا‘ وہ شان سلامت رہتی ہے

یہ جان تو آنی جانی ہے‘ اس جان کی کوئی بات نہیں

میدانِ وفادربار نہیں‘ یاں نام و نسب کی پوچھ کہاں

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

عاشق تو کسی کا نام نہیں کچھ عشق کسی کی ذات نہیں

گربازی عشق کی بازی ہے جو چاہو لگادو ڈر کیسا

گر جیت گئے تو کیا کہنا‘ ہارے بھی تو بازی مات نہیں“

وہ اس کے لہجے کی پھوار میں بھیگتی گئی تھی۔

”باری...“ رابیل کے ہونٹ نیم وا ہو کر پھر ایک دوسرے میں مدغم ہوگئے۔

”کچھ مت کہنا میری جان! بہت کچھ کہنا ہے۔بہت کچھ سُننا ہے۔سب آمنے سامنے کہیں گے۔“ وہ گمبھیر لہجے میں کہہ رہا تھا۔”تم پر بلیک کلر بہت سُوٹ کرتا ہے۔وہ کل پہن رکھنا‘ میں جب آؤں تو تم مجھے اس رنگ میں ملو۔ میرے بیٹے کو بھرپور پیار کرنا اور اپنا ہمیشہ خیال رکھنا... زندگی نے اگر مہلت دی تو اگلی صبح تم سے انشاء اللہ آملوں گا۔“ عبدالباری کا لہجہ شاید ٹوٹ ٹوٹ رہا تھا۔نہ جانے کیا بات تھی۔وہ رو پڑی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"باری! آپ کا بیٹا بالکل آپ پر گیا ہے' بنا بنایا عبدالباری ہے۔صرف آنکھیں مجھ پر ہیں۔" نہ جانے کس احساس سے کٹ کر وہ اسے بتارہی تھی۔لہجے میں حسرتیں تھیں۔

"میرا بیٹا جو ہوا..." انداز اب سرگوشیانہ تھا۔"وہ ایک امید کی کرن ہے ہمارے لئے۔ایک روشن اُمید... تجدید عہد کے دن پیدا ہوا ہے وہ میرے لئے' اندھیری راہوں میں ایک کرن' ایک روشن' ایک عزم لے کر آیا ہے۔ میں لوٹا تو اس کا نام ایمان رکھوں گا۔اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ چودہ اگست کا انمول تحفہ ہے میرے لئے۔"

فون بند ہوچکا تھا' وہ کتنی دیر تک ساکن سی بیٹھی رہ گئی۔نہ جانے کون کون سی تشنگیاں تھیں جو عبدالباری کے لہجے میں بول رہی تھیں۔وہ سمجھ نہیں پارہی تھی۔سب کو ہی علم ہوگیا تھا کہ عبدالباری آرہا ہے۔سب ہی بہت پرجوش تھے اور وہ خود تھی کہ اگلی صبح ہی صبحِ لباسِ فاخرہ بدل کر بچے کے بھی

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

کپڑے بدل کر اس کی منتظر تھی۔جوں جوں وقت گزرتا جارہا تھا اس کا دل بیٹھتا جارہا تھا حتیٰ کہ صبح سے دوپہر کا وقت آگیا۔کتنی دفعہ وہ اس کے سیل پر ٹرائی کرچکی تھی مگر وہ آف تھا۔بیل ہی نہیں جاتی تھی۔اس کا دل ان جانے خوف کے حصار میں سمٹنے لگا۔

بچے کو فیڈ کرکے وہ باہر آئی تھی۔لاؤنج میں رکھے فون کی بیل بجی تھی۔اس نے فوراً آگے بڑھ کر ریسیور اٹھالیا تھا۔باقی سب بھی وہیں تھے' سب متوجہ ہوئے۔

"ہیلو... جی کون... اچھا مسز عبدالباری؟ جی ایک اطلاع ہے آپ کے لئے لاہور سے۔میں ان کا خاص ساتھی ارقم بول رہاہوں..."

"کیسی اطلاع...؟" اس کا دل اُچھل کر حلق میں آ اٹکا گویا ٹانگوں سے جان نکل گئی۔اس خیال سے کہ وہ خود کلام کیوں نہیں کررہا جب کہ اس وقت اسے یہاں اس گھر میں ہونا چاہئے تھا اور اب یہ فون...؟

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

”میرے اللہ... میرے حافظ...! مجھ پر میری برداشت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالنا...“ رابیل کا رواں رواں عرش الٰہی کی طرف محوِ پکار تھا۔

”ایس پی عبدالباری صاحب جب سے یہاں لاہور آئے ہوئے تھے کچھ نادیدہ ہاتھ ان کے پیچھے لگے ہوئے تھے‘ ہر موقع پر وہ بال بال بچ جاتے تھے پھر انہوں نے سراغ بھی لگوالیا کہ یہ نادیدہ ہاتھ کن لوگوں کے ہیں۔وہ جرم کی دنیا میں اچھے نام سے یاد نہیں کئے جاتے تھے۔وطن کے محافظ جب اس کے دشمن بن جائیں تو پھر ان کے سینوں میں دل کی جگہ پتھر ہوتے ہیں۔غاصب و عیار چہروں کے مالک بے ضمیر لوگ ہوتے ہیں۔عبدالباری صاحب جو ایک خاص مقصد کے لئے لڑنے کو اس میدان میں اُترے تھے وہ اب کیسے ان لوگوں کو جانے دیتے۔اس ملک کی مٹی کا قرض ادا کرنا چاہتے تھے اپنے خون کا نذرانہ دے کر اس ملک کو شرانگیزوں سے پاک و صاف کرکے۔وہ دن رات کی پروا

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

کئے بغیر وہ صرف ان ہاتھوں کو کاٹ دینا چاہتے تھے جو ملک کے ناسور تھے اور اندر ہی اندر وطن کی جڑیں کھوکھلی کررہے تھے۔اس کام کے لئے انہوں نے مجھے بطورِ خاص اسلام آباد سے لاہور بلوایا تھا۔کچھ غیر ملکی بندے تھے جو اس وطن کے اہم راز اور ویڈیو کیسٹس وغیرہ حاصل کرنا چاہتے تھے۔بے ضمیر وطن کے غدار حکام اعلیٰ ان کے ساتھ ملے ہوئے تھے۔چودہ اگست والے دن جب وہ بادشاہی مسجد میں علامہ اقبال کے مزار پر سلامی پیش کرتے افسران کے ساتھ تھے تو اس کے بعد بھی ان پر ایک حملہ ہوا تھا۔وہ بال بال بچے تھے‘ قدرت کو شاید ابھی کچھ اور منظور تھا۔وہ زندہ بچ گئے۔دشمنوں کا مقصد ان کو اپنے راستے سے ہٹانا تھا۔وہ ایک عرصے سے ان کی ہٹ لسٹ پر تھے۔

گزشتہ رات بھی عبدالباری صاحب نے کچھ نفری کے ساتھ ان تخریب کاروں‘ غدارِ وطن‘ ضمیر فروشوں پر حملہ کردیا تھا۔ان کے تمام ساتھی ان کو عین وقت پر دغا دے گئے تھے۔وہ سب وطن کے دشمنوں کے ہاتھوں بک گئے تھے۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

آخری دم تک عبدالباری صاحب نے ڈٹ کر بڑی جواں مردی‘ ہمت‘ حوصلے‘ عزم و طاقت سے ان سفاک درندوں کا مقابلہ کیا تھا۔وہ اہم راز اور کیسٹس وغیرہ حاصل کرلی تھیں مگر پھر وہ دشمنوں کی کثیر نفری کے آگے تنہا کچھ بھی نہ کرسکے۔مجھے انہوں نے وہ تمام ضروری راز اور چیزیں دے کر بھگادیا تھا۔میں آخری دم میں ان کا ساتھ نہیں چھوڑنا چاہتا تھا مگر اس ملک کی بقا و سلامتی کے لئے مجبور ہوگیا۔میں ان کی حفاظت نہ کرسکا۔وہ مجھے بھی بہت عزیز تھے۔دشمنوں نے ان کو گولیوں کی بوچھاڑ سے چھلنی چھلنی کردیا تھا۔انہوں نے وطن کی زمین پر آخری سانس تک جنگ لڑی تھی حتیٰ کہ خون پانی کی طرح بہنے لگا تھا۔بہت افسوس سے کہتا ہوں کہ وہ اب اس دنیا میں نہیں ہیں۔آپ حوصلہ کیجئے گا‘ آخری دم تک وہ آپ کو یاد کرتے رہے تھے۔“

فون کی لائن بے جان ہوچکی تھی۔وہ زمین پر بیٹھتی چلی گئی۔

”عبدالباری... بابا... امی... بابا...“

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

اس کے اندر سے کراہیں اُٹھنے لگی تھیں۔بدن سے شعلے سے بلند ہونے لگے تھے۔جان جسم سے نکلتی جارہی تھی... بین تھے... سسکیاں تھیں... کراہیں تھیں... ایک حشر سا برپا ہوگیا تھا پورے وجود میں...

جس دھج سے کوئی مقتل میں گیا

وہ شان سلامت رہتی ہے

چاروں طرف سے صرف ایک ہی آواز گونج رہی تھی۔

وہ عاشق تھا وطن کا‘ اسے عشق تھا وطن کی مٹی سے۔وہ اپنا کہا پور اکر گیا تھا۔ وطن کی آن‘ بان‘ بقا و سلامتی کے لئے اپنا سب کچھ قربان کرگیا تھا۔اسے لگ رہا تھا جیسے کہرام برپا ہوگیا ہو۔اگلے ہی دن عبدالباری کی لاش آگئی تھی جس نے سُنا تڑپ اُٹھا۔اس کا وجود پہچانا ہی نہیں جارہا تھا۔دشمنوں نے اس پر بری طرح اپنے شوق پورے کئے تھے۔ہر آنکھ اشک بار تھی‘ ہر دل تڑپ رہا تھا۔ہر کوئی غم سے نڈھال تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

کتنے ہی دن اوپر تلے گزرتے چلے گئے۔پُرسہ دینے والوں کی قطاریں سی لگ گئیں اور ان میں دو چہرے تیمور ثقلین اور اکرام رحمن کے تھے جو اپنے عہدے پر بحال ہوچکا تھا جو عبدالباری کی موت کا اصل سبب تھا۔

"وہ بہت نڈر' بے باک اور جواں مرد تھا۔ہر آگ میں بے خوف و خطر کود پڑتا تھا۔اس کے ارادے بہت بلند تھے۔کوئی ڈھا نہیں سکتا تھا اس کے ارادوں کو۔تخریب کاروں اور غداروں کے لئے اس کے دل میں ایک نفرت سی تھی وطن کے لئے اس کی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔" تیمور ثقلین بابا کو کہہ رہے تھے۔وہ سرد آہ بھر کر رہ گئے تھے۔ان کا بیٹا مر گیا تھا وہ کس سے شکوہ کرتے۔پردے کے پیچھے کھڑی رابیل سن رہی تھی۔

"وہ جرأت و حوصلے میں بے مثال تھا۔وطن کے دشمنوں کو ختم کرنے کا اٹل ارادہ رکھتا تھا۔وہ نہیں رہا مگر اس کے عہد کو ہم آگے ضرور بڑھائیں گے۔ ہمارے درمیان صرف ایک غلط فہمی تھی۔ثبوت جھوٹے تھے سو میں دوبارہ

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

بحال ہو گیا ہوں مگر میرے دل میں اس کے لئے ابھی بھی بہت مقام ہے۔ اللہ اسے جنت میں جگہ عطا فرمائے۔اس ملک میں اس جیسے کئی عبدالباری ہیں مگر وہ اپنی مثال آپ تھا۔ابھی بھی بہت سے ایسے ہیں جو دل و جان ہتھیلی پر رکھے وطن کی آن' بان اور شان کے لئے لڑرہے ہیں۔وہ شہید وطن ہے' حکام اعلیٰ اور افسران سے گزارش کروں گا کہ اسے خصوصی اعزازات اور ستارۂ جرأت و امتیاز سے نوازیں۔وہ اس لائق تھا' اللہ آپ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔"

رحمن اکرام اپنی مکروہ زبان سے سب کچھ کہہ رہا تھا۔رابیل کا جی چاہ رہا تھا کہ ان کو ان کے مکروہ چہروں سمیت اس دنیا سے ہی رُخصت کردے۔

وہ کمرے میں بند ہوگئی تھی۔عبدالباری کو گئے کتنے دن ہوگئے تھے مگر وہ ابھی تک اسی سیاہ ماتمی لباس میں تھی جو عبدالباری کو بہت پسند تھا۔آخری

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

خواہش یہی کی تھی اس نے اور ہمیشہ کے لئے یہی لباس اس کا مقصد کر گیا تھا۔

عبدالباری کا بیٹا بے خبر سو رہا تھا۔اس معصوم کو تو یہ علم بھی نہیں تھا کہ اس پر کتنی بڑی قیامت ٹوٹ چکی ہے۔بدنصیب کو باپ کے ہاتھ کا لمس بھی نصیب نہیں ہوا تھا۔

جھک کر اس کی پیشانی چوم لی جو عبدالباری کے لئے ایمان تھا۔تجدید عہد کے دن پیدا ہونے والا اللہ تعالیٰ کا انمول تحفہ تھا۔عبدالباری کی قربت کے حسین لمحات کی واحد نشانی تھا۔ابھی وہ عبدالباری کی تصویر لے کر بستر پر بیٹھی ہی تھی کہ دروازے پر دستک ہوئی تھی۔امی اور بابا اندر آگئے تھے۔

”عبدالباری کا ساتھی آیا تھا۔ارقم جو آخر وقت میں اس کے ساتھ تھا‘ وہ یہ چند چیزیں دے گیا ہے۔کہہ رہا تھا کہ باری کی خاص تاکید تھی کہ تمہیں دے دی جائیں۔“ چمڑے کا مضبوط بیگ تھا اس نے تھام لیا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

”حوصلہ رکھو... اب ہمیں اس کے بغیر ہی جینا ہے... وہ اتنی ہی عمر لکھوا کر آیا تھا۔“ اس کے سر پر دست شفقت رکھ کر بابا پرنم لہجے میں کہتے ہوئے باہر نکل گئے تھے پھر امی بھی آنکھیں صاف کرتے ہوئے باہر چلی گئیں۔اس نے بیگ کھولا تھا۔چند کیسٹس تھیں ویڈیو‘ کچھ اور کاغذات تھے۔کچھ نقشے تھے پھر ایک لفافہ تھا جس کے اوپر لکھا ہوا تھا۔

”میری رابیل کے لئے...“ وہ کٹ سی گئی۔

اس نے لفافہ کھول لیا۔عبدالباری کی پہلی اور آخری تحریر اس کے سامنے تھی۔اس کے نام پر...

”جانِ عبدالباری!

ہوسکتا ہے جب یہ خط تمہیں ملے میں تم لوگوں میں نہ ہوں... اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس خط کی بجائے میں خود آجاؤں۔بہرحال اُمید پر دنیا قائم ہے۔اب تو ہمارا تعلق پہلے سے زیادہ مضبوط ہوگیا ہے۔تم سے فون پر بات

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

کرنے کے بعد خط لکھ رہا ہوں' وقت کا کچھ بھروسہ نہیں اگر خود نہ آسکا تو یہ خط تو ہوگا نہ۔اب تو ایک ہی خواہش ہے اپنے بیٹے اپنے نورچشم کو دیکھنے کی۔اولاد کی محبت انسان کو کتنا حریص بنادیتی ہے' کچھ سوچا بھی نہ تھا۔میرے اور تمہارے رشتے کا حسین تحفہ' میرے اور تمہارے خوب صورت لمحات کا اللہ کی طرف سے عطا کیا گیا بہترین ہدیہ... ہمارا بیٹا... ہمارا ایمان... رابیل جان! بہت عرصہ پہلے ہی میں نے سوچ لیا تھا کہ اگر ہمارے ہاں بیٹا پیدا ہوا تو اس کا نام ایمان رکھوں گا اور اگر بیٹی پیدا ہوئی تو اس کا نام اُمید رکھوں گا۔ یہ ایمان اور اُمید ہی میرے حوصلے و عزم میری راہوں کی تاریکیوں کو دُور کرنے کا سبب بنے ہیں۔تمہارا وجود میری کرن ہے۔تمہارے کردار کی پاکیزگی میری روشنی ہے۔میرے جذبات کی صحیح راہ متعین کرنے کا سبب بنی ہو تم... اگر اللہ نے میرا سینہ ایمان کی روشنی سے بھردیا تھا تو بہت حد تک یہ روشنی تم سے مستعار لی ہے میں نے۔تمہاری باتیں' تمہارا حوصلہ اور

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

کردار کی پختگی دیکھ کر میں دنگ رہ گیا ہوں۔کیا کچھ نہیں کیا میں نے تمہارے ساتھ اور تم کسی موڑ پر نہیں ڈگمگائیں۔میں نے جو زور و زبردستی کی ہے ہر جائز و ناجائز کی پروا نہیں کی تو صرف اس لئے کہ میں واقعی تمہیں کھونا نہیں چاہتا تھا کسی بھی قیمت پر نہیں اور تم اتنی کم عقل تھیں کہ میرے جذبات کو سمجھنے کی بجائے میری زبان کے اقرار کو "ضد" مان کر مجھے ہمیشہ غلط سمجھتی رہی تھیں۔تم ایمان کی دیوی تھیں' میرا عشق' میرا سرور' میرا یقین' سب کچھ تھیں۔

رابیل! جب سے میں یہاں آیا ہوں بہت کچھ تم سے چُھپانے لگا ہوں۔مقصد صرف یہی تھا کہ تم ہر طرح کی ٹینشن سے دُور رہو۔اسلام آباد میں تو پھر کچھ امن باقی ہے' پاکستان کا دارالحکومت ہونے کی بنا پر تھوڑا بہت سکون قائم ہے اس میں مگر جب سے یہاں آیا ہوں حیران ہوں۔تیمور ثقلین اور اکرام رحمن جو اس وطن کے ناسور ہیں' جن کے ارادے بہت گھٹیا ہیں' وہ تو کچھ بھی

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

نہیں‘ یہاں ان سے بڑے ناسور چُھپے ہوئے ہیں۔ان سے بڑے غدار اور شرپسند موجود ہیں یہاں۔اب مجھے لگتا ہے کہ میرا مقصد تو ابھی شروع ہوا ہے۔پیچھے جو کچھ کرکے آیا ہوں وہ تو کچھ بھی نہیں۔میں کس کس کو ختم کروں گا۔یہاں تو ہر طرف ان دیکھے ہاتھ وطن کی طرف بڑھ رہے ہیں۔اس کی سلامتی کے درپے ہیں۔تخریب کاروں کی کارروائیاں دن بہ دن بڑھتی جارہی ہیں‘ غیر ملکی عناصر اپنا نیٹ ورک اس قدر وسیع پیمانے پر پھیلائے ہوئے ہیں کہ جہاں بھی پاؤں رکھتے ہیں بم باری ہونے لگتی ہے۔

رابیل میری جان! یہ اسلامی ملک ہے‘ جہاں کسی کو بھی امان حاصل نہیں۔ہر کوئی جل رہا ہے‘ تڑپ رہا ہے‘ مررہا ہے۔کوئی پوچھنے والا نہیں‘ کوئی دیکھنے والا نہیں‘ اس قوم پر اتنابڑا زمینی قہر زلزلے کی صورت میں نازل ہوا ہے پھر بھی عبرت حاصل نہیں ہوئی۔میں تو تیمور ثقلین اور اکرام رحمن وغیرہ سے گریزاں تھا‘ خار کھاتا تھا‘ یہاں تو ہر شخص کے چہرے پر نقاب ہے۔ہر شخص کے

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

ہاتھ میں خنجر ہے۔میں کس کس کو بے نقاب کروں سمجھ میں نہیں آتا۔جانِ باری! کیا کہوں کیا بتاؤں؟ جب یہاں آیا تو سب سے پہلا کیس جو ہاتھ لگا وہ ان چند غیر ملکیوں کا تھا جو مشکوک سرگرمیاں کرتے ہاتھ لگے تھے۔پوچھ گچھ کی تو حقیقت کھلی کہ وہ لوگ یہاں سے کچھ اہم راز اور ویڈیو کیسٹس حاصل کرنے آئے ہیں۔جب سے آیا ہوں اسی کیس کو سلجھانے پر لگا ہوں۔انتہائی افسوس سے لکھ رہا ہوں اس وطن کو دشمنوں کے

ہاتھوں فروخت کرنے والے ہمارے افسران ہیں جن کے ہاتھوں میں اس وقت ہمارے ملک کی باگ ڈور ہے۔

رابیل! اس وقت بھی میں ایک اہم ریڈ پر جارہا ہوں‘ اس سے پہلے کہ وہ اہم راز غیر ملکیوں کے ہاتھ لگیں میں انہیں وطن دشمنوں کے ہاتھوں سے چھین لیناچاہتا ہوں جن پر وطن کی بقا اور سلامتی کا انحصار ہے۔میں نہیں جانتاواپس لوٹتا ہوں یا نہیں۔تیاری تو اپنی طرف سے خاصی مکمل ہے مگر مجھے اتنا یقین

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

ہے کہ اب میرا ایمان کبھی کم زور نہیں ہوگا۔تم میری روشنی ہو۔وطن کی محبت میری آکسیجن ہے۔میرا بیٹا میرا ایمان بن کر میرے چہار سو ہے۔اللہ نے چاہا اگر کامیاب و سرخرو لوٹا تو وعدہ ہے اپنی بیٹی اُمید کو بھی لانے کا بندوست کروں گا۔بس کچھ انتظار کرلو... اس سے پہلے اس وطن کے حالات سنوارنا چاہتا ہوں۔یہ ناسور وطن کے ان کھوکھلے دعوے کرنے والوں کی جماعت ہے جو بظاہر وطن پرست ہیں مگر بباطن شیطان کو بھی پیچھے چھوڑتے ہیں۔انتہائی گھٹیا اور فرعون فطرت لوگ ہیں... ان کو ختم کرنا میرا مقصد ہے۔

رابیل! ایک خاص ہدایت ہے' اگر زندہ رہا تو ٹھیک ورنہ میرے بیٹے کے اندر میرے وطن سے محبت کا جذبہ ضرور پیدا کرنا۔اسے ضرور بتانا کہ یہ وطن کتنی قربانیوں کے بعد حاصل ہوا تھا۔اس کی بنیادوں میں کتنے لوگوں نے اپنا لہو ڈالا تھا' اسے یہ سبق ضرور دینا کہ "یہ جان تو آنی جانی ہے اس جان کی کوئی بات

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

نہیں" جب مرنا طے ہے تو کیا فرق پڑتا ہے کہ اگر ایمان کی حالت میں وطن کی راہ میں خون بہے...

میرے بعد کبھی حوصلہ نہ ہارنا۔تمہارا عزم میری ذات سے نہ ہو۔وہ ایمان ہو' وہ امید ہو جو اللہ کی طرف سے سینے میں پھوٹتی ہے۔کبھی ہمت نہ ہارنا' تھوڑی دیر پہلے تم رو رہی تھیں اور تمہارے آنسو میرے دل پر گر رہے تھے۔تم تو بہت مضبوط ہو' پھر یہ رونا کیوں؟ بہت کم عمری میں' میں نے تمہارے اندر وہ جوہر دیکھے ہیں جو بڑے بڑوں میں نہیں ہوتے۔تم سے میں نے بہت کچھ سیکھا ہے... ایسی ہی تربیت میرے بیٹے کی بھی کرنا۔تمہارا نام اپنے نام کے علاوہ کسی اور سے برداشت کرنا میرے اختیار میں نہیں تھا مگر میرے بعد تم آزاد ہو' زندگی کے لئے کوئی بہتر فیصلہ کرلینا۔یہ زندگی بہت بڑی ہے اور وقت و حالات کا کچھ پتہ نہیں۔میرے بیٹے کو میری طرف سے بھرپور پیار کرنا۔اگر خود آگیا تو ٹھیک ... رابیل! اگر تم تک یہ خبر پہنچے کہ میں وطن

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

کے کام آگیا ہوں تو حوصلہ نہ کھونا' تمہارے آنسو بہت تکلیف دیتے ہیں۔بس یہ سوچنا کہ نہ جانے کتنی سہاگنوں کے شوہر وطن کے کام آجاتے ہیں۔ایسے لوگ جن کے نام تک نہیں پتہ... نہ جانے کتنی لاشیں روز بے گوروکفن قبر میں اترتی ہیں کون جانے...

رابیل...! اگر ایسا ویسا کچھ ہوگیا تو میں نے ارقم کو تاکید کردی ہے۔وہ تم تک وہ تمام راز اور ویڈیو کیسٹس پہنچادے گا۔اب مجھے کسی پر بھروسہ نہیں رہا کہ کس کے حوالے یہ امانت کروں۔کوئی قابل بھروسہ دکھائی نہیں دیتا اور ارقم تنہا یہ ذمہ داری نہیں نبھا پائے گا سو تمہیں حوصلہ کرنا ہوگا یا پھر میرے بیٹے کے بڑے ہونے کا انتظار کرنا۔میرے پاس اسے وراثت میں دینے کو کچھ نہیں سوائے نیک جذبات اور اس تحفے کے' اس امانت کے۔تم اس امانت کی حفاظت کرنا اگر کوشش کرو تو خود میدان میں اترنا۔تم کم حوصلہ نہیں... بہت کچھ کرسکتی ہو بس میں منتظر تھا تمہارے فارغ ہونے کا۔اگر زندہ رہا تو

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

دونوں مل کر اس وطن کو غلط ہاتھوں کے شر سے بچائیں گے... اب مزید وقت نہیں ہے میرے پاس۔وقت بہت کم ہے اور بہت سے امور سرانجام دینے ہیں۔اجازت دینا... کچھ کہا سُنا معاف کرنا۔میں نے تمہیں بہت ستایا تھا' صرف تمہارے حوصلے آزماتا رہا تھا۔جب میں نہ رہا تو یاد کروگی۔کاش تم محبت بھرا اقرار پہلے کردیتیں تو نہ جانے کیا کرتا۔ہاں اگر لوٹا تو ضرور پوچھوں گا' اتنی دیر کیوں کی اقرارِ محبت کرنے میں جب ہر طرف میں ہی میں تھا تو پھر کیوں بچتی رہیں مجھ سے۔امی ابو کے لئے اس لفافے میں علیحدہ خط ہیں انہیں دے دینا۔

زندگی رہی تو پھر ملیں گے۔اللہ نگہبان

والسلام

تمہارا:۔عبدالباری"

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

ضبط کے سارے بندھن ریزہ ریزہ ہوگئے۔وہ پھوٹ پھوٹ کر پوری شدت سے رونے لگی۔بلک بلک کر سسکنے لگی۔وہ پاس تھا تو کبھی خاطر میں نہ لاتی تھی اور اب اس دیس جابسا تھا کہ جہاں کبھی کوئی لوٹ کر نہیں آتا تو دل بار بار اس کے لوٹ آنے کی دعائیں کررہا تھا۔

”کہا نا... بند کرو اپنا یہ ناٹک... ابھی زندہ ہوں جب مرجاؤں تو تب جتنا چاہے رو لینا ابھی تمہارا ہنسنا اور رونا صرف اور صرف میری مرضی سے ہوا کرے گا... رابیل بیگم... سمجھیں تم...“ تب وہ سمجھ نہیں سکی تھی اور اب جب وہ نہیں تھا تو صرف رونا ہی آرہا تھا۔دل تڑپ رہا تھا، کسی بھی پل سکون نہ تھا۔

”تم پر بلیک کلر بہت سوٹ کرتا ہے۔وہ پہن رکھنا... جب واپس لوٹوں تو تمہیں اسی کلر میں دیکھوں...“ کیسی انوکھی فرمائش کی تھی۔وہ کٹ سی گئی۔ اب ایسی فرمائش کرنے والا کبھی کوئی فرمائش نہیں کرے گا جب کہ وہ ابھی

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

بھی اس کی خواہش کے احترام میں بلیک لباس میں پہنے ہوئے تھی۔ابھی تک یہی گمان تھا کہ شاید سب غلط ہو۔ابھی پلٹ کر دیکھے گی تو وہ کمرے میں ہوگا۔کچھ پوچھے گی تو چڑانے لگے گا۔الٹا سیدھا بولے گا اور جب رونے لگے گی تو ٹوٹ کر برسے گا۔اس کا بے جان چھلنی چھلنی وجود دیکھ کر بھی یقین نہیں آیا تھا... مگر اب... اس کا خط اس کو یقین دلانے لگا تھا اس کی موت کا۔

”تم تو بہت مضبوط ہو... پھر یہ رونا کیوں...؟ بہت کم عمری میں، میں نے تمہارے اندر وہ جوہر دیکھے ہیں جو بڑے بڑوں میں نہیں ہوتے۔“ وہ پھر انوکھے انداز میں کان میں سرگوشی کررہا تھا۔

”رابیل! اگر تم تک یہ خبر پہنچے کہ میں وطن کے کام آگیا ہوں تو حوصلہ رکھنا، تمہارے آنسو مجھے بہت تکلیف دیتے ہیں۔بس یہ سوچنا کہ نہ جانے کتنی

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

سہاگنوں کے شوہر وطن کے کام آجاتے ہیں... ایسے لوگ جن کے نام تک نہیں پتا۔ کتنی لاشیں روز بے گوروکفن قبر میں اترتی ہیں کون جانے...“

عبدالباری کے لفظوں نے اس کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھ کر تسلی دی تو وہ چونک گئی۔ بے اختیار اپنے کندھے پر ہاتھ رکھا۔ وہ ارد گرد نہیں تھا مگر وہ ایک کرن‘ ایک امید چھوڑ گیا تھا۔ ایمان کی صورت‘ یقین کی صورت... اس کے ہاتھ پہلو میں گر گئے۔

”رابیل! تمہیں حوصلہ کرنا ہوگا... یا پھر میرے بیٹے کے بڑے ہونے کا انتظار کرنا۔ میرے پاس اسے وراثت میں دینے کو کچھ نہیں سوائے نیک جذبات اور اس تحفے کے‘ اس امانت کے... تم اس امانت کی حفاظت کرنا۔ اگر کوشش کرو تو خود میدان میں اترنا... تم کم حوصلہ نہیں... بہت کچھ کرسکتی ہو...“ عبدالباری اس کے کان میں پھر سرگوشی کررہا تھا۔ وہ پھوٹ پھوٹ کر روئی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

”میں منتظر تھا تمہارے فارغ ہونے کا‘ اگر زندہ رہا تو دونوں مل کر اس وطن کو غلط ہاتھوں کے شر سے بچائیں گے۔“ اس کے خیالات کتنے انوکھے تھے۔

”ہاں میں تمہارا ساتھ دوں گی... تمہارے مقصد کو آگے پہنچاؤں گی... ان لوگوں کو کیفر کردار تک پہنچاؤں گی جنہوں نے تمہیں ہمیشہ کے لئے مجھ سے چھین لیا ہے۔ میرے ایمان کے سر سے باپ کا سایہ چھین لیا ہے۔“

وہ ایک عزم لے کر اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔ آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے مگر پہلے جیسی شکستگی نہ تھی بیڈ سے تصویر اٹھا کر سینے سے لگالی۔

”تم تو میرا سایہ تھے۔ تم تو خود میری روشنی تھے۔ تم اتنے اچھے تھے علم نہ تھا... تم تو خدا کی طرف سے میرے لئے ایک تحفہ تھے۔ جب حقیقت جان گئی تو اس ساتھ پر ہمیشہ شکر کیا تھا۔ گناہ گار تم نہیں میں ہوں... جو تمہاری قدر نہ کرسکی... اگر علم ہوتا کہ تم اتنی تھوڑی زندگی لکھوا کر لائے ہو تو خدا کی قسم ہمیشہ اپنے بدن کی چھاؤں کئے رکھتی۔ کبھی تمہارا دل نہ دُکھاتی... کبھی

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

تمہارے بڑھے ہاتھوں کو نہ جھٹکتی، کبھی انکار نہ کرتی..." وہ اب اسے صرف یاد کر سکتی تھی۔

"وقتِ مرگ نہ جانے کتنا تڑپے ہوگے... ظالموں نے کس طرح سارا وجود چھلنی کردیا تھا... کاش میں ساتھ ہوتی کچھ تو تدبیر کرتی... اپنے بدن کا سایہ کرلیتی... کم از کم کوئی قطرہ پانی حلق میں انڈیلتی، کتنی تکلیف ہوئی ہوگی تمہیں جب سارا بدن چھلنی ہو گیا ہوگا... کتنے خوب صورت خواب تھے تمہارے، تم تو چاہتے ہی یہی تھے۔دو ہی مقصد تھے تمہارے شہادت یا فتح... اور تم نے اپنا مقصد پالیا..." وہ رو رہی تھی تصویر کو سینے سے لگائے جب ننھے ایمان کے رونے کی آواز پر چونکی تھی۔

"تم تو مجھے جینے کا ساماں دے گئے ہو... ہمارے رشتے کی واحد نشانی، ہمارا ایمان... میں وعدہ کرتی ہوں تم سے کہ میں تمہارا مقصد پورا کروں گی۔وہ لوگ جو وطن کو دیمک کی طرح چاٹ رہے ہیں انہیں ختم کردوں گی... تم مجھے

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

جینے کا مقصد دے گئے ہو۔تمہارا ساتھ تھا تو سب کچھ تھا اب نہیں ہو تو سب کچھ یہ وطن ہے۔اور اللہ سے دعا کرتی ہوں کہ اپنے بیٹے کو صحیح معنوں میں ایمان بناؤں... اس قابل بناؤں کہ یہ تمہارے سب ارادوں کی عملی تعبیر بن جائے۔تمہارے مقصد کی تکمیل کرے۔یہ وطن کے ان ناسوروں کو نیست و نابود کرے جن کو ختم کرنے کی خواہش لئے تم قبر میں جااترے..."

اس نے ننھے ایمان کو اٹھالیا تھا۔جھلملاتی آنکھوں سے عبدالباری کی تصویر کو دیکھا تھا۔عبدالباری کے ہونٹوں پر ایک بھرپور مسکراہٹ تھی۔

اے ارضِ پاک کے جاں باز سپاہی تمہیں ہمارا سلام!

اے ملک وقوم کے جاں نثار غازی تمہیں وطن کی مٹی کا سلام!

اے دل کے مکیں! تمہیں وطنِ عزیز کے نظارے جاودانوں کی نکھری فضاؤں کی گنگناہٹوں کا سلام!

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

اے شہید وطن راہ تمہیں سلام!

”جس دھج سے کوئی مقتل میں گیا وہ شان سلامت رہتی ہے

یہ جان تو آنی جانی ہے اس جان کی کوئی بات نہیں“

وہ عبدالباری کی آواز کا ساتھ دینے لگی تھی اب اسے ساری زندگی اس کے چھوڑے ہوئے مقصد کو نبھانا تھا۔زندگی کچھ پرسکون سی لگنے لگی تھی۔

ختم شد